e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 13 Thursday , October 08 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۱۳) لکھنؤ، بروز جمعرات ۸-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۵/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

راہل کے خلاف ایف آئی آر مودی-شاہ کی مایوسی کا ثبوت: کانگریس

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) سے کروڑوں ووٹروں کا آئین کے تحت دیا گیا ووٹنگ کا حق متاثر ہوا ہے اور اس کے خلاف ستیہ گرہ کرنے پر لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی اور دیگر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنا وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کی شدید مایوسی کو ظاہر کرتا ہے۔ کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے بدھ کو سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ مسٹر گاندھی تقریباً دو سال سے حقائق پر مبنی ثبوتوں کے ذریعے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ مل کر رچی گئی مبینہ ووٹ چوری کی سازش کو سامنے لا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے ایس آئی آر کی وجہ سے کروڑوں ووٹروں نے اپنا آئینی ووٹنگ کا حق کھو دیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ جب لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف نے ایس آئی آر سے جڑی زیادتیوں کو سامنے لانے کے لیے ستیہ گرہ کا راستہ اپنایا، تو دہلی پولیس نے ان کے اور دیگر لیڈران کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی۔

یوپی میں 20 آئی پی ایس افسران کے تبادلے

لکھنؤ، 7 اکتوبر (یواین آئی) اتر پردیش حکومت نے پولیس محکمہ میں بڑا پھیر بدل کرتے ہوئے 20 آئی پی ایس افسران کا تبادلہ کر دیا ہے۔ تبادلہ فہرست میں اپر پولیس ڈائریکٹر جنرل سطح کے افسران کے ساتھ کئی اضلاع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ، سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ اور اپر پولیس سپرنٹنڈنٹ سطح کے افسران شامل ہیں۔ حکم کے مطابق شری آر پی ستیش گنیش (آئی پی ایس-آر آر-1996) کو اپر پولیس ڈائریکٹر جنرل، ٹریفک اور سڑک حفاظت، اتر پردیش، لکھنؤ بنایا گیا ہے۔ وہ ابھی اپر پولیس ڈائریکٹر جنرل، ٹریفک اور سڑک حفاظت کے ساتھ اپر پولیس ڈائریکٹر جنرل، جرم اتر پردیش کا اضافی چارج سنبھال رہے تھے۔ بھگوان ایس شریواستو (آئی پی ایس-آر آر-1998) کو اپر پولیس ڈائریکٹر جنرل، تکنیکی خدمات، اتر پردیش کے عہدے پر تعینات کیا گیا ہے۔ انہیں اپر پولیس ڈائریکٹر جنرل، جرم کا اضافی چارج بھی دیا گیا ہے۔

اپوزیشن کا الیکشن کمشنر کے خلاف مسلسل دوسرے دن دھرنا

گیانیش کے استعفیٰ کا مطالبہ، راہل-پرینکا پھر حراست میں

تیسری بار حراست میں، دو گھنٹے کے بعد پولیس نے اپوزیشن لیڈران رہا کیا ▫ راہل گاندھی نے کہا-سی ای سی کی تقرری غیر قانونی، استعفیٰ تک احتجاج نہیں رکیں گے، مودی، امت شاہ، بھاگوت اور گیانیش کو ہم انصاف کے کٹہرے میں لاکر رہیں گے ▫ میں سبھی سے کہنا چاہتی ہوں کہ اس حکومت کو ہٹاؤ، پرینکا کا تلخ تبصرہ، ساگررتن ریسٹورینٹ میں کھڑگے کی دعوت پر ظہرانہ، اراکین پارلیمنٹ کا تبادلہ خیال

ملکارجن کھڑگے نے بدھ کو انڈیا اتحاد کے ارکان پارلیمنٹ اور سینئر رہنماؤں کے لیے ظہرانے کا اہتمام کیا۔ جن پتھ روڈ واقع ساگررتن ریسٹوران میں منعقد اس ظہرانے میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا سمیت انڈیا اتحاد کے کئی ارکان پارلیمنٹ شامل ہوئے۔

نئی دہلی (ایجنسی) گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبے کو لے کر راہل اور پرینکا گاندھی نے بدھ کے روز مسلسل دوسرے دن احتجاج کیا۔ اس بار دونوں جنتر منتر سے 200 میٹر پہلے سڑک پر بیٹھ گئے۔ سکیورٹی فورسز نے انہیں آگے جانے کی اجازت نہیں دی تو پرینکا آئین کی کاپی لے کر سڑک پر لیٹ گئیں۔ اس دوران کانگریس کارکنوں کی سکیورٹی فورسز کے ساتھ دھکم پیل بھی ہوئی۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کو دہلی پولیس نے حراست سے آزاد کر دیا ہے۔ تقریباً 2 گھنٹے انھیں حراست میں رکھا گیا اور پھر چھوڑ دیا گیا۔ راہل گاندھی کے بعد پرینکا گاندھی کو بھی دہلی پولیس نے حراست سے آزاد کر دیا ہے۔ انھیں دہلی پولیس چھتر سال اسٹیڈیم میں لے گئی تھی، جہاں پرینکا کے ساتھ کئی دیگر اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ اور لیڈران بھی تھے۔ پرینکا گاندھی اور دیگر کئی اپوزیشن لیڈران کی ایک ویڈیو بھی سامنے آئی ہے، جس میں وہ حراست کے دوران گیانیش کمار کے خلاف نعرہ لگاتی ہوئی دیکھی جا رہی ہیں۔ یہ سبھی لیڈران 'گیانیش کمار کہاں ملیں گے؟ مودی جی کی گودی میں' نعرہ لگا رہی ہیں۔ پرینکا کے ساتھ اس ویڈیو میں سپریا شرینیت اور مہوا موئترا جیسی شخصیات دیکھی جا سکتی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ راہل گاندھی کو جس جگہ پر حراست میں رکھا گیا تھا، وہاں کانگریس اور انڈیا بلاک کے کئی اراکین پارلیمنٹ پہنچ گئے تھے اور جمہوریت کی حفاظت کا عزم کر رہے تھے۔ رکن پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "وہ ہمیں کتنی بار حراست میں لیں گے؟ وہ ہمارے خلاف کتنی بار ایف آئی آر درج کریں گے؟ ہمیں اس کا کوئی خوف نہیں ہے۔ ہم یہ تحریک اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک گیانیش کمار کو چیف الیکشن کمشنر کے عہدہ سے ہٹا نہیں دیا جاتا اور نظام کو درست نہیں کیا جاتا۔"

اس سے پہلے راہل-پرینکا اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ ساگررتنا ریستوران میں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد جنتر منتر کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کیا تھا۔ اس دوپہر کے کھانے میں سماج وادی پارٹی کے لیڈر نہیں پہنچے۔ کانگریس صدر نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے عزم ظاہر کیا کہ "جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہو جاتے، ہم مظاہرہ کرتے رہیں گے۔" ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ "الیکشن کمیشن جو بھی کر رہا ہے، اس کے پیچھے نریندر مودی ہیں۔ یعنی مودی خود جمہوریت کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لیے ہم سبھی پارٹی کے لوگ مل کر ملک کے لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان کا حق چھینا جا رہا ہے۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ "عوام کے حقوق کی حفاظت کے لیے ہمارے اوپر کتنے بھی کیس کر دیے جائیں، ہم ڈرنے اور رکنے والے نہیں ہیں۔" ترنمول کانگریس کے ڈیرک او برائن نے کہا کہ اپوزیشن کے انڈیا اتحاد کے تمام رہنما متحد ہیں اور بغیر کسی رنجش کے ایک ساتھ کھڑے ہیں اور ان کی جدوجہد جاری رہے گی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ دیپیندر ہڈا نے بھی کہا کہ وہ ایف آئی آر سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور جمہوریت اور آئین کو بچانے کی ان کی لڑائی جاری رہے گی۔

سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق نے کہا کہ جب بھی اپوزیشن جماعتیں آئینی طریقے سے پُرامن احتجاج کرتی ہیں، خواہ وہ ارکان پارلیمنٹ ہوں، ارکان اسمبلی ہوں یا عام لوگ، انہیں حراست میں لے لیا جاتا ہے۔

راہل گاندھی نے حراست میں لیے جانے کے بعد ویڈیو پیغام میں پی ایم مودی اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ساتھ ساتھ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کو بھی نشانے پر لیا ہے۔ انھوں نے جبراً حراست میں لیے جانے پر شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "یہ سب گھبراہٹ میں کیا جا رہا ہے۔ نریندر مودی، امت شاہ، موہن بھاگوت اور گیانیش کمار یہ سب کچھ کر سکتے ہیں، لیکن ہم انھیں انصاف کے کٹہرے میں لا کر رہیں گے۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "میری گارنٹی ہے کہ ان چاروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا، کیونکہ انھوں نے آئین پر حملہ کیا ہے، انھوں نے عوام کی آواز پر حملہ کیا ہے، انھیں اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔"

(بقیہ صفحہ 3 پر)

کانگریس کا آج 'یوم سیاہ' منانے کا اعلان

کانگریس نے 8 اکتوبر کو ہندوستانی جمہوریت کے لیے 'یوم سیاہ' قرار دیا ہے۔ پارٹی نے کہا ہے کہ اس موقع پر ملک بھر میں ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح پر بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے کیے جائیں گے۔ کانگریس کا یہ فیصلہ اس کے لیڈروں اور انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے خلاف احتجاج کے طور پر سامنے آیا ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے یہ اطلاع شیئر کی۔ پارٹی نے اپنی ریاستی، ضلعی اور بلاک سطح کی تنظیموں سے 8 اکتوبر کو احتجاجی مظاہرے منعقد کرنے کو کہا ہے۔ کانگریس نے الزام عائد کیا کہ پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ الیکشن کمیشن سے جواب دہی کا مطالبہ کرتے ہوئے پُرامن طور پر جنتر منتر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اسی دوران انہیں روک دیا گیا۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور انڈیا بلاک کے دیگر اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ مبینہ طور پر زبردستی کی گئی اور لاٹھی چارج کیا گیا۔ کانگریس نے اسے سنگین واقعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ منتخب عوامی نمائندوں کے ساتھ ایسا سلوک آئین پر حملہ ہے۔

'وکست بھارت تک نہ تھکوں گا اور نہ ہی رکوں گا'

پی ایم مودی نے 50 منٹ میں 19 بار کہا 'وی ویل ڈوایٹ'، بطور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ 25 سال مکمل

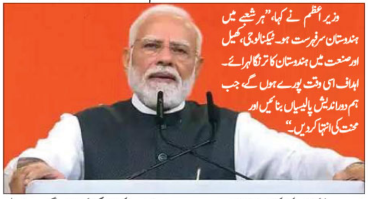

نئی دہلی (ایجنسی) "وی ویل ڈوایٹ... ہم کر کے دکھائیں گے"۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز اپنی عوامی زندگی کے 25 سال مکمل ہونے پر منعقدہ پروگرام میں اس نعرے کا 19 بار ذکر کیا۔ انہوں نے ایک گھنٹے کی تقریر میں کہا، "جب تک ہندوستان ترقی یافتہ نہیں ہوتا، تب تک نہ تھکوں گا، نہ رکوں گا۔" انہوں نے کہا، "میں خواہش کے لیے نہیں، مشن کے لیے جیتا ہوں۔ جس نے مجھے گرایا، اسی نے کھڑا ہونا سکھایا۔ جس نے میری مخالفت کی، اس نے جمہوریت کی طاقت سمجھائی۔"

انہوں نے کہا کہ 25 سال پیچھے مڑ کر دیکھنے پر کامیابیوں سے زیادہ شکرگزاری کا احساس ہوتا ہے۔ ہر واقعے نے کچھ نہ کچھ سکھایا اور عاجزی اختیار کرنا سکھایا۔ خدا سے یہی مانگا کہ سیکھنے کی خواہش کبھی کم نہ ہو۔ مودی نے کہا، "ہم نے اس ملک میں جنم لیا ہے، یہ احساس ہی امرت ہے۔ اس کے سامنے اقتدار کا سکھ کچھ بھی نہیں ہے۔ عہدہ اور عزت کہیں بھی مل سکتی ہے، لیکن ہندوستان جیسی مقدس سرزمین نہیں مل سکتی۔ 25 سالوں کا جائزہ اس بات سے نہیں ہوگا کہ میں کہاں پہنچا، بلکہ اس بات سے ہوگا کہ میرا ملک کہاں پہنچا۔"

وزیر اعظم نریندر مودی نے گجرات اور مرکزی حکومت کے سربراہ کے طور پر 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر بدھ کے روز کہا کہ یہ سفر ان کے لیے ذاتی تشہیر کا موقع نہیں، بلکہ ملک کے لیے نئے عزم اور نئی توانائی کے ساتھ آگے بڑھنے کا موقع ہے۔ مسٹر مودی نے حکومت کے سربراہ کے طور پر مسلسل 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر یہاں وکست بھارت سنکلپ سبھا میں 2047 تک وکست بھارت بنانے، آتم نربھر بھارت کی تعمیر اور ہندستان کو عالمی مینوفیکچرنگ کا مرکز بنانے کے عزم کو دہراتے ہوئے کہا، "ہم کر کے رہیں گے...... وی ول ڈوایٹ۔" وزیر اعظم کے ساتھ موجود لوگوں نے بھی اس نعرے کو دہرایا۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان کے 140 کروڑ عوام مل کر 2047 کا وکست بھارت ضرور بنائیں گے اور ملک اب رکنے والا نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ 7 اکتوبر 2001 کو جب انہوں نے گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا تھا، تب انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ حکومت کے سربراہ کے طور پر مسلسل 25 سال مکمل کرنے کا موقع بھی آئے گا۔ انہوں نے اس طویل سفر کو عوام کے اعتماد، دعاؤں اور تعاون کا نتیجہ قرار دیا۔

کیمسٹری کا 2026 کا نوبل انعام ہینری کاگن اور کینسو سوآئی کے نام

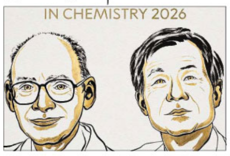

اسٹاک ہوم (ایجنسی) کیمسٹری میں 2026 کا نوبل انعام فرانس کے ہینری کاگن اور جاپان کے کینسو سوآئی کو دیا گیا ہے۔ سویڈش رائل اکیڈمی آف سائنسز نے یہ اعزاز غیر متناسب نامیاتی ترکیب میں نان لینیئر اثرات اور آٹو کیٹالیسس کی دریافت کے لیے دیا ہے۔ ہینری کاگن پیرس یونیورسٹی سے اور کینسو سوآئی ٹوکیو یونیورسٹی آف سائنس سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کیمسٹری میں 'مرر امیج' (آئینے کے عکس) کو منتخب کرنے کے عمل پر کام کیا۔ دونوں سائنسدانوں نے کیمسٹری کی تقریباً 100 سال پرانی گتھی سلجھائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کسی کیمیائی عمل میں ایک دوسرے کے 'مرر امیج' جیسے 2 مالیکیولز میں سے صرف ایک شکل کیسے بنائی جا سکتی ہے۔ یہ دریافت ادویات سمیت کئی طرح کے کیمیکل بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ کمیٹی کے ایک رکن نے ایک تجربہ کے ذریعے اسے آسان زبان میں سمجھانے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دونوں ہاتھ تقریباً ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں، لیکن بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی جگہ نہیں لے سکتا۔ کچھ مالیکیولز بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان کی 2 شکلیں ہوتی ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے 'مرر امیج' ہوتے ہیں۔ مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب سائنسدان ایسے مالیکیولز بناتے ہیں، تو کئی بار دونوں شکلیں ایک ساتھ بن جاتی ہیں۔ اس سے مسئلہ کا حل نہیں نکلتا۔ کسی دوا کی ایک شکل جسم میں بیماری پر اثرانداز ہو سکتی ہے، جبکہ اس کے 'مرر امیج' سے نقصان ہو سکتا ہے۔ اسی لیے سائنسدان چاہتے تھے کہ صرف وہی مالیکیول بنے جس کی ضرورت ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا سعید الرحمن اعظمی کا طویل علالت کے بعد انتقال

ندوۃ العلماء کے ساتھ ساتھ دنیائے علم وادب کا بھی ناقابل تلافی نقصان

لکھنؤ: دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے مہتمم اور عالمی شہرت یافتہ عالم دین، عربی زبان کے صحافی اور ادیب مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کا آج شام 92 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ کافی دنوں سے علیل چل رہے تھے۔ اسی لئے ان کی جگہ پر ندوہ کے نائب مہتمم مولانا عزیز الرحمن بھٹکلی نے ان کا کام کاج سنبھال رکھا تھا۔ مولانا کو ایک مقامی ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ جہاں انہوں نے آخری سانس لی۔ ندوہ کے ناظم مولانا بلال حسنی ندوی کے صلاح کار مولانا کمال اختر ندوی نے مولانا کے انتقال کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مولانا کی نماز جنازہ **کل بروز جمعرات 8 اکتوبر کو صبح 8 بجے دارالعلوم ندوہ میں ادا کی جائے گی اور تدفین ڈالی گنج قبرستان میں ہوگی۔** ان کے انتقال کی خبر سے علمی و دینی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی بن محمد ایوب اعظمی عربی زبان و ادب کے ممتاز عالم، ادیب، ناقد اور صحافی تھے۔ وہ طویل عرصے تک تاریخی ادارے دارالعلوم ندوۃ العلماء کی سربراہی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ وہ لکھنؤ کی انٹیگرل یونیورسٹی کے چانسلر بھی تھے۔

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کی ولادت 14 مئی 1935 کو مئو ناتھ بھنجن، اتر پردیش میں ہوئی تھی۔ ان کے والد محمد ایوب اعظمی معروف عالم دین اور محدث تھے۔ ابتدائی تعلیم مئو کے مدرسہ مفتاح العلوم میں حاصل کرنے کے بعد انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عربی ادب میں تخصص کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہیں عربی ادب کے استاد مقرر ہوئے۔ 1958 میں وہ بغداد گئے، جہاں عربی زبان و ادب کے معروف عالم اور ادیب ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشی سے تقریباً ایک سال تک استفادہ کیا۔ 1993 سے 1999 تک وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے کلیۃ اللغۃ العربیۃ وآدابہا کے عمید رہے۔ سال 2000 سے وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے منصب اہتمام پر تاحال فائز رہے۔

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کی صحافتی خدمات بھی نمایاں رہیں۔ وہ سید محمد الحسنی کے قائم کردہ 'المنتدی العربی' سے وابستہ رہے اور 1955 میں مجلۃ البعث الاسلامی کے اجرا کے وقت اس کی ادارت میں بھی شریک تھے۔ محمد الحسنی کے 1979 میں انتقال کے بعد وہ اس عربی مجلّے کے مدیر اعلیٰ رہے۔ وہ عربی پندرہ روزہ 'الرائد' کے نائب مدیر بھی رہے۔ وہ پچاس سال سے زیادہ عرصے تک دارالعلوم ندوۃ العلماء کی مسجد کے امام اور خطیب بھی رہے۔ دعوتی مقاصد کے لیے انہوں نے متعدد ممالک کا سفر کیا۔ وہ عالمی رابطہ ادب اسلامی کے رکن، دینی تعلیمی کونسل کے نائب صدر اور کئی مدارس کے ناظم و سرپرست بھی رہے اور لکھنؤ کی انٹیگرل یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے بھی انہوں نے طویل عرصے تک خدمات انجام دیں۔

مولانا کی اردو اور عربی دونوں زبانوں میں متعدد علمی، فکری اور ادبی تصانیف اور تراجم موجود ہیں، جن میں سخن ہائے دل (ان کا حالیہ علمی، ادبی اور فکری شاہکار)، اسلام اور مغرب، علم التصریف، اسلامی ثقافت اور ندوۃ العلماء، اسوۂ حسنہ کے آئینے میں نمایاں ہیں۔

(بقیہ صفحہ 3 پر)

آبے میموریل کوریڈور بھارت-جاپان دوستی اور شینزو آبے کی خدمات کی زندہ علامت

کاشی میں یوگی آدتیہ ناتھ اور آ کی آبے نے یادگاری راہداری کا افتتاح کیا، دوطرفہ تعلقات کو نئی نسل تک پہنچانے پر زور

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ 'آبے میموریل کوریڈور' جاپان کے سب سے طویل عرصے تک وزیر اعظم رہنے والے آنجہانی شینزو آبے کے ہندوستان-جاپان کے تاریخی، ثقافتی اور سفارتی تعلقات کو مضبوط بنانے میں دیے گئے تعاون کی ایک جیتی جاگتی علامت ہے۔ جاپان نے کاشی کو رودراکش انٹرنیشنل کنونشن سینٹر دیا اور آج کاشی اسی رودراکش احاطے میں جاپان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی شینزو آبے کی یاد کو محفوظ رکھ رہا ہے۔ رودراکش انٹرنیشنل کنونشن سینٹر ہندوستان-جاپان دوستی کی علامت ہے۔ یہ یادگاری راہداری دونوں ممالک کی دوستی کو نئی نسل تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گی۔ وزیر اعلیٰ آج ضلع وارانسی میں رودراکش انٹرنیشنل کنونشن سینٹر میں جاپان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی شینزو آبے کی اہلیہ آ کی آبے کے ساتھ مشترکہ طور پر آنجہانی شینزو آبے کی یادوں کو وقف 'آبے میموریل کوریڈور' کا افتتاح کرنے کے بعد منعقدہ پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دنیا کے سب سے قدیم شہر وارانسی میں ہندوستان کے قریبی دوست اور جاپان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی شینزو آبے کی یاد اور احترام میں رودراکش انٹرنیشنل کنونشن سینٹر میں یادگاری راہداری کا افتتاح کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ یہ یادگاری راہداری اتر پردیش کی 25 کروڑ عوام، وزیر اعظم نریندر مودی جی اور 140 کروڑ ہندوستانیوں کی جانب سے آنجہانی شینزو آبے کو خراج عقیدت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کا دن اس لیے بھی اہم ہے کہ 25 سال قبل، 7 اکتوبر 2001 کو وزیر اعظم نریندر مودی جی نے پہلی مرتبہ گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف لیا تھا۔ وزیر اعظم اور جاپان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی شینزو آبے کے درمیان دوستی کی بنیاد بھی اسی دور میں پڑی تھی۔ سال 2007 میں گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے وزیر اعظم کے جاپان دورے کے دوران ان کی شینزو آبے سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ یہ دوستی عہدے سے نہیں بلکہ اعتماد سے قائم ہوئی تھی۔ عہدے بدلتے رہے، لیکن دوستی نہیں بدلی۔ عوامی خدمت کے اس سفر کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر اسی دوستی کی یاد کو وقف راہداری کا افتتاح ایک انتہائی خوبصورت اتفاق ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگست 2007 میں ہندوستان کے پہلے دورے پر آئے اس وقت کے جاپانی وزیر اعظم آنجہانی شینزو آبے نے ہندوستانی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مضبوط ہندوستان جاپان اور مضبوط جاپان ہندوستان کے بہترین مفاد میں ہے۔ سال 2014 میں کاشی اور کیوٹو کے درمیان شراکت داری کا معاہدہ ہوا۔

اپنی ہی پارٹی میں نظر انداز ہو رہے ہیں بی جے پی کارکنان: اکھلیش

لکھنؤ (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے بدھ کے روز دعویٰ کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اپنے ہی کارکنان اور حامی پارٹی کے طرزِ عمل پر سوال اٹھانے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی سے لوگوں کا دل برداشتہ ہو رہا ہے اور پارٹی اپنا اعتماد اور عوامی حمایت کھو چکی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا، اب تو بی جے پی کے برے اعمال کی دہائی خود کوئی نہ کوئی بی جے پی والا دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی سے مبینہ بدظنی سے جڑی ویڈیوز اب عوامی طور پر سامنے آ رہی ہیں۔ ان کے مطابق، معاشرے میں تعصّبانہ مذہبی کٹرتا کا دور ختم ہو رہا ہے اور عقل، ہم آہنگی اور نئی سوچ کا ماحول بن رہا ہے۔ ایس پی صدر نے الزام لگایا کہ بی جے پی میں حکومت اور تنظیم کی سطح پر کسی کے مشورے یا شمولیت کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی آمرانہ مزاج میں مبتلا ہے، جہاں دوسرے لوگوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ جب کسی کو جگہ اور فیصلے کے عمل میں شراکت نہیں ملے گی تو عزت کی توقع بھی کیسے کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے کارکنان اب اپنی ہی پارٹی میں خود کو نظر انداز محسوس کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنے مسائل بیان کر رہے ہیں۔ اکھلیش نے بی جے پی کارکنوں کی حالت کا موازنہ پوری طرح رس نکالے جا چکے گنے سے کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے انہیں اس طرح نچوڑ دیا ہے کہ اب وہ خود کو الگ تھلگ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کی قدامت پسندانہ ذہنیت اسے بدلتے ہوئے معاشرے اور نئی نسل کی سوچ کا سامنا کرنے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ انہوں نے بی جے پی کارکنوں کو بن گھاٹ کے بی جے پی والے قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں ایسے لوگوں سے ہمدردی ہے۔

ریپو ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کا اضافہ، مہنگائی بڑھی، اب قرض لینا اور چکانا اور بھی مہنگا

مہنگائی اور عالمی چیلنجز کے درمیان آر بی آئی کا بڑا فیصلہ

ممبئی۔ (ایجنسی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے بدھ کو ریپو ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پالیسی ریٹ کو 5.25 فیصد سے بڑھا کر 5.50 فیصد کر دیا گیا ہے۔ آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا کی صدارت میں 6 رکنی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کی 3 روزہ میٹنگ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ فروری 2023 کے بعد مرکزی بینک نے پہلی بار ریپو ریٹ میں اضافہ کیا ہے۔ آر بی آئی نے یہ قدم عالمی غیر یقینی صورتحال اور خام تیل کی بڑھتی قیمتوں کے درمیان ملک کی معیشت اور مہنگائی کو قابو میں رکھنے کے لیے اٹھایا ہے۔ ریپو ریٹ میں اس اضافے سے بینکوں کے لیے قرض لینا مہنگا ہو جائے گا، جس کا براہ راست اثر عام لوگوں پر پڑے گا، کیونکہ ہوم لون، کار لون اور پرسنل لون کی شرح سود بڑھنے سے ماہانہ قسطیں (ای ایم آئی) مہنگی ہو سکتی ہیں۔ مرکزی بینک نے بتایا کہ اسٹینڈنگ ڈپازٹ فیسلٹی (ایس ڈی ایف) ریٹ کو بڑھا کر 5.25 فیصد کر دیا گیا ہے، جبکہ مارجنل اسٹینڈنگ فیسلٹی (ایم ایس ایف) ریٹ اور بینک ریٹ کو 5.75 فیصد پر ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔ مانیٹری پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا نے کہا کہ عالمی سطح پر افراط زر میں دوبارہ تیزی آنے کا خدشہ ہے، جس کے باعث دنیا کے کئی بڑے مرکزی بینک مانیٹری پالیسی کو مزید سخت کرنے کی سمت میں قدم اٹھا رہے ہیں۔ یہ اضافہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب ہندوستان سمیت دنیا بھر میں مہنگائی کو لے کر تشویش بڑھ رہی ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے باعث خام تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے اوپر برقرار ہیں، جس سے عالمی اور ملکی افراط زر پر دباؤ بڑھا ہے۔ ماہرین اقتصادیات اور مارکیٹ ماہرین نے پہلے ہی 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کا امکان ظاہر کیا تھا۔ ایس بی آئی ریسرچ نے کہا تھا کہ بڑھتے مہنگائی کے دباؤ، عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال، بدلتی لیکویڈیٹی کی صورتحال اور خطرات کے از سر نو جائزے کو دیکھتے ہوئے پہلے سے قدم اٹھانا مناسب ہوگا۔ مہنگائی کے اعداد و شمار بھی آر بی آئی کی تشویش میں اضافہ کر رہے ہیں۔

یوپی آئی پر معمولی فیس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوگا: ملہوترا

ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر سنجے ملہوترا نے بدھ کے روز کہا کہ یوپی آئی لین دین پر معمولی فیس لگانے سے اس پر کوئی خاص اثر نہیں ہوگا۔ مرکزی بینک کی مانیٹری پالیسی کے اعلان کے بعد منعقدہ پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ملہوترا نے کہا کہ فی الحال یوپی آئی لین دین کے اعداد و شمار میں کوئی کمی نہیں دکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "ہمیں نہیں لگتا کہ معمولی فیس کا کوئی خاص اثر ہوگا۔" آنے والی 15 اکتوبر سے مرچنٹ کے طور پر رجسٹرڈ یو پی آئی کھاتوں میں دو ہزار روپے سے زیادہ کے لین دین پر 0.4 فیصد مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) لگے گا۔

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا چھتیس گڑھ کا دورہ ملتوی

رائے پور (یو این آئی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا بدھ اور جمعرات کو 2 روزہ چھتیس گڑھ کا مجوزہ دورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ کمیشن کے دیگر اعلیٰ افسران کا طے شدہ پروگرام فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ نظر ثانی شدہ پروگرام کی تاریخ بعد میں اعلان کی جائے گی۔ چھتیس گڑھ کے چیف الیکشن افسر کے دفتر نے 06 اکتوبر کو متعلقہ افسران کو خط بھیج کر پروگرام ملتوی ہونے کی اطلاع دی، جس کی جانکاری آج صبح دی گئی۔ مسٹر کمار کے مجوزہ دورے کے پیش نظر انہیں ریاستی مہمان کا درجہ دیا گیا تھا۔ ان کی آمد کے پیش نظر سکیورٹی، آمد و رفت اور دیگر ضابطے کی انتظامات کے سلسلے میں انتظامیہ کی سطح پر تیاریاں بھی کی جا رہی تھیں۔

'مہنگائی مین مودی کا قہر جاری ہے'، کانگریس کا سخت ردعمل

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی جانب سے ریپو ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کے بعد فلوٹنگ شرح سود پر ہوم لون لینے والے صارفین کی قرض کی لاگت بڑھ سکتی ہے۔ مرکزی بینک نے بدھ کو ریپو ریٹ کو 5.25 فیصد سے بڑھا کر 5.50 فیصد کر دیا ہے۔ اس پر کانگریس نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے مرکز کی مودی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر لکھا کہ "مہنگائی مین مودی کا قہر جاری ہے، اب عوام کی کمر مزید توڑی جائے گی۔" کانگریس نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مزید لکھا کہ "مودی کی پیدا کردہ مہنگائی پر قابو پانے کے ارادے سے آج آر بی آئی نے ریپو ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کرتے ہوئے اسے 5.5 فیصد کر دیا ہے۔

ریاض ایئرپورٹ پر حوثیوں کا بیلسٹک میزائل حملہ

سعودی اتحاد نے میزائل مار گرانے کا کیا دعویٰ ☆ یمن میں لڑائی تیز، انسانی بحران سنگین ہونے کا خدشہ، عالمی ادارۂ صحت کا انتباہ

عدن (ایجنسی) یمن کے حوثیوں نے بدھ کے روز دعویٰ کیا کہ انہوں نے سعودی دارالحکومت ریاض کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا ہے۔ یہ اس مقام پر کیے جانے والے متعدد حالیہ میزائل حملوں میں تازہ ترین واقعہ ہے۔ سعودی حکام کی جانب سے فوری طور پر ایئرپورٹ پر حملے کی تصدیق نہیں کی گئی۔ حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ سریع نے ایکس پر جاری بیان میں کہا، "ہماری مسلح افواج نے ابھی ریاض کے کنگ خالد ایئرپورٹ کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا ہے۔ حملہ درست نشانے پر لگا اور اس کے نتیجے میں ایئرپورٹ پر فضائی ٹریفک متاثر ہوئی۔" ادھر سعودی قیادت میں یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کی حمایت کرنے والے اتحاد نے کہا کہ اس نے ریاض کے شمال میں ایک حوثی بیلسٹک میزائل کو روک کر تباہ کر دیا۔ تاہم اتحاد نے جانی یا مالی نقصان سے متعلق کوئی تفصیلات نہیں دیں۔ حوثیوں نے ایک الگ پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ انہوں نے یمن کے عبوری حکومت کے دارالحکومت عدن میں ایئرپورٹ کے قریب ایک علاقے کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ یہ حملے یمن کے مختلف محاذوں پر لڑائی میں اضافے کے دوران ہوئے ہیں۔ یمنی حکومتی فورسز نے سعودی قیادت میں اتحاد کی فضائی مدد کے ساتھ اس ہفتے بحیرہ احمر کے ساحل پر آبنائے باب المندب اور اہم شہر مخا کے اطراف میں تیز رفتار فوجی کارروائی شروع کی۔ حکومتی فورسز نے ان علاقوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے جنہیں حوثیوں نے گزشتہ ماہ اپنے کنٹرول میں لے لیا تھا۔ اس تصویر میں سعودی حمایت یافتہ یمنی حکومتی فورسز کو 8 ستمبر کو صوبہ تعز کے مغربی علاقے الکدحہ میں حوثی جنگجوؤں کے ساتھ جھڑپوں کے دوران حوثی ٹھکانوں پر فائرنگ کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس تصویر میں سعودی حمایت یافتہ یمنی حکومتی فورسز کو 8 ستمبر کو صوبہ تعز کے مغربی علاقے الکدحہ میں حوثی جنگجوؤں کے ساتھ جھڑپوں کے دوران حوثی ٹھکانوں پر فائرنگ کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایران نواز حوثیوں نے بدھ کی صبح عدن انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بیلسٹک میزائلوں اور بارودی مواد سے لدے ڈرونز سے حملہ کیا۔ یمن کی وزارتِ ٹرانسپورٹ کے مطابق یہ کارروائی ایسے وقت میں ہوئی جب ملک کے مختلف محاذوں پر لڑائی میں شدت آ گئی ہے۔ یمنی وزارتِ ٹرانسپورٹ کے مطابق ایک میزائل ایئرپورٹ کے رن وے کے قریب اس وقت گرا جب قاہرہ سے آنے والی ایک پرواز کی لینڈنگ میں چند منٹ باقی تھے۔ حکام نے طیارے کی لینڈنگ منسوخ کرتے ہوئے اسے جدہ روانہ کر دیا، جبکہ مزید حملوں کے خدشے کے پیش نظر رن وے پر موجود دو طیاروں کو بھی علاقے سے دور منتقل کر دیا گیا۔ عدن انٹرنیشنل ایئرپورٹ یمن کے ان علاقوں کے لیے مرکزی بین الاقوامی ہوائی رابطہ ہے جو حوثیوں کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ ایک الگ بیان میں یحییٰ سریع نے دعویٰ کیا کہ حوثیوں نے خمیس مشیط میں ابہا انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور ایک فوجی اڈے کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا۔ فوری طور پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ آیا حوثیوں کا یہ دعویٰ اسی میزائل حملے سے متعلق تھا جسے سعودی قیادت میں اتحاد نے خمیس مشیط کے قریب روکنے کی بات کی تھی۔ سعودی حکام نے بھی ابہا ایئرپورٹ پر حملے کی فوری طور پر تصدیق نہیں کی۔ دریں اثنا بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی فوج اور اس کی وفادار فورسز نے کہا ہے کہ انہوں نے تعز کے ضلع الوازعیہ میں فوجی کارروائی شروع کر دی ہے اور حوثیوں کے زیرِ کنٹرول علاقے میں مزید پیش قدمی کی ہے۔ یمن میں دونوں فریقوں کی جانب سے کیے جانے والے دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق ممکن نہیں ہو سکی، کیونکہ زمینی صورتحال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے اور صحافیوں کے لیے متاثرہ علاقوں تک رسائی بھی مشکل ہے۔

☆ عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریئسس نے بدھ کو یمن میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث تباہ کن انسانی نقصان سے خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی فورسز اور حوثی تحریک کے درمیان دوبارہ شروع ہونے والی لڑائی کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہو رہی ہے اور ملک کا پہلے ہی کمزور صحت کا نظام مزید دباؤ میں آ گیا ہے۔ ٹیڈروس نے کہا کہ تازہ کشیدگی کے بعد تقریباً ایک ہزار افراد ہلاک، 4200 سے زائد زخمی اور تقریباً ایک لاکھ 98 ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ہیضہ اور خسرہ پھیلنے کے خطرے سے بھی خبردار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انسانی اور طبی ضروریات میں اضافے کے باعث ڈبلیو ایچ او کی فوری مالی ضرورت 90 لاکھ ڈالر سے بڑھ کر 3 کروڑ 10 لاکھ ڈالر ہو گئی ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی عطیہ دہندگان سے امداد میں اضافہ کرنے کی اپیل کی۔ تازہ کشیدگی کے نتیجے میں مغربی اور جنوبی یمن میں نئے محاذ کھل گئے ہیں، جن میں بحیرہ احمر کے اہم ساحلی علاقوں اور آبنائے باب المندب کے آس پاس کے علاقے بھی شامل ہیں۔ یمنی حکومتی فورسز نے مغربی ساحلی علاقے میں پیش قدمی کا دعویٰ کیا ہے، جس میں اہم بندرگاہی شہر موخا اور آبنائے باب المندب کے قریب واقع شہر ذباب کے بعض علاقوں پر دوبارہ قبضہ بھی شامل ہے۔ حوثیوں نے ان دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومتی فورسز میدانِ جنگ میں اپنی کامیابیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہی ہیں۔ تعز صوبے میں بھی حکومت نواز فورسز نے حوثی ٹھکانوں پر حملوں کی اطلاع دی ہے۔ یہ کارروائیاں علاقے پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کی وسیع تر فوجی مہم کا حصہ ہیں۔ دوسری جانب حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے کہا کہ حوثیوں نے لحج میں سعودی حمایت یافتہ فورسز کے خلاف درجنوں حملے کیے ہیں۔ ان کے دعوے کے مطابق ان حملوں میں 200 سے زائد افراد ہلاک یا زخمی ہوئے، تاہم ان اعداد و شمار کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ کشیدگی میں سعودی عرب سے متعلق سرحد پار حملوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ حوثیوں نے ریاض سمیت سعودی علاقوں کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنانے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے جواباً یمن میں حوثیوں کے زیر قبضہ علاقوں پر فضائی حملے کیے ہیں۔ حوثیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ 24 گھنٹوں کے دوران ان کے زیر قبضہ علاقوں پر سعودی عرب نے 66 فضائی اور میزائل حملے کیے، جس کے بعد تازہ کشیدگی کے آغاز سے اب تک ایسے حملوں کی تعداد ان کے مطابق 1642 ہو گئی ہے۔ ان اعداد و شمار کی بھی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ صنعا کے اوپر دھماکوں اور جنگی طیاروں کی سرگرمیوں کی بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ سعودی فضائی حملوں میں دارالحکومت صنعا کے علاوہ عمران، صعدہ اور الجوف صوبوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے ملانے والی اہم بحری گزرگاہ آبنائے باب المندب کی سلامتی عالمی سطح پر تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔

ایران جنگ میں امریکہ کے 81 فوجی طیارے متاثر

نقصانات کی مجموعی مالیت 3.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئی

واشنگٹن، 7 اکتوبر (یو این آئی) کانگریشنل ریسرچ سروس (سی آر ایس) کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق ایران کے ساتھ جنگ شروع ہونے کے بعد سے امریکہ کے کم از کم 81 فوجی طیارے تباہ یا متاثر ہوئے ہیں اور ان نقصانات کی مجموعی مالیت کا تخمینہ 3.3 ارب ڈالر تک لگایا گیا ہے۔ نقصانات میں امریکی فوج کے جدید ترین طیارے بھی شامل ہیں، جن میں ایک ایف-35 اے لائٹننگ ٹو اسٹیلتھ فائٹر اور 12 ایف-15 ای اسٹرائیک ایگل طیارے تباہ یا متاثر ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق 2 مارچ کو کویت کے اوپر ایک 'فرینڈلی فائر' واقعے میں تین ایف-15 ای طیارے مار گرائے گئے۔ ہر طیارے کی مالیت 3 کروڑ ڈالر سے زائد ہے۔ اس کے علاوہ اگلے ماہ ایران کے اوپر ایک اور ایف-15 ای طیارہ مار گرایا گیا۔ دیگر آٹھ ایف-15 ای طیاروں کو 9 اور 10 ستمبر کو اردن کے موافق السلطی ایئربیس پر ایرانی فضائی حملوں کے دوران معمولی نقصان پہنچا۔ رپورٹ کے مطابق متاثرہ طیارے بعد میں دوبارہ سروس میں شامل ہو گئے۔ امریکہ کو کم از کم 45 ایم کیو-9 ریپر ڈرونز کا بھی نقصان اٹھانا پڑا، جن میں سے ہر ایک کی تخمینی قیمت 3 کروڑ سے 5 کروڑ ڈالر کے درمیان ہے۔ نگرانی اور میزائل حملوں دونوں کے لیے استعمال ہونے والے ان ڈرونز کے نقصان کے باعث فعال ریپر بیڑے کی تعداد گھٹ کر تقریباً 135 رہ گئی، جبکہ فضائیہ کا ہدف کم از کم 189 قابلِ تعیناتی ڈرونز رکھنے کا ہے۔ ایک اور اہم نقصان ای-3 سینٹری نگرانی کرنے والے طیارے کا ہوا، جس کی مالیت تقریباً 27 کروڑ ڈالر ہے۔ بوئنگ 707 پر مبنی یہ پرانا طیارہ اب بھی نگرانی کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ 2015 تک امریکی فضائیہ کے پاس 32 ای-3 طیارے آپریشنل تھے۔ رپورٹ میں ایک ایف-35 اے کو پہنچنے والے نقصان کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جس کی مالیت 9 کروڑ 20 لاکھ ڈالر سے زیادہ ہے۔ یہ طیارہ 19 مارچ کو ایرانی فائرنگ کی زد میں آیا تھا۔ اپریل میں اے-10 تھنڈر بولٹ ٹو زمینی حملوں کے لیے استعمال ہونے والا ایک طیارہ بھی ضائع ہوا، جبکہ ستمبر میں اردن کے فضائی اڈے پر حملے کے دوران ایک اور اے-10 کو نقصان پہنچا۔ سی آر ایس رپورٹ میں تباہ یا متاثر ہونے والے امریکی طیاروں کی فہرست میں 12 ایف-15 ای اسٹرائیک ایگل فائٹر طیارے، ایک ایف-35 اے لائٹننگ ٹو اسٹیلتھ فائٹر، دو اے-10 تھنڈر بولٹ ٹو حملہ آور طیارے، سات کے سی-135 اسٹریٹوٹینکر فضائی ایندھن بھرنے والے طیارے، ایک ای-3 سینٹری نگرانی طیارہ اور دو ایم سی-130 جے کمانڈو ٹو خصوصی آپریشنز طیارے شامل ہیں۔ دیگر متاثرہ یا ضائع ہونے والے طیاروں میں ایک ایچ ایچ-60 ڈبلیو جولی گرین ٹو جنگی تلاش و امداد ہیلی کاپٹر، ایک ایم کیو-4 سی ٹریٹن بلند بلندی پر طویل دورانیے تک پرواز کرنے والا ڈرون، تین ایم کیو-1 کثیر المقاصد ڈرون، ایک اے ایچ-64 اپاچی حملہ آور ہیلی کاپٹر، چار اے ایچ-6 لٹل برڈ ہلکے حملہ آور ہیلی کاپٹر اور ایک ایم ایچ-60 سی ہاک بحری ہیلی کاپٹر شامل ہیں۔

پاکستان: طویل الفاصلہ فتح-4 کروز میزائل کا کامیاب تجربہ

اسلام آباد، 7 اکتوبر (یو این آئی) پاکستان نے منگل کے روز زمین سے مار کرنے والے "فتح-4" کروز میزائل کے طویل الفاصلہ ورژن کا تجربہ کیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے جاری کردہ بیان کے مطابق، یہ ملکی سطح پر تیار کردہ میزائل جدید ایویونکس اور جدید ترین نیوی گیشنل آلات سے لیس ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ ہتھیاروں کا نظام انتہائی درستگی اور کاری ضرب کے ساتھ طویل فاصلے پر موجود اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تجربے کے دوران بہتر درستگی اور بہتر بقا کے لیے شامل کیے گئے مختلف ذیلی نظاموں کے اضافی تکنیکی پیرامیٹرز کی بھی توثیق کی گئی۔ اس تجربے کا مشاہدہ صدر آصف علی زرداری، وزیر اعظم شہباز شریف اور آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر کے ساتھ ساتھ سینئر فوجی افسران، سائنسدانوں اور انجینئرز نے کیا۔ پاکستان اپنی مسلح افواج کو جدید بنانے اور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی کوششوں کے تحت اپنے مقامی طور پر تیار کردہ میزائل پروگرام کو وسعت دے رہا ہے، جس میں "فتح" سیریز درست نشانہ بنانے والے ہتھیاروں کے بڑھتے ہوئے ذخیرے کا ایک اہم حصہ ہے۔

کیمیا کا نوبیل انعام کاگان اور سوائی کو

سالموں کی آئینہ نما شکلوں پر اہم تحقیق کا اعزاز

اسٹاک ہوم، 7 اکتوبر (یو این آئی) کیمیاء کا 2026 کا نوبیل انعام فرانسیسی سائنس داں ہنری بی کاگان اور جاپان کے کینسو سوائی کو ایسے کام کے لیے دیا گیا ہے جس نے یہ سمجھنے میں مدد کی کہ کیمیائی تعاملات میں کسی سالمے کی ایک آئینہ نما شکل دوسری شکل پر کس طرح غالب آ سکتی ہے۔ کچھ سالمے دو ایسی شکلوں میں موجود ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان میں ایٹم یکساں اور کیمیائی فارمولا بھی ایک ہی ہوتا ہے، تاہم ان کی ساختی ترتیب مختلف ہوتی ہے۔ یہ فرق جانداروں میں خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ حیاتیاتی نظام اکثر ان دونوں شکلوں میں سے صرف ایک کو استعمال کرتے ہیں۔ کاگان اور سوائی نے یہ سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا کہ نامتقارن نامیاتی ترکیب میں غیر خطی اثرات اور خود تحفیزی (آٹو کیٹالیسس) کے ذریعے کسی ایک شکل کو ترجیح کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے ان عوامل کو اس عمل کی وضاحت میں اہم قرار دیا ہے۔ کاگان نے ثابت کیا کہ کیمیائی تعاملات میں ایک آئینہ نما شکل دوسری کے مقابلے میں اس سے کہیں زیادہ مقدار میں پیدا ہو سکتی ہے جتنا پہلے ممکن سمجھا جاتا تھا۔ اس دریافت نے ایسے تعاملات پر قابو پانے کے بارے میں کیمیا دانوں کی سمجھ کو تبدیل کر دیا۔ سوائی نے اس کام کو آگے بڑھاتے ہوئے ایسا کیمیائی تعامل تیار کیا جس میں پیدا ہونے والا مادہ مزید اسی شکل کی تشکیل میں مدد کرتا ہے۔ خود تحفیزی کہلانے والا یہ عمل کسی ایک آئینہ نما شکل کو دوسری کے مقابلے میں واضح طور پر غالب بنا سکتا ہے۔ یہ تعامل اب سوائی ری ایکشن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کیمیاء کی نوبیل کمیٹی کے چیئرمین ہائنر لنکے نے کہا، ہنری کاگان اور کینسو سوائی نے ایک صدی سے زیادہ پرانے کیمیائی معمے کا حل پیش کیا ہے کہ یکساں کیمیائی ساخت (ہوموچیرالٹی) خود بخود کیسے وجود میں آ سکتی ہے۔ انہوں نے جو کیمیائی تعاملات تیار کیے ہیں وہ غیر معمولی ہیں۔ نوبیل کمیٹی کے مطابق ان دریافتوں نے دواسازی کی تیاری میں استعمال ہونے والے کیمیائی تعاملات تیار کرنے والے کیمیا دانوں کے لیے فیصلہ کن اہمیت حاصل کی ہے۔ ان کے کام نے ادویات، ذائقوں، خوشبوؤں اور نئے مواد سے متعلق تحقیق کو بھی متاثر کیا ہے۔ فرانس میں پیدا ہونے والے کاگان کا تعلق اورسے میں یونیورسٹی پیرس-سود سے ہے، جبکہ 95 سالہ سوائی جاپان میں پیدا ہوئے اور ٹوکیو یونیورسٹی آف سائنس سے وابستہ ہیں۔ وسیع تر تناظر میں ان کی تحقیق نے سائنس دانوں کو یہ جانچنے میں بھی مدد دی ہے کہ جانداروں میں پائی جانے والی کیمیائی عدم توازن کی کیفیت ابتدا میں کس طرح وجود میں آئی ہوگی۔ کیمیاء کا نوبیل انعام سویڈش موجد، سائنس داں، صنعت کار اور تاجر الفریڈ نوبیل کی وصیت کے تحت قائم کیے گئے انعامات میں سے ایک ہے۔ نوبیل نے 1895 کی اپنی وصیت میں ہدایت دی تھی کہ یہ انعامات ان افراد کو دیے جائیں جن کے کام سے انسانیت کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچا ہو۔ اب تک کیمیاء کے شعبے میں مجموعی طور پر 116 نوبیل انعامات دیے جا چکے ہیں، جن کے ذریعے ایسے سائنسی انکشافات اور کامیابیوں کو تسلیم کیا گیا جنہوں نے مادے کے بارے میں سائنس دانوں کی سمجھ اور اس کے استعمال کے طریقوں کو نئی شکل دی۔

ماسکو یوکرین پر بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے: زیلینسکی

کیف، 7 اکتوبر (یو این آئی) یوکرینی صدر ولودیمیر زیلینسکی نے منگل کے روز کہا ہے کہ روس یوکرین کے خلاف ایک بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے اور انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ فضائی حملے کے انتباہات پر کان دھریں۔ زیلینسکی نے اپنے شام کے خطاب میں کہا کہ حکام کو اس حملے کی تیاریوں کے بارے میں تازہ ترین انٹیلیجنس معلومات موصول ہوئی ہیں اور فضائیہ اور دیگر سروسز جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ ہمارے شراکت داروں پر منحصر ہے جبکہ دنیا کے ہر اس ملک پر جس کے پاس وہ دفاعی صلاحیتیں ہیں جن کی ہمیں ضرورت ہے اور وہ ہمیں فراہم کر سکتا ہے۔ روس کی وزارتِ خارجہ نے گزشتہ ہفتے غیر ملکیوں پر زور دیا تھا کہ وہ کیف چھوڑ دیں اور یوکرین کا سفر کرنے سے گریز کریں۔ وزارت نے کہا کہ ماسکو، کیف اور دیگر یوکرینی شہروں میں فوجی اہداف کے خلاف بڑے پیمانے پر جوابی حملے جاری رکھے گا۔ وزارتِ خارجہ کا کہنا تھا کہ یہ حملے روسی سویلین آبادی اور بنیادی ڈھانچے کے خلاف یوکرینی افواج کی دہشت گردانہ کارروائیوں کے جواب میں تھے۔

ایران کو جوہری افزودگی میں کمی لانا ہوگی: وینس

امریکہ کا ٹھوس جوہری رعایتوں پر معاہدے پر اصرار

واشنگٹن، 7 اکتوبر (یو این آئی) امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے، واشنگٹن مذاکرات میں تہران کے فیصلے کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں غیر یقینی کی صورتحال جاری ہونے کے باوجود کہا ہے کہ امریکی مطالبات کو پورا کرنے اور ملک کی سات ماہ طویل جنگ ختم کرنے کے لیے ایران کو اپنے جوہری افزودگی کے حجم میں معنی خیز ※ کمی لانی ہوگی۔ وینس، جو طویل عرصے سے بیرونی جنگوں میں امریکی مداخلت کے حوالے سے تذبذب سے کام لیتے ہیں، نے تنازع کے حل کے لیے مذاکرات میں اہم کردار ادا کیا اور ستمبر میں ایک عارضی امن معاہدہ کروایا جو قلیل مدت میں ہی کالعدم ہو گیا۔ رائٹرز کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں وینس نے کہا کہ کسی بھی معاہدے کے لیے ایران کو اپنے جوہری افزودگی کے حجم میں کمی لانا ہوگی، اور مستقبل میں نام نہاد ایٹمی کمی کے وعدے کرنا ناکافی ہوگا۔ وینس نے کہا "اگر آپ ایٹمی ہتھیار نہیں چاہتے تو آپ کو 60٪ تک افزودہ ایندھن کیوں چاہیے؟ اور اگر آپ ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کے عزم کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو اس حد تک افزودہ ایندھن نہ بنائیں۔ یہ ایک بڑا بنیادی معیار کا معاملہ ہے۔" "میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کے عزم کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی افزودگی کی صلاحیت پر کوئی معنی خیز قدم اٹھائیں گے۔" وینس نے کہا کہ امریکہ معاہدے کے لیے کھلا ہے مگر اس کے لیے ایران کی جانب سے ٹھوس جوہری رعایتیں درکار ہوں گی۔ ہم محض باتوں کے بدلے عملی اقدامات نہیں اٹھائیں گے۔※ وینس نے کہا کہ واشنگٹن کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ تہران میں کون فیصلے کرتا ہے۔ امریکی نائب صدر نے کہا کہ وائٹ ہاؤس ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور وزیر خارجہ عباس عراقچی کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ لیکن ان کے مطابق یہ واضح نہیں تھا کہ جنگ کے آغاز میں مشترکہ امریکی-اسرائیلی حملوں کے بعد، جنہوں نے سپریم لیڈر علی خامنہ ای کو ہلاک کر دیا، وہ ایران کی طاقت کے ڈھانچے میں کتنی اتھارٹی رکھتے ہیں۔ وینس نے کہا "ایک بات جو ہمیں نظر آئی وہ یہ ہے کہ یہ بالکل واضح نہیں ہے کہ ان کا ملک کیسے فیصلے کرتا ہے۔" دوسری جناب ٹرمپ نے بھی اپنے بیان میں کہا کہ ان کا سب سے بڑا مسئلہ ※ یہ ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ ایران کے ملکی نظام کو کون چلا رہا ہے۔ ایران کے دفترِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے اتوار کو کہا کہ امریکی حکام بخوبی جانتے ہیں کہ ان کے ایرانی ہم منصب کون ہیں اور ایران کے فیصلہ سازی نظام کا طریقہ کار کیا ہے۔ وینس نے رائٹرز کو بتایا کہ انہوں نے میدانِ جنگ کی صورتحال جاننے کے لیے جنگی کمانڈروں سے ذاتی بات چیت کی ہے۔ انہوں نے گولہ بارود کے ذخائر میں نمایاں سطح کی کمی کے بارے میں خدشات کو مسترد کیا اور کہا کہ اگرچہ ایرانی فوجی وقتی طور پر آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں پر حملہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں، وہ بڑی حد تک اس آبی راستے کے ذریعے توانائی کی برآمدات کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ یہ جنگ -اور اس کی ماہانہ 3 ارب ڈالر لاگت- انتخابی مہم میں اہم مسئلہ بن گئی ہے۔ توانائی کی بلند قیمتوں متحرک ریاستوں میں ٹرمپ اور ریپبلکنز کو دفاعی پوزیشن میں ڈال دیا ہے جو کانگریس کے کنٹرول کا فیصلہ کریں گی۔ وینس کو وائٹ ہاؤس میں ٹرمپ کے جانشین کے طور پر ایک اہم ریپبلکن امیدوار سمجھا جاتا ہے۔ وینس نے بعد میں رائٹرز کو بتایا کہ انہوں نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ 2028 میں صدارت کی دوڑ میں حصہ لیں گے یا نہیں۔ انہوں نے کہا میں فطری طور پر ایک ٹال مٹول کرنے والا آدمی ہوں ※ میں نے اس بارے میں واقعی زیادہ نہیں سوچا۔

اسرائیل میں 7 اکتوبر حملوں کی تیسری برسی

نیتن یاہو کی ناکامی، انتخابات میں اہم انتخابی موضوع

یروشلم، 7 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیل بدھ کو 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں کی تیسری برسی منا رہا ہے۔ اس دوران ملک کی تاریخ کی بدترین سکیورٹی ناکامی سے نمٹنے کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے طریقۂ کار کو 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کا اہم موضوع قرار دیا جا رہا ہے۔ جنگ کے بعد انتہائی متنازع شخصیت بننے والے نیتن یاہو کو حملوں کے بعد شدید دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، تاہم کئی برس کی جنگ اور طویل ہنگامی حالت کے باوجود وہ اقتدار میں برقرار رہے ہیں۔ نیتن یاہو کو اس بات پر مسلسل تنقید کا سامنا ہے کہ انہوں نے حملے سے قبل ہونے والی ناکامیوں کی ذاتی ذمہ داری قبول کرنے یا ان کی آزادانہ تحقیقات کی حمایت کرنے سے انکار کیا ہے۔ تاہم، جنگ کے دوران سخت گیر رہنما کی ان کی شبیہ کی وجہ سے انہیں خاصی حمایت بھی حاصل ہے، جس کے نتیجے میں اسرائیلی معاشرے میں گہری تقسیم برقرار ہے۔ حملے کے وقت قومی سلامتی کے تقریباً تمام اعلیٰ عہدیدار بعد میں اپنے عہدوں سے سبکدوش ہو چکے ہیں، جبکہ نیتن یاہو اب بھی وزیر اعظم ہیں۔ ان کے اہم حریف اور اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) کے سابق چیف آف اسٹاف گادی آئزن کوٹ نے غزہ جنگ کے دوران اپنے بیٹے اور دو بھتیجوں کو کھویا۔ آئزن کوٹ کے قریبی ذرائع کے مطابق نیتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانا ان کی انتخابی مہم کا مرکزی مقصد ہے۔ نیتن یاہو نے ان ناکامیوں کا الزام ※※ ڈیپ اسٹیٹ ※※ پر عائد کیا ہے، جبکہ ان کے اتحادیوں اور خاندان کے بعض افراد کا دعویٰ ہے کہ یروشلم کی سکیورٹی قیادت نے انہیں اہم معلومات سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ اعلیٰ سکیورٹی عہدیداروں نے حملے سے قبل موجود خطرے کی وارننگ سے انہیں بے خبر رکھا اور اگر انہیں بروقت اطلاع دی جاتی تو وہ قتل عام کو روک سکتے تھے۔ حالیہ رپورٹس میں اس بات پر سوال اٹھائے گئے ہیں کہ نیتن یاہو کو حملے سے قبل کون سی وارننگ موصول ہوئی تھی۔ ہارٹز ※ نے رپورٹ کیا کہ متحدہ عرب امارات کے صدر محمد بن زاید نے 7 اکتوبر سے چند روز قبل نیتن یاہو کو خبردار کیا تھا کہ حماس ایک بڑے آپریشن کی تیاری کر رہی ہے۔ معاملے سے واقف تین ذرائع نے ایکسیوس ※ کو بتایا کہ اماراتی انٹیلی جنس نے اسرائیلی حکام کو عمومی وارننگ دی تھی اور محمد بن زاید نے براہ راست نیتن یاہو سے بات کر کے یہ یقینی بنایا تھا کہ انہیں اس وارننگ کی اطلاع مل جائے۔ ※ نیویارک ٹائمز ※ نے بھی اس وارننگ کی اطلاع دی، جبکہ دی اٹلانٹک ※ اور وال اسٹریٹ جرنل ※ نے رپورٹ کیا کہ مصری انٹیلی جنس کے سربراہ عباس کامل نے بھی اسی نوعیت کی وارننگ دی تھی۔ نیتن یاہو نے متحدہ عرب امارات یا مصر سے کسی وارننگ موصول ہونے کی تردید کی ہے اور ان دعوؤں کی رپورٹنگ کرنے والے میڈیا اداروں اور صحافیوں کے خلاف مقدمات بھی دائر کیے ہیں۔ 7 اکتوبر کے بعد گزرے تین برسوں نے نیتن یاہو کو اسرائیلی عوام میں اپنی ساکھ بہتر بنانے کے متعدد مواقع بھی فراہم کیے۔ غزہ کے بعد کے تنازعات میں بہت سے اسرائیلی انہیں ایک مضبوط رہنما کے طور پر دیکھتے رہے ہیں۔ حماس کے ساتھ جنگ کے بعد اسرائیل لبنان میں حزب اللہ کے ساتھ جنگ میں بھی الجھا اور اس عرصے کے دوران ایران کے ساتھ دو جنگیں بھی لڑیں۔ حالیہ رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق نیتن یاہو کی لیکود پارٹی کو کنیسٹ میں تقریباً 20 سے 22 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، جو اس کی موجودہ 32 نشستوں سے کم ہیں۔ ان کے دائیں بازو کے اتحاد کو 50 سے 54 نشستیں ملنے کا اندازہ ہے، جو حکومت بنانے کے لیے درکار 61 نشستوں سے کم ہے۔ اسرائیل میں 7 اکتوبر حملوں کی تیسری برسی، نیتن یاہو کی سکیورٹی ناکامی سے نمٹنے کی حکمت عملی انتخابات کا اہم موضوع۔ دو۔ اپوزیشن کو بھی عرب اسرائیلی جماعتوں کی حمایت کے بغیر حکومت بنانے میں مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ان جماعتوں کو مجموعی طور پر 12 سے 14 نشستیں ملنے کا اندازہ ہے۔ نیتن یاہو کی حمایت کرنے والے چینل 14 نے تاہم مختلف اندازہ پیش کرتے ہوئے ان کے اتحاد کو 63 نشستیں ملنے کی پیش گوئی کی ہے۔ نیتن یاہو نے اپوزیشن کے حریفوں پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ عرب اسرائیلی جماعتوں کے ساتھ اتحاد بنانے کے امکان کو مسترد کریں۔

یورپی یونین نے یوکرین کو 1.24 ارب یورو جاری کیے

رقم ڈرون گولہ بارود اور میزائلوں کی خریداری پر خرچ ہوگی

برسلز، 7 اکتوبر (یو این آئی) یورپی کمیشن نے بدھ کو کہا کہ اس نے یورپی یونین کے 90 ارب یورو کے یوکرین سپورٹ لون کے دفاعی حصے کے تحت یوکرین کو 1.24 ارب یورو (1.38 ارب ڈالر) جاری کیے ہیں۔ کمیشن کے مطابق یہ رقم یوکرینی دفاعی کمپنیوں سے ڈرون، ڈرون انٹرسیپٹرز، ڈرون کے لیے گولہ بارود اور میزائل خریدنے کے لیے استعمال کی جائے گی۔ یورپی کمیشن کی صدر ارسولا فان ڈیر لاین نے کہا "روس دہشت گردی کی اپنی دانستہ حکمت عملی جاری رکھے ہوئے ہے اور یوکرینی شہریوں کی روزمرہ زندگی کو ناقابل برداشت بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آج جاری کی گئی رقم یوکرین کی دفاعی صنعت اور اپنی حفاظت کرنے کی اس کی صلاحیت کو مضبوط بنانے اور عوام و بنیادی ڈھانچے کے تحفظ میں مدد دے گی۔ '2026-27' کے لیے قائم کیے گئے 'یوکرین سپورٹ لون' کے تحت دفاع کے لیے 60 ارب یورو اور بجٹ امداد کے لیے 30 ارب یورو مختص کرنے کی تجویز ہے۔ کمیشن کے مطابق 2026 میں دفاع سے متعلق مد میں 28.3 ارب یورو جاری کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ کمیشن نے بتایا کہ 2026 کے دفاعی حصے کے تحت مزید رقوم آنے والے ہفتوں میں جاری کیے جانے کی توقع ہے۔ یورپی یونین کے اعداد و شمار کے مطابق تازہ ادائیگی کے بعد 'یوکرین سپورٹ لون' کے تحت اب تک جاری کی جانے والی مجموعی رقم 16.9 ارب یورو ہو گئی ہے۔ اس میں سے 12.9 ارب یورو دفاعی ساز و سامان کی خریداری، 3.2 ارب یورو میکرو مالیاتی امداد اور 80 کروڑ یورو 'یوکرین فیسلٹی' کے ذریعے فراہم کیے گئے ہیں۔ کمیشن نے کہا کہ 2026 کے بقیہ عرصے کے لیے یوکرین کو 32.5 ارب یورو کی مالی امداد دستیاب ہے، جس میں 'یوکرین سپورٹ لون' کے تحت دفاعی صنعتی صلاحیت کے لیے 15.4 ارب یورو اور بجٹ معاونت کے لیے 12.7 ارب یورو شامل ہیں۔ یورپی یونین کا سپورٹ لون فروری میں منظور کیے گئے ضابطہ (EU) 2026/467 کے تحت قائم کیا گیا اور اس کے لیے یورپی یونین کی جانب سے کیپٹل مارکیٹوں سے قرض حاصل کیا جا رہا ہے۔ اس کے دفاعی حصے کا مقصد یوکرین کی دفاعی صلاحیتوں اور دفاعی صنعتی بنیاد کو مضبوط بنانا اور اسے یورپ کی دفاعی صنعت کے ساتھ مزید مربوط کرنا ہے۔ یورپی یونین کے مطابق یوکرین کی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانا اس کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ ڈرون، انٹرسیپٹرز، گولہ بارود، فضائی دفاعی نظام اور میزائلوں تک رسائی فراہم کر کے یورپی یونین یوکرین کو میدان جنگ میں فوری ضروریات پوری کرنے اور روس کی جنگ کے خلاف اپنے دفاع کو مضبوط بنانے میں مدد دے رہی ہے۔ کمیشن نے کہا کہ تمام مالی فیصلے یوکرین کی بدلتی ضروریات کے مطابق کیے جاتے ہیں اور ان کے لیے طے شدہ شرائط اور نگرانی کا نظام موجود ہے۔

70 اضلاع کے نوجوانوں نے ریڈ رن میں بیداری کا پیغام دیا

ایچ آئی وی، ایڈز سے بچاؤ اور صحت مند طرز زندگی اپنانے پر زور

لکھنؤ: 7 اکتوبر۔حکومت ہند کے 'یوتھ فیسٹ' پروگرام کے تحت ، بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی، لکھنؤ، اور اتر پردیش اسٹیٹ ایڈز کنٹرول سوسائٹی کے مشترکہ زیر اہتمام بدھ کو یونیورسٹی کیمپس میں ریاستی سطح کی میراتھن ریڈ رن اتر پردیش-2026 کا انعقاد کیا گیا۔اس کا مقصد نوجوانوں اور عام لوگوں میں ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ صحت مند طرز زندگی، تندرستی اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دینا تھا۔ بی بی اے یو کے وائس چانسلر پروفیسر راج کمار متل مہمان خصوصی تھے۔ یہ پروگرام اتر پردیش اسٹیٹ ایڈز کنٹرول سوسائٹی کی آئی اے ایس آفیسر اور پروجیکٹ ڈائریکٹر مسز امرتا سونی کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا تھا۔اتر پردیش اسٹیٹ ایڈز کنٹرول سوسائٹی کے جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سنجے سولنکی اور مسٹر دنیش پرتاپ سنگھ مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔معروف کھلاڑی انجلی چورسیا، ریٹائرڈ ہاکی کھلاڑی مسٹر پروین سنگھ، اور چھ بار کے قومی چیمپئن اور نامور کھلاڑی مسٹر بھون سنگھ بھی موجود تھے۔ یونیورسٹی کی جانب سے پروگرام کوآرڈینیٹر پروفیسر پون کمار چورسیا نے نمایاں تعاون کیا۔پروگرام کا آغاز وائس چانسلر نے جھنڈی دکھا کر اور شرکاء کو سلام پیش کیا۔یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر راج کمار متل نے تمام شرکاء کو نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تقریبات نوجوانوں میں بیداری، خود اعتمادی اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو مضبوط کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔انہوں نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں پوری توانائی اور مثبت سوچ کے ساتھ شرکت کرنے کی ترغیب دی۔انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کی فعال شرکت صحت مند، باشعور اور ذمہ دار معاشرے کی تعمیر کی بنیاد ہے۔ انہوں نے تمام شرکاء کو پیغام دیا کہ وہ اپنے مقاصد کے لیے وقف رہیں اور نظم وضبط، عزم اور مسلسل کوشش کے ساتھ آگے بڑھیں۔ انہوں نے تقریب کی کامیابی کے لیے تمام شرکاء اور منتظمین کو نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس موقع پر اتر پردیش اسٹیٹ ایڈز کنٹرول سوسائٹی کے جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سنجے سولنکی اور مسٹر دنیش پرتاپ سنگھ نے بھی ریڈ رن اتر پردیش- 2026 کے مقاصد، نوجوانوں کی شرکت اور ایچ آئی وی/ایڈز بیداری کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔شرکاء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ بیداری کا پیغام معاشرے کے ہر فرد تک پہنچائیں۔ریاست کے تمام 70 اضلاع کے شرکاء نے ریڈ رن اتر پردیش-2026 میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔تمام شرکاء نے اپنے اپنے اضلاع میں منعقدہ ضلع سطح کے مقابلے جیتنے کے بعد ریاستی سطح کے ایونٹ میں حصہ لیا۔ریاست کے 18 ڈویژنوں سے ایڈز سوسائٹیوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔تمام شرکاء کو میڈل، میمنٹو اور اسناد سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ آرگنائزنگ کمیٹی کے نمائندوں ، میڈیا ، رضا کاروں اور اسپانسروں کو یادگاری نشانات اور سرٹیفکیٹس پیش کیے گئے۔ریڈ رن اتر پردیش- 2026 کے تحت منعقدہ 10 کلو میٹر دوڑ کے خواتین کے زمرے میں وارانسی کی سونی دیوی کو پہلا، وارانسی کی لکشمی نے دوسرا اور ارچنا یادو نے تیسرا مقام حاصل کیا، جبکہ بریلی کی سونی کو تسلی بخش انعام ملا۔مردوں کے زمرے میں دیوریا کے ابھیشیک ورما نے پہلا، مؤ کے دیا ساگر نے دوسرا اور وارانسی کے آیوش پال سنگھ نے تیسرا مقام حاصل کیا۔علی گڑھ کے سنیل کمار کو مردوں کے زمرے میں تسلی بخش انعام دیا گیا۔اس میراتھن میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی کی طالبات نے خواتین کے زمرے میں 5 کلومیٹر کی دوڑ میں غلبہ حاصل کیا۔اسکول آف انفارمیشن سائنس اینڈ ٹکنالوجی کی سنجنا دیوی نے پہلا، پولیٹیکل سائنس ڈیپارٹمنٹ کی بنتا دیوی نے دوسرا، UIET کی بھومیکا بنجارا نے تیسرا مقام حاصل کیا، جب کہ پرگیہ کو تسلی بخش انعام ملا۔مردوں کے زمرے میں ایس ایم وی کے رجنیش کمار نے پہلا ، بی بی ڈی لکھنؤ کے روی یادو نے دوسرا اور اسی یونیورسٹی کے اتل سنگھ نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ اسپورٹس کالج کے ساونت کمار کو تسلی بخش انعام دیا گیا۔اتر پردیش اسٹیٹ ایڈز کنٹرول سوسائٹی نے مقابلے کے جیتنے والے شرکاء کو سونے ، چاندی اور کانسہ کے تمغے اور انعامی رقم سے نوازا۔پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے کو، 12000 دوسرے نمبر پر آنے والے کو ، 10000 تیسرے نمبر پر آنے والے کو ، 8000 اور تسلی کے انعام پانے والوں کو 5000 روپئے ملے۔اس کے علاوہ تمام شرکاء کو شرکت کے سرٹیفکیٹ بھی ملے۔ آ مزید براں ، آرگنائزنگ کمیٹی نے ماحولیاتی بیداری کو فروغ دینے کے لیے درخت لگانے کی مہم کا انعقاد کیا۔پروگرام کے دوران اتر پردیش اسٹیٹ ایڈز کنٹرول سوسائٹی کے مسٹر پون چندیل ، مسٹر اہلد ڈکشت ، مسٹر نریندر سنگھ ، اور مسٹر اے جے شکلا موجود تھے۔مزید براں، بی بی اے یو سے پروفیسر دھیریندر پانڈے ، پروفیسر راج شری، ڈاکٹر منوج ڈڈوال، ڈاکٹر روی شنکر ورما ، ڈاکٹر سدرشن چکرادھری ، ڈاکٹر ارپت شیلیش ، ڈاکٹر منگل دیپ گپتا ، ڈاکٹر ابھیشیک ورما ، ڈاکٹر نتیش ورما ، کے ساتھ دیگر اساتذہ ، طلباء اور شرکاء نے شرکت کی۔

حضرت امِ کلثومؑ کی شہادت پر امام باڑہ پنجتنی میں مجلس

لکھنؤ۔ جنابہ ام کلثوم (س) کی شہادت کے موقع پر امام باڑہ پنجتنی کشمیری محلہ میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا۔مجلس کو مولانا محمد عسکری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ کربلا کے دردناک واقعہ کے بعد جنابہ ام کلثوم (س) اور حضرت زینب (س) نے کربلا کے شہیدوں کے پیغام کو کوفہ اور شام کے درباروں میں بلند کیا۔ مولانا نے جب شب عاشور حضرت عباس (ع) اور جنابہ ام کلثوم (س) کے درمیان ہوئی گفتگو کو بیان کیا تو لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔مجلس کا آغاز قاری فرقان حسین نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔اس کے بعد شاعر اہل بیت خوشنود مصطفیٰ سمیت کئی شاعروں نے جنابہ ام کلثوم (س) کی یاد میں اپنے کلام پڑھے۔مجلس کے بعد انجمن پنجتنی نے نوحہ خوانی کی۔ انجمن کے سکریٹری سید حسین رضوی نے مجلس میں آئے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔مجلس کا انعقاد انجمن پنجتنی کے اراکین کی جانب سے کیا گیا تھا۔اسی امام باڑے میں جنابہ ام کلثوم (س) کی شہادت کے موقع پر بدھ کے روز خواتین کی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔مجلس کو بیگم سلطان مرزا نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد شہزادی کے تابوت کی زیارت کرائی گئی۔

حلقہ درس وتدریس اور علم وعمل کی رونق رخصت ہوگئی: مولانا خالد رشید

لکھنؤ، ے را کتوبر۔استاد گرامی قدر حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا سانحہ ارتحال دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ہم سب کے لیے بڑا حادثہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے اپنے تعزیتی بیان میں کیا۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ استاد مرحوم حلقہ درس وتدریس اور علم و عمل کی رونق تھے۔ان کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع اور متنوع تھا۔وہ ایک متبحر عالم، عاشق قرآن کریم، متبع سنت رسول، داعی اسلام، ماہر تعلیم، مشفق مدرس، بے باک خطیب، عربی اور اردو کے ادیب وصحافی تھے۔انہوں نے ان تمام عنوانات پر دیر پا نقوش مرتسم کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی کی ولادت ۱۴ مئی ۱۹۳۴ء کو اعظم گڑھ میں ہوئی۔ان کی وفات ے را کتوبر ۲۰۲۶ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ مولانا خالد رشید نے کہا کہ مولانا ندوی استاذ الاساتذہ اور نسلوں کے معمار تھے۔وہ ۱۹۵۵ء میں دارالعلوم کے شعبہ تدریس سے وابستہ ہوئے۔ دارالعلوم کے عربی جرائد البعث الاسلامی اور الرائد کی ادارت کی۔ عربی اور اردو میں متعدد کتابیں لکھیں۔ اہم عربی اور اردو کتابوں کے ترجمے کیے۔ علمی اور تعلیمی ادارے قائم کیے۔ معروف انٹگرل یونیورسٹی کی تاسیس کی۔ملی اداروں نے ان کی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا۔مولانا نے کہا کہ مولانا ندوی ایک مثالی شخصیت کے مالک تھے۔ہم سب خادمان دین وملت کو ان کی زندگی سے سبق لینا چاہیے۔

مولانا گلریز نقوی کی والدہ کا انتقال، مجلس آج

لکھنؤ۔مولانا (قاری) گلریز نقوی کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔وہ تقریباً 75 سال کی تھیں۔مرحومہ کو کربلا امداد حسین خان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا سیف عباس نقوی نے ادا کرائی اور مجلس کو خطاب کیا۔مرحومہ کی مجلس جمعرات کو مسجد لال کوٹھی منصور نگر میں رات 8 بجے ہوگی۔ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا صدف جونپوری خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔خواتین کی مجلس ان کی رہائش گاہ منصور نگر میں شام 4 بجے ہوگی۔

دشمنوں کو نہ کوئی سزا دیجئے ☆ بس نگاہوں سے ان کو گرا دیجئے

ایک شام مہاتما گاندھی کے نام آل انڈیا مشاعرہ وکوی سمّیلن کا انعقاد

زیدپور، بارہ بنکی (پریس ریلیز) نریاپار، بڑاپورہ، زیدپور میں "ایک شام مہاتما گاندھی کے نام" کے عنوان سے آل انڈیا مشاعرہ وکوی سمّیلن کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک کے مختلف علاقوں سے آئے شعراء وشاعرات نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔مشاعرے کی نظامت جمیل اختر زیدپوری نے اور صدارت ابوحمزہ نے کی۔ مشاعرے کے آرگنائزر ابوعمیر اور سرپرست حاجی امین انصاری تھے، جبکہ کنوینر فرمان انصاری رہے۔مشاعرے میں پیش کیے گئے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

ایک بار مجھ کو اپنی نگہبانی سونپ دے،
عمریں گزار دوں گی تری دیکھ بھال میں۔
ہمانشی بابرا

دشمنوں کو نہ کوئی سزا دیجئے،
بس نگاہوں سے ان کو گرا دیجئے۔
وسیم رامپوری

غیر پروں پر اڑ سکتے ہیں حد سے حد دیواروں تک
امبر پر تو وہی اڑیں گے جن کے اپنے پر ہوں گے
خورشید حیدر مظفر نگر

مسجد میں ایک صف بھی مکمل نہ ہو سکی
امت ٹہلتی رہتی ہے لولو مال میں
عثمان مینائی بارہ بنکوی

دل کو کبھی کسی سے نہ بھول کر لگانا
یہ عاشقوں کا میرا پیغام آخری ہے
پرتھا یادو

کرشمہ ہے ہماری محنتوں کا
کمائی کم مگر برکت بہت ہے
جمیل اختر زیدپوری

جو شعر کا خالق ہے وہ چپ چاپ کھڑا ہے
جو مانگ کے لایا ہے وہ چلاتا بہت ہے
غفران چلبل

اس کے علاوہ شاداب اعظمی، وکاس بوکھل، علی بارہ بنکوی، شگفتہ انجم، شاداب حسن سلطان زیدپوری، ابصار زیدپوری اور ریحان نور نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔مشاعرے میں رفعت شیخ، عقیل عباس، ماسٹر سفیان وکیل، اسلم ماما، وحید سلمانی، شفیق عالم، عبداللہ انصاری سمیت بڑی تعداد میں اہلِ ذوق موجود رہے۔

جب سے بچھا ہے فرشِ عزائے غمِ حسینؑ ☆ نظریں جمی ہیں خلد کی میرے مکان پر

بزم شعرائے سادات سرسی کی ماہانہ نشست، شعرائے کرام نے بارگاہِ اہلِ بیت علیہ السلام میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا

سرسی۔ بزمِ شعرائے سادات سرسی (رجسٹرڈ) کے زیرِ اہتمام ماہانہ نشست کا انعقاد سرسی کے محلہ شرقی میں جناب شریف الحسن زیدی کے مکان پر کیا گیا۔نشست میں بڑی تعداد میں شعرائے کرام نے شرکت کی اور مقررہ مصرع پر اپنے اپنے کلام پیش کر کے سامعین سے بھرپور داد اور واہ واہی حاصل کی۔محفل کا آغاز تلاوتِ حدیثِ کسا سے ہوا، جس کی سعادت مولانا سید جاوید عباس نے حاصل کی۔نشست کی نظامت شاعرِ اہلِ بیتؑ نعیم ضیا سرسیوی نے اپنے خاص انداز میں کی۔محفل کے دوران کربلا، اہلِ بیتِ اطہارؑ، حضرت امام حسینؑ، حضرت عباسؑ، حضرت علی اکبرؑ اور حضرت زہراؑ کی عظمت وفضیلت سے متعلق اشعار نے محفل میں سماں باندھ دیا۔اس موقع پر شعرائے کرام نے دیے گئے مصرع "احسان ہے حسین کا حق کی اذان پر" کی زمین میں اپنے اپنے اشعار پیش کیے۔محفل میں پیش کیے گئے اشعار اس طرح ہیں:

زہرا کے دشمنوں پہ نہ لعنت کروں اگر
گر جائیں بجلیاں ابھی میری زبان پر
نشتر سرسوی

حیرت زدہ نگاہوں سے ماں دیکھتی رہی
دو بھائی لڑ رہے تھے پرانے مکان پر
رضی سرسیوی

خودداریِ ضمیر کی عزت کے واسطے
قربان دولتِ ہو میری آن بان پر
وقار مہدی سرسیوی

جب سے بچھا ہے فرشِ عزا غمِ حسین
نظریں جمی ہیں خلد کی میرے مکان پر
مولانا جاوید عباس

محدود یہ نہیں ہیں کسی ایک جان پر
احسان ہے حسین کا سارے جہان پر
نعیم ضیا سرسیوی

خاکِ شفا پہ اپنی جبینوں کو خم کرو
سجدے تمہارے جائیں گے تب آسمان پر
ماسٹر چاند خاں

دونوں جہاں میں تیرا ہے وہ امتحان، حسین
نبیوں نے سر جھکا دیا جس امتحان پر
زیغم سرسیوی ایڈووکیٹ

کوفے کے تخت وتاج بھی حیرت زدہ ہوئے
قیدی کا حکم چلنے لگا حکمران پر
مہدی سرسیوی

مشکِ سکینہ آئی ہوئی ہے جلال میں
بجلی گرا کے جائے گی دریا کی جان پر
ضیغم سرسیوی

جب سے ملا ہے چہرے پہ بشیر کا لہو
احسان ہے حسین کا ہر اک کسان پر
شمیم سرسیوی

عشقِ علی میں سجدے کیے جائیں گے قبول
جنت ملے گی ماتمِ شاہ کے نشان پر
نورمیاں سرسیوی

اکبر، تمہاری یاد رہے اس کے ساتھ ساتھ
لہجے کی اپنے مہر لگا دو اذان پر
ڈاکٹر مستقیم سرسیوی

اشکِ عزا نے اس کو جلا کر ہی دم لیا
فتووں کے کاغذات ملے جس دکان پر
عباس سرسیوی

عباس کو حسین کا بس اذن چاہیے
رکھ دے زمیں اٹھا کے ابھی آسمان پر
محمد کاظم سرسیوی

شاہ نے کہا کہ وعدۂ شیریں نبھائیں گے
باقی رہیں گے سر کو کٹا کر بیان پر
شوقی سرسیوی

ہر نور آشکار زمیں پر ہوا مگر
نورِ بتول جا کے ملا آسمان پر
وفا سرسوی

کھیلیں گے کھیلنا جو پڑا اپنی جان پر
آنے نہ دیں گے حرفِ محمد کی شان پر
دانش غدیری

وہ لوگ ڈالے جائیں گے دوزخ کی آگ میں
تہمت لگا رہے ہیں جو احمد کی شان پر
شمشیر سرسیوی

سجدے کریں تو ان پہ عبادت نثار ہو
قرآن مسکرائے علی کے بیان پر
فیض حیدر

یہ کربلا امانتِ خونِ حسین ہے
رہتی ہے یہ زمین سدا آسمان پر
تمثیل سرسیوی

اکبر کا حسن، حسنِ رسالت مآب ہے
یوسف نثار ہونے لگے اس جوان پر
ایان سرسیوی

جنت میں ہو رہی ہے سخاوت کی دھوم دھام
جبریل لائے آیتِ زہرا کے نان پر
علی کاظم سرسیوی

پانی اٹھا کے ہاتھوں پہ پیاسے نے کب پیا
تھا کتنا اختیار لبوں پر، زبان پر
روحل سرسیوی

اصغر تو تیر کھا کے بھی ہنستے رہے وہاں
کرتا ہے ناز کس لیے تیروں کمان پر
صفی سرسیوی

فطرس کو پر دیے ہیں سنوارا نصیبِ حر
شاہ کی عطا ہوتی ہیں دونوں جہان پر
کمیل سرسیوی

وہ گھر ہر ایک محل سے زیادہ حسین ہے
عباس کا علم ہے لگا جس مکان پر
ریحان سرسوی

نشست کے اختتام پر بزمِ شعرائے سادات سرسی (رجسٹرڈ) کے کنوینر دانش غدیری اور بزم کے اراکین مہدی سرسیوی، زیغم سرسیوی ایڈووکیٹ، عباس سرسیوی اور فیض حیدر نے محفل میں شرکت کرنے والے تمام شعرائے کرام اور مہمانوں کا مشترکہ طور پر شکریہ ادا کیا۔محفل دیر رات تک جاری رہی اور شعرائے کرام کے کلام پر سامعین نے بھرپور دادِ تحسین دی۔اس طرح بزمِ شعرائے سادات سرسی (رجسٹرڈ) کی یہ ماہانہ نشست ادبی، شعری اور محبتِ اہلِ بیتؑ سے سرشار ایک یادگار محفل کے طور پر اختتام پذیر ہوئی۔

بی آئی ٹی میسرا میں 24 گھنٹے کا تکنیکی چیلنج

ٹیم ناٹلس نے گرینڈ ونر کا خطاب اور 30 ہزار جیتے

لکھنؤ۔بی آئی ٹی میسرا کے طلبہ کو جب صنعتی دنیا کے حقیقی مسائل دیے گئے تو ان کے پاس حل تیار کرنے کے لیے صرف 24 گھنٹے تھے۔اسی چیلنج میں ٹیم ناٹلس نے سب سے بہتر حل پیش کرتے ہوئے گرینڈ ونر کا خطاب جیتا اور 30 ہزار روپے کا انعام حاصل کیا۔برلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، میسرا میں ایڈروسونک بلڈ کے تحت منعقدہ 24 گھنٹے کے اس تکنیکی چیلنج میں 106 سے زیادہ ٹیموں نے حصہ لیا۔ان میں سے 21 ٹیموں کو آخری مرحلے کے لیے منتخب کیا گیا۔تین اکتوبر سے شروع ہونے والا آخری چیلنج چار اکتوبر کو مکمل ہوا۔گرینڈ ونر ٹیم ناٹلس نے مصنوعی شناخت اور ڈیپ فیک کے ذریعے کیے جانے والے فرضی بیمہ دعووں کی شناخت سے متعلق مسئلے کا حل تیار کیا۔ٹیم فینٹاسٹک فور نے بیمہ کے شعبے میں اسٹیٹمنٹ آف ویلیوز کے تجزیے کے لیے ایجنٹ پر مبنی مصنوعی ذہانت کے نظام پر کام کیا، جبکہ ٹیم آؤٹ لائرز نے بڑے لسانی ماڈل پر مبنی نظاموں میں معلومات کو زیادہ درست طریقے سے تلاش کرنے کے مسئلے کا حل تیار کیا۔ دونوں ٹیموں کو 20-20 ہزار روپے کا انعام ملا۔مقابلے میں طلبہ کو تین الگ الگ صنعتی مسائل دیے گئے تھے۔ پہلے مسئلے کا مقصد بڑے پیمانے پر موجود معلومات میں سے ضروری معلومات کو زیادہ درست اور تیزی سے تلاش کرنے کا نظام تیار کرنا تھا۔ دوسرے میں مصنوعی شناخت اور ڈیپ فیک کے ذریعے ہونے والے بیمہ فراڈ کی شناخت پر کام کیا گیا۔تیسرے چیلنج میں بیمہ کے شعبے کے اسٹیٹمنٹ آف ویلیوز سے مفید معلومات نکال کر فیصلہ سازی میں مدد کرنے والا ایجنٹ پر مبنی مصنوعی ذہانت کا نظام تیار کرنا تھا۔دو اکتوبر کو ہونے والی افتتاحی تقریب کے بعد آخری 21 ٹیموں نے اگلے 24 گھنٹے اپنے حل تیار کرنے میں صرف کیے۔ اس دوران انہیں مسئلے کو سمجھنے، ٹیکنالوجی کا انتخاب کرنے، حل تیار کرنے، اس کی جانچ کرنے اور ضرورت کے مطابق اس میں تبدیلی کرنے کا موقع ملا۔ ایڈروسونک کے تکنیکی ماہرین نے اس دوران ٹیموں کی رہنمائی بھی کی۔آخری تشخیص میں صرف یہ نہیں دیکھا گیا کہ ٹیم نے کون سی ٹیکنالوجی استعمال کی۔

آروشی گپتا وپن مشرا پوجا کماری اور ایمن صدیقی کے تحقیقی مقالوں کی رونمائی

لکھنؤ، ے اکتوبر: ادبی سنستھان لکھنؤ کے صدر ترون پرکاش کی غزلوں آروشی گپتا نے گیتوں پر وپن مشرا نے اور کتاب گیت گیتا پر پوجا کماری نے جبکہ ادارے کے جنرل سکریٹری سہیل کاکوروی کی غزلوں پر ایمن صدیقی نے ممتاز ڈگری کالج سے ہندی میں پوسٹ گریجویشن کی تکمیل کے لیے تحقیقی مقالے تحریر کیے اور اپنی پوسٹ گریجویشن کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔آج ممتاز ڈگری کالج کے سابق صدر شعبۂ ہندی، ڈاکٹر عبدالرحیم نے ادبی سنستھان کی خصوصی نشست میں سب تحقیقی مقالوں کی رونمائی کی۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ان کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ طلبہ کو تحقیقی کام کی طرف راغب کیا جائے۔ تحقیق علم کے فروغ، حقائق کی دریافت اور کسی موضوع کی گہری تفہیم پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے کسی مسئلے، واقعے، ادبی تخلیق یا سماجی موضوع کا منظم اور سائنسی انداز میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ سہیل کاکوروی کی غزلوں میں محبت روحانیت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے اور ایمن صدیقی نے اپنے مقالے میں اس پہلو پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ دوسری جانب عروشی گپتا نے ترون پرکاش کے گیتوں کے موضوعات کے تنوع اور ان کی تخیل کی رنگارنگی کو اجاگر کیا ہے۔ترون پرکاش نے کہا کہ اب تک میری شاعری کا اہلِ علم وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہے ہیں، لیکن میری شاعری کو تحقیقی موضوع بنا کر ڈاکٹر عبدالرحیم نے ترقی کرتے ہوئے نوجوان ذہن کے ذریعے میری شاعری کے کل کو آج سے جوڑ دیا ہے۔ سہیل کاکوروی نے کہا کہ امید ہے کہ یہ تحقیقی کام کتاب کی صورت اختیار کرے گا اور اس کے ذریعے قارئین کو میری غزلوں میں کارفرما فکر اور میری سوچ کی سمت کا اندازہ ہوگا۔محقق ایمن کا عزم ہے کہ وہ اس موضوع پر مزید وسعت کے ساتھ کام کریں گی۔

شعبۂ اردو میں زیرو ویسٹ ٹفن ڈے کے موقع پر بیداری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 7 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں زیرو ویسٹ ٹفن ڈے کے موقع پر آج ایک بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام ڈاکٹر نلنی مشرا کی رہنمائی میں منعقد ہوا جس کا مقصد طلبہ میں پلاسٹک کے استعمال سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی نقصانات کے تئیں شعور بیدار کرنا تھا۔اس موقع پر طلبہ نے ٹفن میں پلاسٹک کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اس کے مضر اثرات پر اظہار خیال کیا۔طلبہ نے پلاسٹک کے باعث ماحول کو پہنچنے والے نقصان، انسانی صحت پر اس کے منفی اثرات اور قدرتی وسائل کے تحفظ سے متعلق مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

ایمز (AIMS) اسکول کے بچوں نے سائنس سٹی لکھنؤ کا دورہ کیا اور وہاں سائنسی آلات کی باریکیوں کو سمجھا اور ڈائنا سور پارک کو دیکھ کر لطف اندوز ہوئے۔اسکول پرنسپل پروفیسر ثروت تقی و ٹیچر کی سربراہی میں یہ دورہ مکمل کیا۔

صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ اول کا بقیہ

دارالعلوم ندوۃ العلما

انہوں نے متعدد معروف اردو کتابوں کا عربی میں ترجمہ بھی کیا، جن میں محمد زکریا کاندھلوی، امین احسن اصلاحی، ابوالحسن علی ندوی، محمد منظور نعمانی اور محمد شفیع عثمانی کی تصانیف شامل ہیں۔عربی زبان وادب کے لیے ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت ہند نے 1994 میں انہیں صدر جمہوریہ ایوارڈ سے بھی نوازا تھا۔عربی زبان وادب اور تعلیمی میدان میں ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں انہیں 1994ء میں صدرِ جمہوریہ ہند ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ ملکی اور عالمی سطح پر ان کی علمی ودینی خدمات کے لیے متعدد لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈز سے بھی نوازے جا چکے تھے۔مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کے انتقال کو دارالعلوم ندوۃ العلماء اور عربی زبان وادب کے علمی حلقوں کے لیے ایک بڑا نقصان قرار دیا جا رہا ہے۔

گیانیش کے استعفیٰ کا مطالبہ،

راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کو پولیس نے حراست میں لے کر جبراً الگ الگ بسوں میں بٹھا دیا ہے۔دہلی پولیس کے اس عمل سے وہاں موجود ہزاروں کانگریس لیڈران وکارکنان سخت ناراض نظر آئے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ساتھ ساتھ دہلی پولیس کے خلاف بھی نعرہ بازی کی۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی سمیت درجنوں اراکین پارلیمنٹ کو پولیس نے جنتر منتر سے پہلے ہی حراست میں لے لیا اور جبراً انھیں بسوں میں بٹھا کر چل پڑے۔ ابھی یہ نہیں معلوم ہوسکا ہے کہ انھیں کہاں لے جایا جا رہا ہے، یا پھر انھیں کسی خاص مقام پر لے جا کر چھوڑ دیا جائے گا۔کانگریس نے اس عمل کو جمہوریت کے خلاف قرار دیا ہے۔ پرینکا گاندھی کو جبراً حراست میں لیے جانے کی ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے عزم ظاہر کیا ہے کہ آئین کے لیے، ہندوستانی شہریوں کے لیے اور جمہوریت کے لیے یہ جنگ جاری رہے گی۔ایک دن پہلے انڈیا بلاک کے 200 سے زیادہ اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن کے دفتر تک مارچ نکالا تھا، لیکن انہیں پہلے ہی روک دیا گیا۔اس کے بعد راہل اور پرینکا نے آکاشوانی احاطے میں 8 گھنٹے تک دھرنا دیا تھا۔اس دوران راہل اور پرینکا کو دوبارہ حراست میں لیا گیا۔ آکاشوانی احاطے میں زبردستی داخل ہونے پر دونوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔

ایس آئی آر کے خلاف ملک گیر احتجاج تبدیلی کا اشارہ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

جمہوریت میں حکومت کی طاقت صرف اس بات سے متعین نہیں ہوتی کہ اس کے پاس کتنی نشستیں ہیں، بلکہ اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ عوام کو اپنے ووٹ، انتخابی عمل اور آئینی اداروں پر کتنا اعتماد ہے۔ جب یہ اعتماد متزلزل ہونے لگے تو مسئلہ کسی ایک انتخاب، ایک جماعت یا ایک انتخابی فہرست تک محدود نہیں رہتا، بلکہ پورا جمہوری نظام سوال کے دائرے میں آجاتا ہے۔ آج ملک میں خصوصی گہری نظرثانی، یعنی ایس آئی آر کے گرد جو تنازع پیدا ہوا ہے، اس کی اہمیت اسی لیے انتخابی انتظام کی بحث سے کہیں آگے نکل گئی ہے۔

اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ ایس آئی آر کے طریقۂ کار سے بڑی تعداد میں اہل ووٹروں کے نام متاثر ہوئے ہیں اور انتخابی فہرستوں کی تیاری میں شفافیت اور طریقۂ کار کو لے کر سنگین سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری طرف الیکشن کمیشن کا مؤقف ہے کہ انتخابی فہرستوں کی صفائی، مردہ، منتقل شدہ، متعدد مقامات پر درج یا غیر اہل افراد کے نام ہٹانا اس کی آئینی ذمہ داری ہے۔ یوں اصل سوال یہ نہیں کہ فہرستوں کی نظرثانی ہونی چاہیے یا نہیں، سوال یہ ہے کہ نظرثانی ایسی ہو جو ایک بھی اہل شہری کو اس کے حقِ رائے دہی سے محروم نہ کرے اور جس کے ہر مرحلے پر شفافیت، سماعت اور اپیل کا مؤثر حق موجود ہو۔ اسی سوال نے ایس آئی آر کو انتظامی عمل کے بجائے جمہوری مسئلہ بنا دیا ہے۔

30 ستمبر کو انڈیا اتحاد کی میٹنگ کے بعد جس انداز میں احتجاج کا اعلان کیا گیا، اس سے واضح ہو گیا کہ اپوزیشن نے اس مسئلے کو صرف پارلیمنٹ یا پریس کانفرنس تک محدود رکھنے کے بجائے ضلعی سطح تک لے جائے گی۔ 2 سے 8 اکتوبر ''جمہوریت بچاؤ مارچ'' پروگرام کے تحت انڈیا اتحاد بڑی ریلیاں کرے گا۔ یہ محض احتجاجی پروگرام نہیں بلکہ احتجاج کے مختلف دائروں کو ایک دوسرے سے جوڑنے کی کوشش ہے۔ سیاسی جماعت، پارلیمنٹ، عدالت، سول سوسائٹی، نوجوان اور عام ووٹر اگر یہ سب ایک ہی سوال پر الگ الگ سطحوں پر متحرک ہوں تو کسی بھی حکومت یا ادارے کے لیے اسے محض سیاسی شور قرار دینا آسان نہیں رہتا۔

6 اکتوبر کو انڈیا اتحاد کے فیصلے کی عملی شکل سامنے آئی، جب اپوزیشن ارکان نے انتخابی کمیشن کی طرف مارچ کیا اور پولیس نے انہیں نہیں روکا۔ راہل گاندھی سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے کمیشن سے ملاقات کا مطالبہ کیا، جبکہ کمیشن کی طرف کہا گیا کہ ملاقات کے لیے پہلے سے وقت لینا چاہئے۔ حالانکہ اپوزیشن لیڈران کا کہنا ہے کہ کمیشن کے وقت نہ دینے کی وجہ سے اسے یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا۔ اپوزیشن کا احتجاج اس لحاظ سے اہم ہے کہ ایس آئی آر کا سوال اب کاغذی فہرستوں سے نکل کر سڑک پر آچکا ہے۔

راہل گاندھی نے اس پورے معاملے کو ''ووٹ چوری'' کے سیاسی استعارے میں تبدیل کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابی عمل میں اگر شہری کے ووٹ کے حق کو نقصان پہنچتا ہے تو یہ محض انتظامی غلطی نہیں بلکہ جمہوریت کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ ہے۔ 30 ستمبر کے بعد ان کے بیانات میں یہ مزید واضح ہوا کہ جمہوریت کسی فرد، حکومت یا جماعت سے بڑی ہے۔ راہل گاندھی صرف بی جے پی کو انتخابی میدان میں شکست دینے کی بات نہیں کر رہے، بلکہ انتخابی میدان کے قواعد اور اداروں کی ساکھ کو سیاسی بحث کا مرکز بنا رہے ہیں۔ اگر یہ حکمتِ عملی کامیاب ہوتی ہے تو آئندہ انتخابات کی بحث محض ''کون جیتے گا'' تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ ''انتخابات کس اعتماد کے ساتھ ہوں گے'' یہ بھی مرکزی سوال بن سکتا ہے۔ تاہم اپوزیشن کا اصل امتحان یہ ہے کہ وہ الزام کو ثبوت، احتجاج کو تنظیم اور سیاسی نعرے کو عوامی مسئلے میں کس حد تک تبدیل کر پاتی ہے۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ ووٹ چوری ہو رہی ہے؛ عوام کو یہ بھی سمجھانا ہوگا کہ کہاں، کیسے، کتنے ووٹ متاثر ہوئے، ذمہ داری کس کی ہے اور اصلاح کا عملی راستہ کیا ہے۔

ایس آئی آر کے خلاف موجودہ مزاحمت کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا دائرہ سیاسی جماعتوں سے باہر بھی پھیل رہا ہے۔ انڈیا اتحاد نے خود نوجوانوں اور سول سوسائٹی کو تحریک میں شامل کرنے کی اپیل کی ہے۔ یہ پہلو معمولی نہیں، بھارت کی جمہوریت صرف سیاسی جماعتوں سے نہیں بنتی۔ وکیل، صحافی، اساتذہ، طلبہ، سماجی کارکن، حقوقِ انسانی کے کارکن اور عام ووٹر بھی جمہوری نظام کے نگہبان ہیں۔ جب کسی شہری کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کا نام ووٹر لسٹ میں نہیں ہے یا اس کے ووٹ کے حق تک پہنچنے کے لیے غیر ضروری رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں تو وہ مسئلہ براہِ راست اس کی شہری زندگی کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

یہاں احتجاج سے ایسی سیاست جنم لے سکتی ہے جو صرف حکومت بدلنے کے لیے نہیں بلکہ نظام کو جواب دہ بنانے کے لیے ہو۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ سیاسی جماعتوں کو سول سوسائٹی کو اپنے ماتحت سمجھنے کے بجائے برابر کا شراکت دار سمجھنا ہوگا۔ اگر سیاسی جماعتیں ہر عوامی تحریک کا کریڈٹ لینے کی کوشش کریں گی تو تحریک کی توانائی تقسیم ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر جماعتیں، سماجی تنظیمیں اور شہری گروہ اپنے اپنے دائرۂ کار میں رہ کر مشترکہ مقصد پر کام کریں تو احتجاج زیادہ وسیع اور مؤثر ہو سکتا ہے۔

ایس آئی آر کا قانونی پہلو سب سے حساس ہے۔ سپریم کورٹ نے 2025 میں بہار کے ایس آئی آر سے متعلق کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں ڈرافٹ فہرست سے باہر رہ جانے والے ووٹروں کے معاملے پر انتخابی کمیشن سے تفصیلات طلب کی تھیں اور متاثرہ افراد کے لیے دعوے کا راستہ کھولنے کی ہدایات دی تھیں۔ 27 مئی 2026 کو عدالت کے سامنے یہ سوال بھی آیا کہ انتخابی نظرثانی کے عمل کے ذریعے شہریت کی وسیع پیمانے پر جانچ کس حد تک انتخابی کمیشن کے دائرۂ اختیار میں آتی ہے۔ عدالت کے سامنے کمیشن اور درخواست گزاروں کے اس معاملے پر ان کے مؤقف ریکارڈ ہوئے۔ اب فارم 6 سے متعلق تازہ تنازع نے قانونی بحث کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ 6 اکتوبر کو سپریم کورٹ نے اس معاملے میں انتخابی کمیشن سے ریکارڈ طلب کیا اور واضح کیا کہ تبدیل شدہ فارم 6 کو عدالت کی منظوری حاصل ہونے کا دعویٰ درست نہیں۔ عدالت کا اس عمل کے قانونی پہلوؤں کو جانچنا بذاتِ خود اس مسئلے کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔

جمہوریت میں الیکشن کمیشن کی اصل طاقت اس کے قانونی اختیارات سے زیادہ اس کی غیر جانب داری ہے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، جماعتیں جیتتی اور ہارتی ہیں، مگر انتخابی ادارے پر اعتماد برقرار رہنا چاہیے۔ اسی لیے ایس آئی آر کے معاملے میں اصل نقصان صرف یہ نہیں کہ کتنے نام شامل یا خارج ہوئے۔ اصل خطرہ یہ ہے کہ اگر ایک بڑا طبقہ یہ سمجھنے لگے کہ انتخابی فہرست قابلِ اعتماد نہیں تو انتخابات کے نتائج پر بھی اعتماد متاثر ہوگا۔

یہاں حکومت اور انتخابی کمیشن دونوں کے لیے ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے، شفافیت دفاع سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اگر ہر حذف شدہ نام کی وجہ، ہر اعتراض کا ریکارڈ، ہر اپیل کا نتیجہ اور ہر اصلاح کا طریقہ عوام کے سامنے واضح ہو تو تنازع کی شدت کم ہو سکتی ہے۔ لیکن جب معلومات کے لیے سیاسی جماعتوں، عدالتوں یا صحافیوں کو بار بار سوال اٹھانے پڑیں تو شبہات بڑھتے ہیں۔ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ ایس آئی آر کے خلاف موجودہ احتجاج حکومت کی رخصتی کا پیش خیمہ بن چکا ہے۔ حکومتیں صرف احتجاج سے نہیں گرتیں اور احتجاج ہمیشہ انتخابی کامیابی میں تبدیل نہیں ہوتا۔ اس کے لیے وسیع عوامی حمایت، مسلسل تنظیم، واضح متبادل پروگرام اور سیاسی اتحاد ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ حالات ایک اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔

بی جے پی نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے اپوزیشن پر سیاسی مفاد کے لیے آئینی اداروں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا ہے۔ اس لیے آنے والے دنوں میں اصل مقابلہ صرف سڑک پر نہیں بیانیے کی سطح پر بھی ہوگا۔ ایک طرف حکومت کہے گی کہ انتخابی فہرستوں کی صفائی جمہوریت کی حفاظت ہے، دوسری طرف اپوزیشن کہے گی کہ اہل ووٹر کو فہرست سے نکالنا جمہوریت کو کمزور کرتا ہے۔ فیصلہ بالآخر شفاف اعداد و شمار، قانونی جانچ اور عوامی تجربے سے ہوگا۔

ایس آئی آر کے خلاف چوطرفہ احتجاج دراصل ہندوستانی جمہوریت کے ایک بڑے سوال کو سامنے لا رہا ہے، کیا شہری اپنے ووٹ کے حق کو محض پانچ سال میں ایک دن استعمال ہونے والا حق سمجھتا ہے یا اسے اپنی مستقل شہری شناخت کا حصہ سمجھتا ہے؟ اگر دوسرا جواب درست ہے تو پھر ووٹر لسٹ میں نام کی موجودگی ایک معمولی انتظامی مسئلہ نہیں۔ یہ شہری کے جمہوری وجود کی ضمانت ہے۔ اسی لیے موجودہ احتجاج کی سب سے بڑی کامیابی حکومت گرانے کے بجائے یہ ہوگی کہ ہر شہری اپنے ووٹ، انتخابی فہرست اور انتخابی ادارے کے بارے میں پہلے سے زیادہ بیدار ہو جائے۔ سیاسی جماعتیں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی رہیں، مگر عوام کو یہ سمجھ آجائے کہ جمہوریت کسی جماعت کی جاگیر نہیں۔ ایس آئی آر کے خلاف موجودہ مزاحمت اسی معنی میں ایک ممکنہ بڑی تبدیلی کا اشارہ ہے۔ سیاست، سڑک، عدالت اور سول سوسائٹی، چاروں محاذ ایک ہی سوال پر جمع ہو رہے ہیں؛ ووٹ کس کا ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری کس کی ہے؟

اس سوال کا جواب صرف حکومت یا الیکشن کمیشن کو نہیں دینا۔ سیاسی جماعتوں، عدالتوں، صحافت اور سب سے بڑھ کر عوام کو بھی دینا ہوگا۔ کیونکہ جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں؛ ووٹ دینے کے حق کی حفاظت کا نام بھی ہے۔ اور جب عوام اپنے اس حق کی حفاظت کے لیے کھڑے ہو جائیں تو احتجاج محض احتجاج نہیں رہتا، وہ جمہوری بیداری کی علامت بن جاتا ہے۔☆☆☆

9810371907

اقوام متحدہ میں ٹرمپ کی دھمکی اور دنیا کا مستقبل

فہیم اختر، لندن

اقوامِ متحدہ کو شاید کمزور کیا گیا، شاید خود اس کی کمزوریاں اس کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن گئیں، لیکن اس کے باوجود دنیا آج بھی اس ادارے سے امن کی امید وابستہ کیے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں جب دنیا بھر کے سربراہان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو نگاہیں صرف تقریروں پر نہیں بلکہ اس بات پر بھی مرکوز ہوتی ہیں کہ عالمی طاقتیں جنگ اور امن کے بارے میں کیا راستہ اختیار کرنے جا رہی ہیں۔ مگر اس مرتبہ جنرل اسمبلی کے پلیٹ فارم سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران کے بارے میں دی جانے والی دھمکی نے دنیا کو ایک بار پھر یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اگر اقوامِ متحدہ کے مرکز میں بھی طاقتور ملک دھمکی کی زبان استعمال کریں گے تو پھر عالمی امن کے اس ادارے کی حیثیت کیا رہ جائے گی؟ ٹرمپ نے ایران کے بارے میں یہ سوال اٹھایا کہ آیا کسی معاہدے کا راستہ اختیار کیا جائے یا اسلامی جمہوریہ کو ''تباہ'' کر دیا جائے۔ یہ محض ایک تقریر کا جملہ نہیں۔ ایسے الفاظ کے پیچھے ایک پوری دنیا کا خوف چھپا ہوتا ہے۔ کیونکہ جنگ صرف میدانِ جنگ میں نہیں لڑی جاتی؛ اس کے اثرات سرحدوں سے بہت دور تک جاتے ہیں۔ تیل کی قیمتیں بڑھتی ہیں، تجارت متاثر ہوتی ہے، سمندری راستے غیر محفوظ ہوتے ہیں، معیشتیں دباؤ میں آتی ہیں اور سب سے بڑھ کر عام انسان کی زندگی غیر یقینی کا شکار ہو جاتی ہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی نے آبنائے ہرمز کو بھی عالمی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ ایران کی جانب سے یہ اشارہ سامنے آیا کہ اگر امریکی فوجی دباؤ اور اقتصادی ناکہ بندی میں کمی کی جائے تو وہ ایک ہفتے کے اندر آبنائے ہرمز کھولنے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف واشنگٹن اور تہران کے درمیان اقوامِ متحدہ کے اجلاس کے موقع پر بالواسطہ رابطے بھی ہوئے، اگرچہ دونوں فریق اب بھی بنیادی معاملات پر ایک دوسرے سے خاصے دور ہیں۔ یہاں ایک دلچسپ تضاد بھی سامنے آتا ہے۔ ایک طرف امریکی صدر اقوامِ متحدہ کے پلیٹ فارم سے ایران کو تباہ کرنے کی بات کرتے ہیں، دوسری طرف اسی اجتماع کے موقع پر امریکی اور ایرانی نمائندے جنگ کے خاتمے اور آبنائے ہرمز کو کھولنے جیسے معاملات پر بات چیت کرتے ہیں۔ دنیا کے سامنے سوال یہی ہے کہ اگر آخر کار مذاکرات کی میز پر ہی آنا ہے تو پھر دھمکی، تباہی اور جنگ کی زبان کیوں؟

ایران کا ردِعمل بھی قابلِ غور ہے۔ ایرانی قیادت نے امریکی دباؤ کے سامنے جھکنے سے انکار کیا اور مذاکرات کے امکان کو مکمل طور پر مسترد کرنے کے بجائے اپنی شرائط کے ساتھ سفارت کاری کا راستہ کھلا رکھا۔ اسے کوئی ایران کی دلیری کہے گا، کوئی ضد، کوئی قومی خودمختاری کا اظہار اور کوئی خطرناک مزاحمت۔ لیکن ایک بات واضح ہے: جنگ کے میدان میں طاقت کا مظاہرہ اور سفارتی میز پر مسئلے کا حل دو مختلف چیزیں ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ بڑی سے بڑی فوجی طاقت بھی ہمیشہ سیاسی مسئلے کا مستقل حل نہیں دے سکتی۔ مجھے اقوامِ متحدہ کے بارے میں سب سے زیادہ تشویش اس بات پر ہے کہ یہ ادارہ جس مقصد کے لیے قائم ہوا تھا، آج اسی مقصد کے حصول میں بار بار بے بس دکھائی دیتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے صدرِ جنرل اسمبلی نے بھی حالیہ امن کی تقریب میں ''خطرے کے مقابلے میں امن'' اور ''تباہی کے مقابلے میں مکالمے'' کو ترجیح دینے پر زور دیا تھا، لیکن سوال یہ ہے کہ مکالمہ کرے کون؟ جب بڑی طاقتیں اپنی طاقت کو بین الاقوامی اصولوں سے بالاتر سمجھنے لگیں، جب دھمکی سفارت کاری کی جگہ لینے لگے اور جب جنگ کو مسئلے کا پہلا حل سمجھا جانے لگے تو پھر اقوامِ متحدہ کی عمارت خواہ کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو، اس کے اندر سے امن کی آواز کمزور پڑنے لگتی ہے۔

یہاں مجھے ایک تلخ مگر سادہ حقیقت یاد آتی ہے: جب قومیں احمق یا غیر ذمہ دار قیادت کو اپنا رہنما منتخب کرتی ہیں تو پھر انہیں اپنے فیصلوں کے نتائج بھی بھگتنا پڑتے ہیں۔ لیڈر صرف اپنی ذات کی نمائندگی نہیں کرتا۔ وہ کروڑوں انسانوں کے نام پر فیصلے کرتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ بازاروں کو ہلا سکتا ہے، ایک حکم ہزاروں جانوں کو خطرے میں ڈال سکتا ہے اور ایک غلط فیصلہ نسلوں کو اس کی قیمت ادا کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اسی لیے قیادت صرف طاقت، مقبولیت یا بلند آواز کا نام نہیں؛ قیادت دراصل ذمہ داری، تدبر، برداشت اور نتائج کو سمجھنے کا نام ہے۔ دنیا کو ایسے حکمرانوں کی ضرورت نہیں جو ہر اختلاف کا جواب دھمکی سے دیں۔ دنیا کو ایسے رہنماؤں کی ضرورت ہے جو طاقت رکھتے ہوئے بھی طاقت کے استعمال سے پہلے سو بار سوچیں۔ جو جنگ جیتنے سے پہلے امن کو جیتنے کی کوشش کریں۔ جو مخالف کو مٹانے کے بجائے مسئلے کو مٹانے کا راستہ تلاش کریں۔ ٹرمپ کی تقریر نے شاید ایران کو خوف زدہ کرنے کا مقصد رکھا ہو، لیکن ایران کا جواب یہ یاد دلاتا ہے کہ قوموں کو صرف فوجی طاقت سے ہمیشہ خاموش نہیں کرایا جا سکتا۔ دوسری طرف ایران کے لیے بھی یہ حقیقت نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ مزاحمت اور مسلسل جنگ کی اپنی انسانی اور معاشی قیمت ہوتی ہے۔ اصل کامیابی تب ہوگی جب دونوں فریق اپنے اپنے مؤقف سے آگے بڑھ کر ایسا راستہ تلاش کریں جس میں انسان، خطہ اور آنے والی نسلیں محفوظ رہ سکیں۔ اور شاید یہی وہ مقام ہے جہاں اقوامِ متحدہ کو دوبارہ اپنی اصل روح تلاش کرنا ہوگی۔ دنیا کو ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جو طاقتور کو بھی یاد دلائے کہ طاقت قانون کا متبادل نہیں، اور کمزور کو یہ یقین دلائے کہ اس کی آواز بھی سنی جا سکتی ہے۔ اگر اقوامِ متحدہ یہ کردار ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو دنیا میں طاقتور کی مرضی ہی قانون بن جائے گی۔

قومیں صرف سرحدوں کی حفاظت سے محفوظ نہیں ہوتیں، وہ اپنے فیصلوں کی حفاظت سے بھی محفوظ رہتی ہیں۔ جب ہم اپنے ووٹ، اپنی رائے اور اپنے فیصلے کو محض نعروں، جذبات اور شخصیت پرستی کے حوالے کر دیتے ہیں تو پھر اقتدار میں آنے والے لوگ صرف حکومت نہیں کرتے، ہمارے مستقبل کا فیصلہ بھی کرتے ہیں۔ اس لیے ہر قوم کو یہ سوال خود سے پوچھنا چاہیے: ہمیں ایسا لیڈر چاہیے جو دنیا کو دھمکی دے، یا ایسا رہنما جو دنیا کو جنگ سے بچانے کی کوشش کرے؟ کیونکہ تاریخ میں طاقتور حکمرانوں کے نام تو بہت لکھے گئے ہیں، مگر ہمیشہ یاد وہی رہتے ہیں جنہوں نے اپنی طاقت سے انسانیت کو بچایا، نہ کہ وہ جنہوں نے اپنی طاقت سے دنیا کو خوف زدہ کیا۔ دنیا کو آج مزید طاقتور دھمکیوں کی نہیں، مضبوط سفارت کاری کی ضرورت ہے؛ مزید جنگوں کی نہیں، ایسے انسانوں کی ضرورت ہے جو اختلاف کے باوجود امن کا راستہ تلاش کرنا جانتے ہوں۔ یہی انسانیت کی اصل فتح ہے۔

ٹرمپ کی جارحانہ پالیسی اور دھمکی آمیز طرزِ سیاست نے صرف ایران ہی نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ سمیت پوری دنیا کو کشش و پنج میں مبتلا کر دیا ہے۔ آج ہر امن پسند انسان کے ذہن میں یہی سوال گردش کر رہا ہے کہ طاقت کی یہ زبان دنیا کو کس سمت لے جائے گی؟ کیا آنے والے دن انسان کو امن، سکون اور چین کی زندگی نصیب کریں گے یا جنگ، خوف اور بے یقینی کے سائے مزید گہرے ہوتے جائیں گے؟ وقت ہی اس سوال کا جواب دے گا، مگر تاریخ ہمیں یہ سبق ضرور دیتی ہے کہ دنیا دھمکیوں سے نہیں، تدبر سے محفوظ رہتی ہے؛ جنگیں سرحدیں تو بدل سکتی ہیں، مگر انسانیت کے زخم نسلوں تک باقی رہتے ہیں۔ کاش دنیا کے طاقتور حکمران یہ سمجھ سکیں کہ اصل بہادری کسی ملک کو تباہ کرنے میں نہیں، بلکہ تباہی کے دہانے پر کھڑی دنیا کو امن کی طرف واپس لانے میں ہے۔

☆☆☆

ایران نے امریکی طاقت کے ڈھول کی پول کھول دی

اربوں ڈالر کا نقصان، فوجی ذخائر پر دباؤ اور ٹرمپ کے لہجے میں جھلکتا خوف

سید کرامت حسین شعور جعفری

5 اکتوبر 2026 کو نیبراسکا کے شہر گرینڈ آئی لینڈ میں انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف جنگ کی وجہ سے پٹرول، ڈیزل اور دوسری اشیا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا دفاع کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور دنیا کو محفوظ رکھنے کے لیے یہ ایک ''چھوٹی قیمت'' ہے۔ اسی دوران انہوں نے کہا کہ ایران کسی امریکی شہر کو نشانہ بنا سکتا تھا اور لاس اینجلس یا سان ڈیاگو کو نقصان پہنچنا بھی اس قیمت کے مقابلے میں معمولی ہوتا۔ ان الفاظ پر امریکہ میں شدید ردِعمل ہوا اور وائٹ ہاؤس کو وضاحت کرنا پڑی کہ ٹرمپ کا مقصد امریکی شہروں پر حملے کی حمایت کرنا نہیں بلکہ یہ کہنا تھا کہ ایران کو جوہری طاقت بننے سے روکنے کے لیے جنگ ضروری تھی۔ لیکن اس تقریر کا اصل سیاسی وزن ٹرمپ کے ایک جملے سے زیادہ اس حقیقت میں ہے کہ ایران نے امریکہ کو ایک ایسی جنگ میں الجھا دیا ہے جس کی قیمت اب خود امریکی عوام محسوس کر رہے ہیں۔ امریکی کانگریس کے غیر جانب دار بجٹ دفتر کے مطابق اگست 2026 تک ایران کی جنگ پر امریکہ تقریباً 38 ارب ڈالر خرچ کر چکا تھا اور اس کے بعد بھی تقریباً 3 ارب ڈالر ماہانہ اضافی خرچ کا اندازہ لگایا گیا۔ ستمبر میں امریکی محکمہ دفاع کا تازہ تخمینہ اس سے بھی بڑھ کر 43.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جس میں جنگی کارروائیوں کے اخراجات کے ساتھ تباہ شدہ طیاروں، اسلحے اور دوسرے فوجی وسائل کی دوبارہ فراہمی کی لاگت بھی شامل تھی۔

یہ رقم صرف ایک مالی عدد نہیں؛ یہ امریکی طاقت کی ایک بڑی کمزوری کی طرف اشارہ ہے۔ رائٹرز کے مطابق 2026 کی جنگوں نے امریکی فوج کے میزائل ذخائر اور دوسرے اہم جنگی وسائل پر نمایاں دباؤ ڈالا، جبکہ بعض اہم فوجی نظام کو دوبارہ مطلوبہ سطح تک پہنچانے میں برسوں لگ سکتے ہیں۔ ایران کے ساتھ جنگ، دوسرے عالمی محاذوں اور مسلسل فوجی سرگرمیوں نے امریکی وسائل کو ایک ایسے وقت میں کھینچ دیا ہے جب واشنگٹن کو بیک وقت کئی ممکنہ خطرات کا سامنا ہے۔ ایران کی اہم کامیابی یہ ہے کہ اس نے امریکہ کی بے پناہ فوجی طاقت کے باوجود جنگ کی قیمت یک طرفہ نہیں رہنے دی۔ امریکہ کے پاس جدید ترین طیارے، میزائل، بحری بیڑے اور دنیا کا سب سے بڑا فوجی بجٹ ہے، لیکن ایران نے اپنی مزاحمت، میزائل قوت اور آبنائے ہرمز کی جغرافیائی اہمیت کے ذریعے ایسا دباؤ پیدا کیا کہ عالمی توانائی کا نظام متاثر ہوا۔ آبنائے ہرمز سے تیل کی ترسیل میں جنگ کے دوران شدید کمی آئی اور امریکی منڈی میں بھی پٹرول کی قیمت پر اس کا اثر پڑا۔

یہاں ایران کی ہمت اور ثابت قدمی کا اصل پہلو سامنے آتا ہے۔ ایران نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا؛ اس نے اس سے زیادہ اہم بات ثابت کی کہ شدید نقصان کے باوجود اس کی مزاحمت ختم نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ جنگ کے کئی ماہ بعد بھی امریکی حکام کے لیے سب سے بڑا سوال صرف یہ نہیں کہ ایران کو کتنا نقصان پہنچا، بلکہ یہ بھی ہے کہ جنگ کو فیصلہ کن انجام تک کیسے پہنچایا جائے۔

واشنگٹن نے طاقت آزمائی، مگر فتح حاصل نہ کر سکا؛ دباؤ بڑھایا، مگر ایران کو جھکا نہ سکا۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ امریکہ کے پاس نہ جنگ جاری رکھنے کی طاقت ہے، اور نہ ہی اسے اپنے حق میں ختم کرنے کا کوئی راستہ رہا ہے۔ یہ صورتحال امریکہ کی عالمی ساکھ کے لیے بھی معمولی دھچکا نہیں۔ برسوں سے واشنگٹن نے دنیا کو یہ تاثر دیا کہ اس کی فوجی طاقت کے سامنے کسی بھی مخالف کے لیے طویل مزاحمت تقریباً ناممکن ہے۔ مگر ایران نے اس تصور کو چیلنج کر دیا۔ رائٹرز کے مطابق امریکی فوجی کارروائیوں نے نہ صرف امریکی وسائل پر دباؤ ڈالا بلکہ بعض اتحادی ممالک کو بھی اپنی دفاعی حکمت عملی پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کیا۔

ٹرمپ کا ''چھوٹی قیمت'' والا جملہ اسی بدلتی ہوئی حقیقت کی علامت بن گیا ہے۔ جب دنیا کی سب سے بڑی فوجی طاقت کا صدر اپنے عوام کو مہنگے پٹرول، ڈیزل اور دوسری اشیا کی قیمت برداشت کرنے کی تلقین کرے، جبکہ جنگ پر دسیوں ارب ڈالر خرچ ہو چکے ہوں، تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جنگ کی اصل قیمت کتنی ہے اور اسے کون ادا کر رہا ہے؟ امریکی تجزیوں میں جنگ کے معاشی اثرات کو عام امریکی خاندانوں تک پہنچنے والی اضافی لاگت سے بھی جوڑا گیا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں امریکی طاقت کے ڈھول کی پول کھلتی محسوس ہوتی ہے۔ سپر پاور ہونا صرف یہ نہیں کہ آپ کے پاس دنیا کے سب سے زیادہ ہتھیار اور سب سے بڑا فوجی بجٹ ہو؛ اصل امتحان یہ ہے کہ آپ اپنی طاقت استعمال کر کے اپنے سیاسی مقاصد کتنی جلدی اور کتنی کم قیمت پر حاصل کرتے ہیں۔ اگر اربوں ڈالر خرچ کرنے، فوجی ذخائر پر دباؤ ڈالنے اور عالمی توانائی کے نظام کو ہلانے کے باوجود مخالف ملک کو سیاسی طور پر جھکانا ممکن نہ ہو تو پھر فوجی برتری اور سیاسی فتح کے درمیان فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ ایران کی مزاحمت نے اسی فرق کو دنیا کے سامنے نمایاں کیا ہے۔ امریکہ ایران کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن ایران نے امریکہ کو یہ ثابت کرنے پر مجبور کر دیا کہ طاقتور ہونا اور ہر جنگ جیت جانا ایک ہی بات نہیں۔ ایران کے پاس امریکہ جتنے وسائل نہیں، مگر اس کے پاس ایک ایسی چیز ہے جسے اربوں ڈالر سے نہیں خریدا جا سکتا: اپنے موقف پر قائم رہنے کا عزم۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ ٹرمپ کے لہجے میں اب فتح کے دعوے کے ساتھ ساتھ جنگ ختم کرنے، قیمتیں کم ہونے اور عوام کو موجودہ تکلیف برداشت کرنے کی اپیل بھی سنائی دیتی ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ایران امریکہ کو شکست کا اعلان کرنے پر تو مجبور نہیں کر سکتا، مگر اس کی مزاحمت نے امریکہ کو فتح کا اعلان کرنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا۔ یہی اس جنگ کا اصل نتیجہ ہے: دنیا کی خود ساختہ سپر پاور نہ شکست تسلیم کر پا رہی ہے، نہ فتح کا دعویٰ کر پا رہی ہے؛ اور ایران نے اسی درمیانی کیفیت کو اپنی سب سے بڑی سیاسی کامیابی بنا دیا ہے۔

☆☆☆

اودھ نامہ

ایک نئے قانون کی ضرورت

چیف الیکشن کمشنر اور ووٹ چوری کو لے کے کانگریس اور اپوزیشن پارٹیوں کا احتجاج جاری ہے، اور جس طرح کی تصویریں اور خبریں آرہی ہیں وہ آنے والے وقت کی تبدیلی کا پیش خیمہ کہا جا سکتا ہے۔ اسی سلسلہ میں جنتر منتر پر ہونے والا احتجاج بھی ہے جو صرف ایک احتجاج بھر نہیں بلکہ یوں لگا کہ جیسے ہندوستانی ایک نئی جنگ آزادی کا نقارہ بجا رہے ہوں۔ جس طرح سے پولیس اور انتظامیہ نے ان احتجاج کرنے والوں کے ساتھ سلوک کیا وہ بھی اپنا اثر دکھا نہیں دکھائی دے گا یہ بہت وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ انتظامیہ کے اس سلوک کو بعض لوگوں نے بوکھلاہٹ سے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ احتجاج دبانے سے نہیں دبتے بلکہ ان کی سننا پڑتی ہے اور ان کو مطمئن کرنا پڑتا ہے۔ اگر ملک کا ایک بڑا حصہ کوئی شکایت کر رہا ہے تو آپ صرف اسے حزب مالف کی سازش اور اعتراض برائے اعتراض کہہ کر ٹال نہیں سکتے۔ آخر کو ہم ایک جمہوری ملک میں رہتے ہیں اور وہ بھی ایک ایسی جمہوریت جسے دنیا عزت اور وقار کے ساتھ دیکھتی ہے۔

منظر نامہ یہ ہے کہ جیسے ہی آزاد صحافیوں، سماجی کارکنوں، طلبا اور اپوزیشن لیڈروں سمیت 700 سے زیادہ مظاہرین کو دہلی کے الگ الگ تھانوں میں حراست میں لیا گیا، جیسے ہی ممبئی کے شیواجی پارک میں سخت پولیس سیکورٹی کے درمیان ہزاروں لوگ 'گیانو اٹھا لے جھولا' گاتے ہوئے جمع ہوئے، یہ صاف ہو گیا کہ گیانیش کمار کے خلاف مواخذے کی شروعات سڑکوں پر تو ہو ہی چکی ہے۔ ہم یہ نہ بھولیں کہ یہ مہم صرف گیانیش کمار کو رخصت کرنے کی کوشش تک محدود نہیں، یہ اس نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے کی شروعات ہے جس نے 'آزاد' ہندوستانیوں کو اپنے ہی ملک میں غلام بنا دیا ہے۔ اس جدوجہد میں شامل ہمارے 'دماغی نکسل' بھائیوں کے لیے کچھ سوالات ہیں، جن پر آپ کو غور کرنا چاہیے۔ ذرا غور کیجئے کہ سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں استعمال کی گئی ووٹر فہرستیں ملک بھر میں غیر متنازعہ اور عدالتی طور پر قابل قبول آخری فہرست بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد سے، خاص طور پر جون 2025 میں ایس آئی آر شروع ہونے کے بعد سے، ووٹر فہرستوں میں بڑے پیمانے پر رد و بدل شروع کر دیا گیا۔ متنازعہ اعداد و شمار اور بغیر کسی وضاحت کے نام جوڑنے اور کاٹنے کے سنگین الزامات تیزی سے سامنے آئے۔ اور یہ تعداد سینکڑوں یا ہزارون یا لاکھوں تک نہیں پہونچی بلکہ کروڑوں تک جا پہونچی، مہاراشٹر، کرناٹک اور ہریانہ کے اسمبلی حلقوں کی رپورٹیں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں: ہزاروں کی تعداد میں دوہرے ووٹر، فرضی یا نامعتبر پتے، ووٹروں کی ناقابل اعتبار عمریں اور مشتبہ طور پر جوڑے گئے نئے نام... جہاں 5 سال میں ہونے والے عام ووٹروں کے اضافے کو چھ ماہ میں ہی سمیٹ دیا گیا۔ گزشتہ سال اگست، ستمبر اور نومبر میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کرناٹک، مہاراشٹر اور ہریانہ میں کھلی ہیرا پھیری کے ذریعے ووٹر فہرستوں میں کی گئی بے ضابطگیوں، نام جوڑنے اور کاٹنے کے کھیل کو بے نقاب کیا تھا۔ ان کا جواب تو آج تک نہیں دیا گیا بس الٹے سیدھے الزام اور القاب سے نوازنے کا ایک سلسلہ ہے جو چل رہا ہے۔

عام طور سے ووٹر فہرستیں بتدریج تیار ہوتی ہیں، جو پیدائش، اموات، نقل مکانی اور ضروری اصلاحات کو ظاہر کرتی ہیں۔ مناسب عوامی اطلاع یا سماعت کے بغیر نام جوڑے اور کاٹے جانے میں یہ اچانک اضافہ شفافیت اور غیر جانب داری کے بنیادی اصولوں کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایس آئی آر نے قائم روایات کے برخلاف اہلیت ثابت کرنے کی پوری ذمہ داری شہریوں پر ڈال دی، جبکہ اصول یہ رہے ہیں کہ نام کاٹے جانے پر افسر اس کی وجہ بتائے۔ 2024 کی ووٹر فہرستوں کی بحالی کا مطالبہ اس لیے نہیں ہے کہ وہ مکمل طور پر درست تھیں، بلکہ اس لیے ہے کہ وہ آخری متفقہ پیمانہ ہیں۔ وہ سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی اور ووٹروں کو تبدیلیوں کی قانونی حیثیت کی جانچ کرنے اور بعد کی ترامیم کو پرکھنے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اس بنیادی فہرست کو مسترد کر کے متنازعہ ایس آئی آر کے بعد کی فہرستوں کو اپنانا انتخابی اعتبار اور عوامی اعتماد دونوں کے لیے بڑا خطرہ ہے۔

چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنر (تقرری، سروس کی شرائط اور مدتِ کار) ایکٹ، 2023، جسے حکومت نے دسمبر میں نوٹیفائی کیا تھا، مارچ 2023 کے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی بنیادی روح کے بالکل برخلاف تھا جس میں جسٹس کے۔ ایم۔ جوزف کی سربراہی والی آئینی بنچ نے حکم دیا تھا کہ الیکشن کمیشن کی آزادی کو انتظامیہ کی مداخلت سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ عبوری انتظام کے طور پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمشنروں کی تقرری کے لیے وزیر اعظم، چیف جسٹس آف انڈیا اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر پر مشتمل ایک کالجیم بنانے کی سفارش کی تھی۔ تاہم، بغیر کسی معقول وجہ کے، اسی سال یہ ایکٹ منظور کر دیا گیا، جس نے وزیر اعظم اور ان کی پسند کے ایک مرکزی وزیر کو کالجیم کا حصہ بنا دیا۔ اس سے تقرری کے عمل پر انتظامیہ کا کنٹرول پوری طرح مضبوط ہو گیا۔ اور یہ وہی کنٹرول ہے جسے سپریم کورٹ کمزور کرنا چاہتا تھا۔ ایسا انتظام الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری کو سنگین طور پر متاثر کرتا ہے۔ یہی سوال سپریم کورٹ کے ایک جج نے بھی اٹھایا ہے۔ دراصل آزادی میں یہ نقب اس تصور کو مزید ہوا دیتی ہے کہ الیکشن کمیشن حکمراں جماعت کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔ الیکشن کمشنروں کو مجرمانہ مقدمات سے تاحیات استثنیٰ دینے کی یہ شق تو عوامی جذبات کو مزید بھڑکانے والی ہے۔ یہ ایسا غیر متوقع خصوصی استحقاق ہے جو جواب دہی پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ آخر حکومت ایسا کیا مان کر چل رہی تھی کہ وہ کس طرح کی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہوں گے؟ الیکشن کمیشن کی آزادی یقینی بنانے اور انتظامیہ کی من مانی مداخلت پر روک لگانے کے لیے ایک نئے قانون کی سخت ضرورت ہے، جس میں غیر حکمراں اپوزیشن جماعتوں کی لازمی شرکت ہو۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

آفتاب علم ودانش مولانا ڈاکٹرسعید الرحمن اعظمی ندویؒ

سراج الدین ندوی
ڈائریکٹرمرکزتعلیم القرآن
9897334419

ابھی ابھی (7/اکتوبر2026) یہ جانکاہ خبر ملی کہ مرشدو مربی استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمی ندوی اس فانی دنیا کو خیر باد کہہ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن اساتذہ سے میں نے بالمشافہ تعلیم حاصل کی ان میں حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمیؒ کا نام سرفہرست ہے۔ میں نے ششم تا ہشتم درجات میں آپ سے تعلیم حاصل کی۔ اس دوران معلم الانشاء، شرح شذور الذہب، اور کتاب الصرف آپ نے ہمیں پڑھائی۔ آپ کا طریقہ تدریس منفرد تھا۔ آپ کے پڑھانے کا خاص اسلوب تھا۔ دوران درس آپ کی گفتگو نہایت جامع، وقیع اور علم و حکمت سے پرہوتی تھی۔

میں نے آپ سے خصوصی طور پر انشاء اور خطابت کے گرسیکھے، آپ کے خطبات جمعہ کے علاوہ بھی خطبات سنے، آپ کس طرح اپنی تقریر میں آواز کا نشیب و فراز اختیار کرتے ہیں، کس طرح واقعات، قرآنی آیات، احادیث، عربی و اردو کے اشعار کا استعمال کرتے ہیں۔ جملوں کی ترتیب، مترادفات اور محاوروں کا برمحل استعمال ہم ان سے سیکھا۔ دوران خطابت آپ کی باڈی لنگویج کیسی ہوتی ہے؟ وغیرہ

ایک بار عرب کی کوئی مشہور شخصیت ندوہ میں آئی ہوئی تھی، اس موقع پر یہ طے ہوا کہ چند طلبہ سے عربی میں تقاریر کرائی جائیں۔ میں نے بھی اپنا نام پیش کیا۔ پھر میں نے اپنی تقریر ''الاسلام والشیوعیۃ'' (اسلام اور کمیونزم) کے موضوع پر ازخود تیار کی اور حضرت مولانا کو سنائی، مولانا نے نہ صرف اس کو پسند کیا بلکہ انھیں اس میں کسی اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اور من وعن صاد کردیا اور کہا کہ اسی طرح کرنا۔ چنانچہ پروگرام ہوا۔ دو تین عربی تقاریر ہوئیں، میں نے بھی تقریر کی، حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمی ندویؒ کی بھی تقریر ہوئی، عرب مہمان نے بھی خطاب کیا۔ مولانا نے بعد میں بھی میری تعریف کی۔ چنانچہ مجھے یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ حضرت نے میری کاوش کی پذیرائی فرمائی۔

ندوہ سے فراغت کے بعد بھی میرا حضرت سے تعلق رہا۔ میرا ندوہ جانا بہت کم ہوتا ہے۔ شروع میں تو اس لیے نہیں جاسکا کیوں کہ میرے معاشی حالات سفر خرچ برداشت کرنے کے قابل نہ تھے۔ میں جب بھی ندوہ گیا، حضرت سے ضرور ملاقات کی، موصوف نے مجھے ہمیشہ اپنی شفقت و محبت سے نوازا۔ میں جب عربی کی کوئی کتاب پڑھتا اور کوئی لفظ مجھے سمجھ میں نہ آتا تو حضرت مولانا کو خط لکھ کر اس کو سمجھانے کی زحمت دیتا، اس وقت موبائل فون نہ تھے کہ اس پر بات کی جاسکے۔ حضرت برابر مجھے جواب عنایت فرماتے اس طرح بلا مبالغہ میں نے درجنوں خطوط آپ کی خدمت میں ارسال کیے اور مولانا سے استفادہ کیا۔

ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمیؒ دو بار ہمارے ادارے جامعۃ الفیصل میں بھی تشریف لائے۔ ایک بار تعلیمی کانفرنس میں جس کا موضوع تھا ''دینی مدارس میں عصری آگہی'' اور دوسری بار عالمی رابطہ ادب اسلامی کے دوروزہ اجلاس میں۔ دونوں مرتبہ آپ نے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، عالمی رابطہ کے اجلاس کے وقت تو آپ انتہائی ضعیف اور بیمار تھے، ہمیں پشیمانی بھی ہوئی کہ ہماری وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی، لیکن یہ آپ کی مجھ سے محبت تھی جو انھیں کھینچ لائی تھی۔ مولانا ملت کے اداروں سے بے پناہ خیر خواہی فرماتے ہیں، جو افراد تعلیم کے میدان میں سرگرم رہتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرنا آپ کا شیوہ ہے۔

مولانا سعید الرحمان اعظمی ندویؒ کسی ایک شخصیت کا نام نہیں بلکہ ایک انجمن اور ایک کارواں کا نام ہے۔ آپ بیک وقت ایک مدرس، ایک خطیب، ایک مدیر، ایک صحافی، ایک منتظم، ایک داعی، ایک ادیب، اور ایک ماہر تعلیم ہیں۔ اگر آپ کی تدریسی خدمات واوصاف کا ذکر کیا جائے تو آپ کے طریقہ تدریس پر ایک پوری کتاب مرتب کی جاسکتی ہے۔ اگر ان کے درجہ میں چلے جائیں تو طلبہ کے دلوں میں اتر جانے والا مربی، علم و معانی کا بہتا ہوا بحر بے کراں، اخلاص و اپنائیت کا سمندر نظر آئے گا۔ ہردم یہ خواہش کہ میرا ہر شاگرد آسمان علم کا ایک درخشاں ستارہ بن جائے۔ بحیثیت خطیب اگر ان کی تقریریں سماعت فرمائیں تو بیک وقت سید سلیمان ندوی اور مولانا ابوالکلام آزاد کا حسین امتزاج دیکھیں گے۔ ندوہ کی مسجد میں آپ کے دیے ہوئے خطبات جمعہ جن کی زبان عربی ہوتی ہے، غیر عربی دانوں کے دلوں پر اپنے خلوص کے باعث اثر انداز ہوتے ہیں۔ صحافت کے میدان میں بھی آپ نے اپنا لوہا منوایا۔ اردو کے تمام موقر اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوئے، عربی زبان کے بین الاقوامی اخبارات کو آپ کی تحریروں نے زینت بخشی، البعث الاسلامی اور لرائد میں بلاشبہ آپ کے ہزاروں مضامین شائع ہوئے کہ اگر ان کو جمع کرکے کتابی شکل میں لایا جائے تو ایک لائبریری کا ذخیرہ بن سکتا ہے۔ آپ کے قلم کی خوبیوں میں بے باکی اور اثر آفرینی بہت نمایاں ہیں۔ آپ کی انتظامی صلاحیتیں ندوہ کے دارالاہتمام میں پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ گزشتہ 23 سال سے آپ مسند اہتمام کو زینت بخش رہے ہیں۔ اس درمیان ندوہ نے اکیڈمک سطح پر نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ آپ کا ایک اہم کارنامہ انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ کا قیام ہے۔ اس یونیورسٹی کو حکومت اترپردیش نے 2004 میں تسلیم کیا۔ اس کا کردار اقلیتی ہے۔ اس میں اعلیٰ معیار کی تعلیم ہوتی ہے۔ آپ کے ان کارہائے نمایاں سے آپ کی علم دوستی، اور ملت اسلامیہ کی جہالت دور کرنے کے لیے آپ کی تڑپ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

آپ کو قرآن مجید سے گہرا شغف ہے۔ دوران درس بھی قرآنی آیات کا برمحل استعمال فرماتے ہیں۔ آپ کا یہ معمول رہا ہے کہ بعد عصر ایک سی پارہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں، یا آپ سے کوئی بڑے سے بڑا مہمان ملنے آیا ہو، آپ کے اس معمول میں کبھی فرق نہیں آیا۔

آپ ایک بارعب شخصیت کے مالک ہیں، آپ جب درجہ میں تشریف لاتے تو طلبہ پر آپ کا رعب طاری ہوجاتا، ایسا لگتا جیسے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں، آپ کو کبھی کسی طالب علم کو مارنے یا پیٹنے کی تو دور ڈانٹنے کی بھی نوبت نہیں آئی، آپ کے ہاتھوں میں کبھی قمچی جسے مولا بخش کہتے ہیں نہیں دیکھی گئی۔ طلبہ پر آپ کی شفقت بھی ہوتی، آپ ان کی خیر خواہی بھی چاہتے، لیکن اپنے اور طلبہ کے درمیان ایک فاصلہ بھی برقرار رکھتے تاکہ ایک طالب علم اور استاذ کا مقام و احترام قائم رہے۔ بعض لوگ طلبہ سے اس قدر بے تکلف ہوجاتے ہیں کہ ان کا اثر جاتا رہتا ہے۔ ایک کامیاب استاذ کی یہ خوبی ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کا خیر خواہ تو ہو لیکن اس کی نگاہوں سے وہ رعب جھلکتا ہو کہ طالب علم نافرمانی یا بے ادبی کی جرات نہ کرسکے۔

حضرت مولانا ڈاکٹرسعید الرحمن اعظمی ندویؒ

علم وادب، تدریس وصحافت کے ایک عہد کا خاتمہ

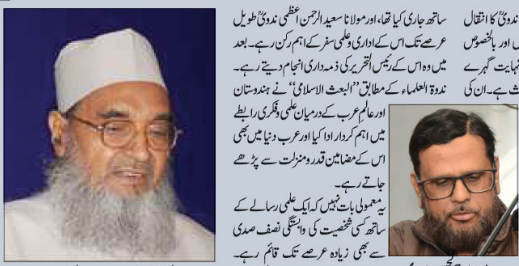

سید معراج الحسن ندوی

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کا انتقال عالم اسلام، ہندوستان کے علمی و دینی حلقوں اور بالخصوص دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے لیے ایک نہایت گہرے صدمے اور ناقابلِ تلافی علمی خسارے کا باعث ہے۔ ان کی وفات سے صرف ایک بزرگ عالمِ دین اور استاد ہم سے جدا نہیں ہوئے، بلکہ ایک ایسی شخصیت رخصت ہوئی ہے جس نے اپنی طویل زندگی علم، تدریس، تصنیف، تحقیق، عربی زبان وادب، صحافت، دعوت اور ندوۃ العلماء کی خدمت میں صرف کردی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی ولادت 1935ء میں ہوئی۔ جامعہ مفتاح العلوم، مئو سے فراغت کے بعد 1952ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں مزید علمی استفادے کے لیے تشریف لائے۔ ندوہ کے ممتاز اساتذہ، خصوصاً مولانا شاہ محمد حلیم عطا سلونوی، مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندویؒ اور حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ سے اکتسابِ علم کیا۔ اسی علمی ماحول نے ان کے اندر عربی زبان وادب، اسلامی فکر اور علمی و تحقیقی کام کا وہ ذوق پیدا کیا جو بعد کی پوری زندگی میں نمایاں رہا۔

مولانا کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو ان کی علمی ہمہ گیری تھی۔ وہ بیک وقت عالمِ دین، استاد، مصنف، ادیب، صحافی، خطیب اور داعی تھے۔ ان کی علمی زندگی محض درس گاہ تک محدود نہیں تھی، بلکہ انہوں نے قلم اور زبان دونوں کے ذریعے علم و فکر کی خدمت کی۔ ان کی تصانیف اور مقالات میں اسلامی ثقافت، ندوۃ العلماء، سیرت وسوانح اور اسلامی فکر کے مختلف پہلو نمایاں نظر آتے ہیں۔ ان کی کتاب ''اسلامی ثقافت اور ندوۃ العلماء'' بھی ان کی علمی وابستگی اور تحقیقی ذوق کی ایک مثال ہے۔

البعث الاسلامی سے غیر معمولی وابستگی:

مولانا کی صحافتی خدمات میں عربی ماہنامہ ''البعث الاسلامی'' کی ادارت ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ رسالہ 1955ء میں مولانا سید محمد الحسنی ندویؒ نے اپنے رفقاء کے ساتھ جاری کیا تھا، اور مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ طویل عرصے تک اس کے اداری و علمی سفر کے اہم رکن رہے۔ بعد میں وہ اس کے رئیس التحریر کی ذمہ داری انجام دیتے رہے۔ ندوۃ العلماء کے مطابق ''البعث الاسلامی'' نے ہندوستان اور عالمِ عرب کے درمیان علمی وفکری رابطے میں اہم کردار ادا کیا اور عرب دنیا میں بھی اس کے مضامین قدر ومنزلت سے پڑھے جاتے رہے۔

یہ معمولی بات نہیں کہ ایک علمی رسالے کے ساتھ کسی شخصیت کی وابستگی نصف صدی سے بھی زیادہ عرصے تک قائم رہے۔ 2026ء میں جامعہ ہدایہ جے پور کی طرف سے مولانا کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ بھی دیا گیا، جس میں ان کی تقریباً سات دہائیوں پر محیط علمی، دینی، ادبی اور صحافتی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر اہلِ علم نے ان کی عربی زبان وادب پر غیر معمولی دسترس، علمی وقار، تحقیقی بصیرت، تحریری شگفتگی اور ندوۃ العلماء سے غیر معمولی وابستگی کا خصوصی ذکر کیا تھا۔

ندوۃ العلماء سے تعلق:

حضرت مولانا اعظمی ندویؒ کی زندگی کا ایک بڑا عنوان ندوۃ العلماء سے وفاداری اور وابستگی تھا۔ وہ صرف اس ادارے کے مہتمم نہیں تھے بلکہ اس کے علمی مزاج، فکری روایت اور تربیتی مشن کے ایک نمائندہ فرد تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ ندوہ کی علمی فضا میں گزارا اور نسلوں کے طلبہ وعلماء کو اپنے علم، تجربے اور تربیت سے فائدہ پہنچایا۔

ان کی شخصیت میں قدیم علمی روایت اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کے درمیان ایک خوب صورت ربط محسوس ہوتا تھا۔ عربی زبان وادب کی خدمت، اسلامی فکر کی اشاعت، دینی تعلیم کے فروغ اور جدید ذہن تک اسلامی پیغام پہنچانے کا جو مزاج ندوۃ العلماء کی امتیازی شناخت رہا ہے، مولانا اعظمی ندویؒ نے اپنی علمی و عملی زندگی میں اس کی بھرپور ترجمانی کی۔

ایک استاد، مربی اور صاحبِ قلم:

مولانا کی اصل عظمت صرف ان کی تصانیف یا عہدۂ اہتمام میں نہیں تھی، بلکہ ان کے انفرادی تعلقات، طلبہ کی تربیت اور علمی ذوق کی آبیاری میں بھی تھی۔ ان کی زندگی اس حقیقت کی گواہ تھی کہ ایک حقیقی استاد صرف کتاب نہیں پڑھاتا بلکہ علم کا ذوق، فکر کی پختگی اور کردار کی سنجیدگی بھی منتقل کرتا ہے۔ وہ اپنے بزرگ اساتذہ اور رفقاء کے ساتھ تعلقات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ 2023ء میں اپنی کتاب ''ممتاز علماء و رفقاء'' کی تقریبِ اجرا کے موقع پر انہوں نے علمی و دینی شخصیات کے تذکرے کو ایک تاریخی امانت قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ نئی نسل کو اپنے پیش رو اہلِ علم کی زندگیوں سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔ یہی ان کی اپنی زندگی کا بھی ایک اہم وصف تھا کہ وہ اپنے اساتذہ، رفقاء اور بزرگوں کی علمی خدمات کو یاد رکھتے اور ان کے تذکرے کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کو ضروری سمجھتے تھے۔

علمی دنیا کا ایک خاموش مگر مضبوط ستون:

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ ان اہلِ علم میں سے تھے جن کی زندگی میں شہرت سے زیادہ خدمت نمایاں تھی۔ انہوں نے طویل عرصے تک مسلسل کام کیا، ادارے کی ذمہ داریاں نبھائیں، علمی رسائل کی ادارت کی، تصنیف وتالیف کی، طلبہ کی تربیت کی اور عربی زبان وادب کے میدان میں اپنی خدمات پیش کیں۔ ان کے بارے میں 2026ء کی ایک تقریب میں یہ بات بھی کہی گئی کہ ان کی زندگی تقریباً سات دہائیوں تک ''البعث الاسلامی'' کی مسلسل علمی وصحافتی خدمت، ندوۃ العلماء سے غیر معمولی وفاداری، وقت کی پابندی، نظم وضبط اور استقامت سے عبارت رہی۔ اہلِ علم نے انہیں ''بقیۃ السلف'' قرار دیتے ہوئے ان کی زندگی کو نئی نسل کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بتایا۔

آج جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں تو ان کے پیچھے ان کی کتابیں، مضامین، شاگرد، تربیت یافتہ نسلیں اور علمی و ادبی خدمات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ یہی کسی صاحبِ علم کی حقیقی زندگی ہے کہ جسم دنیا سے چلا جائے مگر علم کا فیض باقی رہے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی رحلت ہمیں یہ احساس دلاتی ہے کہ اہلِ علم کی ایک نسل بتدریج رخصت ہورہی ہے۔ وہ نسل جس نے اپنے اکابر سے علم سیکھا، اسے اپنی زندگی میں برتا، اور پھر خاموشی کے ساتھ اگلی نسل تک منتقل کردیا۔ ایسے بزرگوں کا خلا کسی ایک شخص کے آنے سے پُر نہیں ہوتا؛ اس کے لیے ایک پوری نسل کو علم، اخلاص، محنت، استقامت اور خدمت کا وہی راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے جس پر یہ حضرات زندگی بھر گامزن رہے۔ آج ہم حضرت مولانا کی وفات پر نہایت رنجیدہ ہیں، مگر ایک صاحبِ علم کی زندگی کو صرف اس کی وفات سے نہیں پرکھا جاتا۔ ان کا اصل تعارف ان کا علم، ان کی تحریریں، ان کے شاگرد، ان کی علمی خدمات اور ان کا چھوڑا ہوا فکری سرمایہ ہے، جو ان شاءاللہ دیر تک زندہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی تمام دینی، علمی، تدریسی، دعوتی، ادبی اور صحافتی خدمات کو شرفِ قبول عطا فرمائے، ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، انہیں جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور دارالعلوم ندوۃ العلماء، ان کے متعلقین، شاگردوں، رفقاء اور تمام محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ندوۃ العلماء کو اس عظیم علمی نقصان کی تلافی کے لیے نئے اہلِ علم عطا فرمائے اور مولانا کی چھوڑی ہوئی علمی وفکری میراث کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ رابطہ نمبر: 9839513775

حضرت مولانا سعید الرحمان اعظمی ندویؒ 14 مئی 1935ء کی ولادت اترپردیش کے مشہور شہر مئوناتھ بھنجن میں ہوئی۔ یہ شہر پارچہ بافی کے لیے دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ خاص طور پر یہاں کی لنگیاں ہر شخص کو اپنی طرف راغب کرتی ہیں۔ مولانا کے والد محمد ایوب اعظمیؒ ایک نامور عالم دین اور محدث تھے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، مئو میں حاصل کرنے کے بعد مئو کی علمی اور نابغہ روزگار شخصیت مولانا حبیب الرحمن اعظمیؒ کے مشورہ سے دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عربی ادب سے تخصص کیا۔ 1958ء میں بغداد جاکر عربی زبان وادب کے ماہر وادیب ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشیؒ سے ایک سال تک استفادہ کیا۔ مولانا نے شعراء الرسول فی ضوء الواقع والقریض کے موضوع پر سید محمد رابع حسنی ندویؒ کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کی۔

مولانا کی عملی زندگی کا محور ومرکز ندوہ ہی رہا۔ آپ نے 1955 میں ندوہ سے تدریس کا آغاز کیا۔ 1993ء سے 1999ء تک دارالعلوم ندوۃ العلماء کے کلیۃ اللغۃ العربیۃ و آدابہا کے عمید رہے۔ 2000ء سے تاوقت تحریر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم تھے۔

سید محمد الحسنی نے جب المنتدی العربی قائم کی تو اس میں شریک رہے اور جب اس کے تحت عربی مجلہ مجلۃ البعث الاسلامی 1955ء میں نکالنا شروع کیا تو اس کی ادارت میں بھی شریک رہے، محمد الحسنی کی 1979ء میں وفات کے بعد سے اب وقت تک مجلۃ البعث الاسلامی کے مدیر اعلیٰ تھے۔ اس کے علاوہ عربی پندرہ روزہ الرائد کے نائب مدیر تھے۔

آپ ملک و بیرون ملک متعدد اسلامی وملی تنظیموں کے رکن، ممبر اور سرپرست ہیں۔ مثلاً عالمی رابطہ ادب اسلامی کے رکن، دینی تعلیمی کونسل کے نائب صدر، مسلم پرسنل لاء بورڈ اور دارالمصنفین اعظم گڑھ کے ممبر ہیں، آپ دارالعلوم دیوبند وقف کی شوریٰ کے ممبر بھی رہے، معہد الفردوس الرحمانی دوبگا لکھنو کے ناظم اعلیٰ، انٹیگرل یونیورسٹی کے بانی و چانسلر، جامعۃ المومنات الاسلامیہ دوبگا لکھنو کے سرپرست تھے۔ مولانا موصوف نے عربی واردو میں متعدد کتابیں تحریر کیں، کئی کتابوں کا اردو سے عربی میں ترجمہ بھی کیا۔

مولانا مرحوم کو کئی معتبر اعزازات سے سرفراز کیا گیا۔

1994ء میں ان کی عربی زبان وخدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند نے صدر جمہوریہ ایوارڈ دیا۔

مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی ایوارڈ لکھنوم

حضرت مولانا علی میاں رحمت اللہ علیہ ایوارڈ ممبئی، حضرت مولانا فرنگی محلی ایوارڈ لکھنو سے آپ کو نوازا گیا۔

ندوہ کے لیے جو آپ نے قربانیاں دی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ تنی قربانیاں اساتذہ میں سے کم ہی نے نہیں دی ہیں۔ ہر وقت ندوہ کے لیے مصروف رہنا، اس کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سوچنا، طلبہ کی صلاحیتوں کو پہچاننا انھیں جلا دینا اور مثبت سمت پر لگانا، آپ کی یہ وہ خدمات جلیلہ ہیں جو دنیا میں بھی ناقابل فراموش ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا بے پناہ اجر دے گا۔

آپ جس منصب پر بھی فائز رہے طلبہ کی ہمہ جہت ترقی میں نمایاں رول ادا کرتے رہے۔ جو طلبہ علمی میدان میں آگے بڑھنا چاہتے تھے آپ ان پر خصوصی توجہ دیتے، ان کو الگ سے پڑھاتے، جو طلبہ انشاء پردازی سیکھنے کے خواہش مند ہوتے، اور آپ بھی ان کی صلاحیتوں کو دیکھ کر یہ اندازہ کرلیتے کہ یہ مستقبل میں اچھے انشاء پرداز ہوسکتے ہیں تو آپ انھیں بعد عصر مسجد ہی میں اردو سے عربی ترجمہ کی مشق کراتے، مجھے بھی آپ سے انشاء پڑھنے کی سعادت ہوئی ہے۔ آپ نہ صرف وہ اوقات طلبہ کی تعلیم پر صرف کرتے جو ندوہ کے تعلیمی اوقات تھے، بلکہ آپ عصر بعد مسجد میں اور مغرب وعشاء بعد البعث الاسلامی کے دفتر میں البعث الاسلامی اور الرائد کی ادارت، ایڈیٹنگ اور پروف ریڈنگ کرتے ہوئے بھی طلبہ کی رہنمائی کرتے، آپ نے درجنوں طلبہ کو اس دوران عربی کا مصنف بنادیا۔

☆☆

مولانا شمشاد علی منظری کا مختصر تعارف

ڈاکٹر اشہر سوداگر

مولانا شمشاد علی منظری گوشہ گزیں شاعر ہیں۔ گھر سے کم نکلتے ہیں کم ملتے جلتے ہیں۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ جونیئر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولانا کا تعلق ضلع امبیڈکرنگر، قصبہ ٹانڈہ سے ہے، جو اب شہر کی نوعیت اختیار کرتا جارہا ہے۔ آپ کے والد کا نام حافظ نواب علی ہے، جن کا شمار اپنے وقت کے بہترین حفاظ میں ہوتا تھا۔ مولانا نے ابتدائی تعلیم ''مدرسہ منظر حق'' سے حاصل کی بعدازاں وہیں سے منشی، عالم، کامل کی اعلیٰ اسناد بھی حاصل کیں۔ ادیب ماہر، فاصلِ طب، فاضلِ دینیات، فاضلِ ادب، ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ، بی اے، ایم اے اور معلم جیسی اعلیٰ ڈگریاں پرائیوٹ امتحانات پاس کرکے حاصل کیں۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۹۸ء سے کی، فیاض ٹانڈوی سے اصلاح لیتے رہے۔ ان کی رہنمائی اور شفقت نے شاعری کو جلا بخشی۔ مولانا مشاد علی منظری میرے کرم فرما ہیں اور والد محترم کے حلقۂ احباب میں شامل ہیں۔ بچپن سے والد صاحب کی دکان پر آتے تھے، وہیں سے میری انسیت ہوئی میں ان کی شخصیت سے متاثر ہوا اور ادبی مباحث میں ان کے ساتھ حصہ لینے لگا۔

مولانا قادرالکلام شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں پختگی ہے، فن پر عبور رکھتے ہیں۔ وہ شاعری میں مواد پر فن کو فوقیت دیتے ہیں۔ اکثر کہتے ہیں'' میری شاعری میں چول گانٹھ درست ہوتی ہے اور میں اسی پر زیادہ توجہ دیتا ہوں''۔ ''چول گانٹھ'' سے مولانا کی مراد فن کی پختگی، استحکام اور عروض وفن کی مہارت سے ہے۔ غرض ان کے یہاں ''چول گانٹھ'' کی اصطلاح بڑے وسیع وعریض معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔

مولانا شمشاد عشقیہ جذبات کے ساتھ ساتھ سماجی وسیاسی مسائل کو شاعری کا موضوع بناتے ہیں۔ انسانی جذبات واحساسات کی عمدہ ترجمانی دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان کی شاعری میں داخلی وخارجی دونوں طرح کے جذبات کارفرما ہیں مگر دونوں میں بڑا توازن دیکھنے کو ملتا ہے۔ سہلِ ممتنع ان کی شاعری کی اہم خصوصیت ہے۔ موضوعات کا انتخاب اور الفاظ کی دروبست کے امتزاج سے ان کی شاعری کا آہنگ بلند ہوگیا ہے۔ جملہ محاسن اور فنی اوصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے، مولانا کی شاعری کو معیاری اور بڑی شاعری قرار دیا جاسکتا ہے۔ نمونۂ اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

لمس پاکر تیرا اے جان حیات
کتنے ذرے نجم و اختر ہو گئے

عشق کا سیلاب ہے تنہا نہیں آتا
لاتا ہے مصیبت بھی کئی ساتھ میں اپنے

مہک وصال کی بستر کی ہر شکن میں رہے
کبھی وہ قرب کی دولت بھی اس طرح بخشے

نفرتوں کا اندھیرا نہ مٹے اس لئے
میں چراغِ محبت جلاتا رہا

جیت کر سب کو ہار جانا ہے
زندگی کا یہی فسانہ ہے

فتنے جہالتوں کے ہیں ہر ایک گام پر
جینا بہت کٹھن ہے یہاں آگہی کے ساتھ

حرمتِ لفظ و معانی کا میں رکھوں گا خیال
اپنی غزلوں کو قصیدہ نہیں ہونے دوں گا

ہزار یورشِ تیرہ شبی ہوئی لیکن
مرے وقار کا سورج ہے جلوہ گر پھر بھی

قدم قدم پہ ہے خوف و ہراس کا عالم
کہ لوگ اپنی ہی پرچھائیوں سے ڈرتے ہیں

یہ بستی ہے نئی تہذیب والی
یہاں ہر سمت عریانی بہت ہے

غزل کے ساتھ ساتھ نعت گوئی پر بھی طبع آزمائی کرتے ہیں۔ زبان و بیان پر مکمل دسترس حاصل ہے۔ اردو قواعد وصرف ونحو سے بھرپور واقفیت رکھتے ہیں۔ یہی سبب ہے ان کی شاعری میں فنی خامیاں بمشکل نظر آئیں گی۔ ان کے تین شعری مجموعے'' رقصِ خیال'' قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی، ۲۰۱۷، معراج خیال (نعتیہ مجموعہ) فخرالدین علی میموریل اکیڈمی لکھنؤ ۲۰۲۳ء اور آہنگ خیال اترپردیش اردو اکادمی لکھنؤ، ۲۰۲۴ میں شائع ہوچکے ہیں۔ چوتھا مجموعہ دو سال سے ترتیب دے چکے ہیں لیکن مولانا کو اتنی مہلت نہیں ملتی، گھر سے نکل کر کمپوزنگ کے لئے دے سکیں۔ جبکہ جن کو دینا ہے ان کے گھر کا فاصلہ مولانا کے گھر سے صرف تین منٹ کی مسافت پر ہے۔

شاعری کے اعلیٰ معیار پر فائز ہونے کے باوجود وہ نام ونمود کی ہوس سے کوسوں دور رہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے، انہوں نے شاعری کو محض تفننِ طبع سمجھنے کے بجائے نوعِ انساں کی خدمت اور اصلاح کا مستحسن ذریعہ جانا اور خاموش ریاضت کو ترجیح دی۔ حالانکہ وہ چاہیں تو سوشل میڈیا کے ذریعے ادبی دنیا میں اپنی شناخت قائم کرسکتے ہیں لیکن طبیعت کا میلان اس طرف کم ہی ہے۔ بہت کہنے سننے پر کبھی کبھار فیس بک پر ایک آدھ کلام ڈال دیتے ہیں۔

مولانا نے نعتیہ شاعری کو فروغ دینے کے لئے ۱۱ فروری ۲۰۱۱ء میں'' بزم ثنائے رسول'' کی بنیاد رکھی، جس کی نشستیں ان کے دولت کدے پر تقریباً دس سال تک پابندی سے منعقد ہوتی رہیں۔ اس نشست میں صرف وہی شاعر شرکت کرسکتا تھا، جس نے مصرعہ طرح پر طبع آزمائی کی ہو۔ سامعین اور متشاعر کا داخلہ شجرِ ممنوعہ کے مترادف تھا۔ صرف میں واحد انسان ہوں، جو بغیر کلام کہے کبھی کبھار شامل ہوجاتا تھا اور چائے ناشتہ کا بھرپور لطف بھی اٹھاتا تھا۔ ''بزم ثنائے رسول'' کی کل ۴۷ نشستیں ہوئیں، آخری نشست ۱۷ نومبر ۲۰۱۹ء کو ہوئی تھی۔

مولانا شمشاد علی منظری کی ایک شناخت بہترین ناظم کی حیثیت سے بھی ہوتی ہے۔ تقریباً بیس سال تک ''بزم روح ادب'' کی نشستوں کی نظامت کی۔ علاوہ ازیں ٹانڈہ کے دیگر پروگراموں اور مشاعروں میں بحیثیت ناظم مدعو کیا جاتا رہا ہے، مگر ان دنوں طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ ان کے دل و دماغ میں اضطراب و بے چینی کی ایک پراسرار کیفیت طاری رہتی ہے، باہر کی بھیڑ اور انسانوں کے ہجوم سے انہیں گھبراہٹ اور وحشت ہوتی ہے، اس لئے گھر کی چہار دیواری میں ہی رہ کر مسلسل مشقِ سخن کو اپنا محبوب مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔ آخر میں ان کے ایک خوبصورت شعر پر اپنی بات ختم کرتا ہوں ؎

لکھی ہو جیسے ریت پہ انگلی کی نوک سے
ایسی ہی بے ثبات عبارت ہے زندگی

شعبہ اردو، پشپا کھروار پی جی کالج
ٹانڈہ، امبیڈکرنگر، یوپی-224190

☆☆☆

گیانیش کمار نے 6 اکتوبر کو انڈیا اتحاد کے 240 اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ میٹنگ نہ کرنے کی وجہ سے اٹھایا پردہ!

الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ پروٹوکول کے تحت سیاسی پارٹیوں یا ان کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ الیکشن کمیشن احاطہ میں ہوسکتی ہے، جبکہ اراکین پارلیمنٹ یہ میٹنگ پارلیمنٹ ہاؤس واقع انیکسی میں کرنا چاہتے تھے

نئی دہلی (ایجنسی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے احتجاجی مظاہرہ اور الیکشن کمیشن سے ملاقات کا مطالبہ کرنے کے درمیان کمیشن نے واضح کیا ہے کہ اسے کسی بھی سیاسی پارٹی کے لیڈر سے ملاقات کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ سیاسی پارٹیوں کے نمائندہ وفود پہلے بھی مقررہ طریقۂ کار کے تحت اس سے ملاقات کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی اسی طریقۂ کار پر عمل کرتے ہوئے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی لائیو' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ اب تک کسی بھی سیاسی پارٹی کی جانب سے ملاقات کے لیے وقت نہیں مانگا گیا ہے، اس لیے کسی میٹنگ کا وقت بھی مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی الیکشن کمیشن نے کہا کہ وہ کسی بھی سیاسی پارٹی کے لیڈران سے ملاقات کرنے اور ان کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے کے لیے تیار ہے۔

دراصل راہل گاندھی، پرینکا گاندھی سمیت انڈیا بلاک میں شامل پارٹیوں کے لیڈران 6 اکتوبر کو چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اپوزیشن لیڈران صبح سے آکاشوانی بھون احاطے میں دھرنے پر بیٹھے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ وہ الیکشن کمیشن سے ملاقات کر کے اپنی بات رکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک کمیشن کی جانب سے ملاقات کے لیے بلایا نہیں جاتا، تب تک دھرنا جاری رکھیں گے۔ اپوزیشن کا الزام تھا کہ الیکشن کمیشن ان سے ملاقات کے لیے تیار نہیں ہے۔ اسی وجہ سے راہل گاندھی، پرینکا گاندھی سمیت کئی اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کمیشن کے عہدیداروں سے ملاقات کا مطالبہ کرتے ہوئے دھرنے پر بیٹھے تھے۔ تاہم منگل کی شام دہلی پولیس نے احتجاج کر رہے لیڈران کو حراست میں لے لیا اور انہیں بس میں بٹھا کر آکاشوانی بھون احاطے سے ہٹا دیا تھا۔ بوقت شب ان لیڈران کو حراست سے رہا کیا گیا تھا۔

اس معاملے میں الیکشن کمیشن نے کہا کہ منگل کی شام 4 بجے تک کسی بھی سیاسی پارٹی نے کمیشن سے میٹنگ کے لیے وقت نہیں مانگا تھا۔ کمیشن کے مطابق سیاسی پارٹیوں کے ساتھ میٹنگ کے لیے 2025 میں ایک مقررہ طریقۂ کار اور پروٹوکول وضع کیا گیا تھا۔ اس کے تحت کسی بھی سیاسی پارٹی یا وفد کو اپنے مجاز نمائندے کے ذریعہ پہلے کمیشن سے ملاقات کے لیے وقت مانگنا ہوتا ہے۔ کمیشن نے کہا کہ مقررہ طریقۂ کار پر عمل کرتے ہوئے سیاسی وفود پہلے کی طرح اس سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ 6 اکتوبر کے احتجاجی مظاہرہ کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے الیکشن کمیشن نے بتایا کہ منگل کی شام دہلی پولیس کے ذریعہ اسے اطلاع ملی تھی کہ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں اراکین پارلیمنٹ کا ایک وفد کمیشن سے ملاقات کر کے میمورنڈم پیش کرنا چاہتا ہے۔ کمیشن اس درخواست پر غور کر رہا تھا۔ بعد میں دہلی پولیس نے بتایا کہ راہل گاندھی انڈیا اتحاد کے تقریباً 240 اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس کی انیکسی میں میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق اس طرح کی میٹنگ اس کے مقررہ پروٹوکول کے مطابق نہیں تھی۔ کمیشن نے اس درخواست کو قواعد کے خلاف اور غیر معمولی قرار دیتے ہوئے قبول نہیں کیا۔

الیکشن کمیشن نے واضح کیا کہ مقررہ پروٹوکول کے تحت سیاسی پارٹیوں یا ان کے نمائندہ وفود کے ساتھ میٹنگ الیکشن کمیشن کے احاطے میں ہی ہو سکتی ہے۔ کمیشن نے یہ بھی کہا کہ وہ پارلیمانی اور جمہوری طریقۂ کار کے ساتھ ساتھ اپنے پروٹوکول اور قائم روایات کا مکمل احترام کرتا ہے۔ تاہم، معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے کمیشن نے ایک غیر معمولی متبادل بھی پیش کیا تھا۔ اس کے تحت اراکین پارلیمنٹ سے میمورنڈم لینے کے لیے کمیشن کے سب سے سینئر موجودہ عہدیدار کو پارلیمنٹ ہاؤس کی انیکسی میں بھیجنے کی تجویز دی گئی تھی۔ کمیشن کے مطابق اراکین پارلیمنٹ اس تجویز پر رضامند نہیں ہوئے۔

'حکومت کا ردعمل شرمناک'

احتجاج کے دوران راہل گاندھی کے ساتھ ناروا سلوک سے ناراض ششی تھرور

نئی دہلی (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی کو حراست میں لیے جانے کے معاملے پر پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ ششی تھرور اس وقت برلن میں ہیں اور انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کے ساتھ ہوئی ہاتھا پائی سے وہ پریشان ہیں۔ تھرور نے منگل (6 اکتوبر) کی دیر رات سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "نئی دہلی سے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کی تصاویر دیکھ کر خوف زدہ ہوں، جن میں انہیں زبردستی پکڑ کر حراست میں لے جایا جا رہا ہے۔" اپنی 'ایکس' پوسٹ میں ششی تھرور مزید لکھتے ہیں کہ "ایسے وقت میں جب 13 کروڑ ووٹرس کو حق رائے دہی سے محروم کیے جانے کی وجہ سے ہندوستانی جمہوریت شدید متاثر ہو رہی ہے، احتجاج کرنا ہر اس شہری کے ساتھ کھڑے ہونے کے مترادف ہے جس کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ حکومت کا ردعمل شرمناک ہے۔" ساتھ ہی انہوں ں نے لکھا کہ "4 ماہ قبل برلن میں ہونے والی ایک کانفرنس سے کیے گئے وعدے کی وجہ سے میں صرف دور رہ کر اپنی یکجہتی کا اظہار کر سکتا ہوں۔ لیکن میرا دل یہاں ہے۔ انصاف کی جیت ہوگی!!"

یہ لڑائی اب رکنے والی نہیں ہے: کنہیا کمار

نئی دہلی (ایجنسی) کل یعنی 6 اکتوبر کو انڈیا بلاک کے اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس سے الیکشن کمیشن کے دفتر تک مارچ کیا، تاہم پولیس نے انہیں پارلیمنٹ اسٹریٹ پر ہی روک دیا۔ کئی ارکان پارلیمنٹ کو حراست میں لے لیا گیا۔ نرواچن سدن یعنی الیکشن کمیشن کے دفتر میں داخل ہونے سے روکے جانے کے بعد راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، کے سی وینوگوپال اور کئی دیگر پارٹی لیڈران آکاشوانی بھون کمپلیکس میں داخل ہوئے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اس واقعہ کے بعد اب کانگریس لیڈر کنہیا کمار نے ردعمل دیا ہے۔ منگل کی شام یعنی کل کنہیا کمار نے اپنے ایکس ہینڈل سے ایک پوسٹ کی، جس میں وزیر اعظم نریندر مودی، موہن بھاگوت، امت شاہ، اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر حملہ کیا۔ کنہیا کمار نے اپنی پوسٹ میں لکھا، "ایک طرف اپوزیشن لیڈر الیکشن کمیشن کے دفتر کے قریب آکاشوانی بھون میں دھرنے پر بیٹھے ہیں، وہیں دوسری طرف دہلی کے مختلف تھانوں میں کانگریس کارکنوں کو حراست میں لیا جا رہا ہے، دہلی پولیس نے الیکشن کمیشن کے اطراف کی سڑکوں کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے اور انہیں چھاؤنیوں میں تبدیل کر دیا ہے... پھر بھی، آکاش وانی بھون کی تمام کوششوں کو دھچکا لگا کر دہلی پولیس انصاف تک پہنچنے کی کوششوں کو ناکام بنا رہی ہے۔ اپنے لیڈر کی حمایت میں جمہوریت کا دفاع کرنا۔

مودی کے 25 سال سنہری حروف میں لکھے جائیں گے: امت شاہ

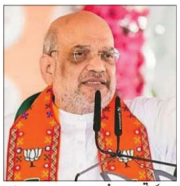

گروگرام، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کے وزیر اعلی اور وزیر اعظم کے طور پر 25 سال مکمل ہونے پر بدھ کو گروگرام میں منعقد سیوا جیوتی یاترا پروگرام میں پہنچنے والے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت کی تاریخ میں ایک بہت اہم دن ہے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے والے ایک شخص نے اپنی خوبیوں کا استعمال کرتے ہوئے لاکھوں لوگوں کا دل جیت کر مسلسل 25 سال وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم رہنے کا ریکارڈ حاصل کیا۔ انہوں نے کہا، وہ شخص ہمارے پیارے لیڈر نریندر مودی ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ بھی لکھی جائے گی، نریندر مودی کے 25 سالہ دور حکومت کو سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سفر غربت سے آزادی، ایک محفوظ ہندوستان، جموں و کشمیر سے دفعہ 370 کو ہٹانے، نکسل ازم کے خاتمے، رام مندر کی تعمیر اور کاشی وشوناتھ مندر راہداری کے بارے میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس عرصے میں ملک میں مضبوط انفراسٹرکچر کی ترقی اور 250 ملین غریب لوگوں کو خط غربت سے اوپر اٹھانے میں بھی مدد ملی۔ سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی نے ہریانہ میں بی جے پی کی انچارج بننے کے بعد پہلی بار ریاست کا دورہ کیا۔ اس نے مسٹر شاہ کے ساتھ گروگرام میں سیوا جیوتی یاترا میں حصہ لیا۔

5 سالہ بچی کو تحویل میں لینے کا چندرپور چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کا اقدام غیر قانونی بامبے ہائی کورٹ

ممبئی، (یو این آئی) بامبے ہائی کورٹ کی ناگپور بنچ نے قرار دیا ہے کہ چندرپور کی چائلڈ ویلفیئر کمیٹی سی ڈبلیو سی نے ایک 5 سالہ بچی کو اس جوڑے کی تحویل سے لینے میں، جس نے بچی کی 6 دن کی عمر سے اس کی پرورش کی تھی، غیر قانونی طور پر اور اپنے دائرہ اختیار سے باہر جا کر کارروائی کی۔ عدالت نے کہا کہ جووینائل جسٹس ایکٹ کے تحت یہ بچی نہ تو یتیم تھی اور نہ ہی اسے اس کے والدین نے لاوارث چھوڑا تھا اس لیے چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کو اسے اپنی تحویل میں لینے کا اختیار حاصل نہیں تھا۔ جسٹس ارمیلا جوشی پھالکے اور جسٹس نویدیتا پی مہتا کی بنچ 34 سالہ منیشا چنوروار اور 40 سالہ سنجے چنوروار کی جانب سے دائر عرضداشت پر سماعت کر رہی تھی۔ دونوں نے 2014 میں شادی کی تھی اور ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ جوڑے نے بچی کے حیاتیاتی والدین کی رضامندی سے اسے اس وقت اپنی دیکھ بھال میں لیا تھا جب وہ صرف 6 دن کی تھی۔

اس سلسلے میں ہندو اڈاپشنز اینڈ مینٹیننس ایکٹ کے تحت گود لینے کی ایک دستاویز بھی تیار کی گئی تھی جسے نوٹری سے تصدیق کرایا گیا تھا۔ عدالت نے واضح کیا کہ بچی کو گود لینے کے معاملے میں سینٹرل اڈاپشن ریسورس اتھارٹی کارا کی مقررہ قانونی کارروائی پر عمل نہیں کیا گیا تھا اور محض گود لینے کی دستاویز کی نوٹری سے تصدیق قانونی طور پر درست گود لینے کا عمل نہیں بنتی۔ تاہم عدالت نے کہا کہ گود لینے کا قانونی طریقہ مکمل نہ کیے جانے سے چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو جاتا کہ وہ بچی کو اس جوڑے کی تحویل سے لے لے۔ یہ تنازع مئی 2026 میں اس وقت شروع ہوا جب ایک این جی او کے نمائندے نے جوڑے سے بچی کو گود لینے سے متعلق دستاویزات طلب کیں۔ اس کے بعد منیشا اور سنجے چنوروار کو چندرپور چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کے سامنے طلب کیا گیا اور بعد میں کمیٹی نے بچی کو ان کی تحویل سے لے لیا۔

کیپٹن مچھار کی حالت میں مسلسل بہتری آرہی ہے: وزارت خارجہ

نئی دہلی، (یو این آئی) وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ کیپٹن اسمیت مچھار اس وقت ابوظہبی کے ایک اسپتال میں ہیں اور ان کی صحت میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بدھ کو اس معاملے پر ایک سوال کے جواب میں یہ جانکاری دی۔ انہوں نے کہا، کیپٹن مچھر اس وقت ابوظہبی کے ایک اسپتال میں ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں ہمارا سفارت خانہ ان کے، ان کے اہل خانہ، مقامی حکام اور اسپتال سے رابطے میں ہے۔ آپریشن کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہیں اور ان کی حالت میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کیپٹن مچھر نے اپنی ذہانت اور بہادری سے فلائی دبئی کی پرواز کو حادثے سے بچایا۔ وہ فلائٹ کا پائلٹ تھا اور دوران پرواز ان کے ساتھی پائلٹ نے حملہ کیا۔

تنزانیہ میں آئی پی یو اجلاس میں پاکستان کو ہری ونش کا جواب

نئی دہلی، (یو این آئی) راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے تنزانیہ کے اروشا میں منعقدہ 153 ویں بین پارلیمانی یونین (آئی پی یو) اجلاس میں کشمیر پر پاکستان کی جانب سے کیے گئے تبصروں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تقسیم حصہ ہے اور پاکستان کو ہندوستان کے اندرونی معاملات پر تبصرہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ راجیہ سبھا سکریٹریٹ نے بدھ کو بتایا کہ تنزانیہ کے اروشا میں 153 ویں بین پارلیمانی یونین اسمبلی کے دوسرے روز ہندوستانی پارلیمانی وفد نے مختلف اجلاسوں اور مباحثوں میں حصہ لیا۔ مسٹر ہری ونش نے کشمیر پر پاکستان کی جانب سے کیے گئے تبصروں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تقسیم حصہ ہے اور پاکستان کو ہندوستان کے اندرونی معاملات پر تبصرہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وفد کے دیگر ارکان نے صحت، جمہوریت اور انسانی حقوق، امن اور بین الاقوامی سلامتی، دہشت گردی، فوجی مصنوعی ذہانت اور اہم معدنیات سے متعلق موضوعات پر منعقدہ اجلاسوں، مباحثوں اور ورکشاپس میں حصہ لیا۔

1550 کی چیز 15490 روپے میں!

'ڈسٹ بن' گھوٹالہ معاملہ پہنچا پٹنہ ہائی کورٹ، عدالت نے ریاستی حکومت سے مانگا جواب

پٹنہ (ایجنسی) بہار کے سرکاری اسپتالوں میں بائیومیڈیکل ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کے لیے خریدے گئے مائیکرو ویو ڈسٹ بن اور بائیو ڈیگریڈیبل بیگ کی قیمتوں کو لے کر اٹھا تنازع اب پٹنہ ہائی کورٹ پہنچ گیا ہے۔ بہار میڈیکل سروسز اینڈ انفراسٹرکچر کارپوریشن لمیٹڈ (بی ایم ایس آئی سی ایل) کی جانب سے کی گئی اس خریداری میں بڑے پیمانے پر دھاندلی اور بدعنوانی کے الزامات پر سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے بہار حکومت کو 19 نومبر 2026 تک اس پورے معاملے پر اپنا جواب داخل کرنے کی سخت ہدایت دی ہے۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وی کامیشورراو اور جسٹس پارتھ سارتھی کی ڈویژن بنچ نے عرضی گزار کو شلیش کمار کی جانب سے دائر مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) پر سماعت کی۔ سماعت کے دوران عرضی گزار کے سینئر وکیل سنجیو کمار مشرا نے عدالت کے سامنے ڈسٹ بن اور بائیو ڈیگریڈیبل بیگ کی خریداری کے عمل میں مبینہ طور پر بازار کی قیمت سے 10 گنا زیادہ رقم ادا کیے جانے کی تفصیلات پیش کیں۔

مفاد عامہ کی عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ 'بی ایم ایس آئی سی ایل' نے سرکاری اسپتالوں کے لیے 75 لیٹر اور 45 لیٹر گنجائش والے مائیکرو ویو ڈسٹ بن اور بائیو ڈیگریڈیبل بیگ کی فراہمی کے لیے ٹینڈر نکالا تھا۔ اس میں خریداری کی قیمت اور بازار کی قیمت کے درمیان بہت زیادہ فرق کا دعویٰ کیا گیا ہے:

75 لیٹر ڈسٹ بن: خریداری کی قیمت 15490 روپے بتائی گئی ہے، جبکہ مبینہ بازار کی قیمت تقریباً 1550 روپے ہے۔

45 لیٹر ڈسٹ بن: خریداری کی قیمت 11474 روپے طے کی گئی، جبکہ بازار کی قیمت تقریباً 1162 روپے ہونے کا دعویٰ ہے۔

75 لیٹر بائیو ڈیگریڈیبل بیگ: خریداری کی قیمت 98 روپے فی بیگ، جبکہ بازار کی قیمت 8.50 روپے بتائی گئی ہے۔

45 لیٹر بائیو ڈیگریڈیبل بیگ: خریداری کی قیمت 69 روپے فی بیگ، جبکہ بازار کی قیمت 5.75 روپے ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

عرضی گزار کے مطابق جون 2024 سے 18 اپریل 2026 کے درمیان مذکورہ چیزوں کی فراہمی کے لیے مجموعی طور پر 57 سپلائی آرڈر جاری کیے گئے تھے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ٹینڈر کے عمل کے تحت 18 فیصد جی ایس ٹی سمیت مجموعی خریداری کی قیمت تقریباً 307 کروڑ روپے طے کی گئی، جبکہ 4 دیگر سپلائر فرموں کے کوٹیشن کے مطابق ان تمام چیزوں کی مجموعی حقیقی قیمت محض 29 کروڑ روپے بنتی ہے۔ عرضی کے مطابق ٹینڈر کے بعد لکھنؤ واقع 'ایس ایس میڈیکل سسٹم' کو اس سپلائی کا ٹھیکہ دیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ ڈسٹ بن گھوٹالہ معاملے میں اس سے قبل 8 ستمبر کو بھی سماعت ہوئی تھی، جس میں عدالت نے ریاستی حکومت کو صورتحال واضح کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اب ہائی کورٹ نے حکومت سے 19 نومبر تک حتمی طور پر اپنا موقف رکھنے کو کہا ہے۔ حالانکہ یہ تمام دعوے فی الحال مفاد عامہ کی عرضی میں لگائے گئے الزامات ہیں۔ خریداری کے عمل، ٹینڈر کی تکنیکی شرائط، معیار کے پیمانوں اور حقیقی ادائیگی سے متعلق ریاستی حکومت کا سرکاری جواب آنے کے بعد ہی صورتحال پوری طرح واضح ہو سکے گی۔

صدر بازار باری مارکیٹ ٹریڈ ایسوسی ایشن کا یو پی آئی فیس کے خلاف شدید احتجاج

یو پی آئی فیس کے خلاف احتجاج، تاجروں پر نیا بوجھ برداشت نہیں کریں گے: پرم جیت سنگھ پما

نئی دہلی، (یو این آئی) یو پی آئی پر نئی مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) فیس 15 اکتوبر، 2026 سے لاگو ہونے والی ہے، لیکن احتجاج پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ صدر بازار باری مارکیٹ ٹریڈ ایسوسی ایشن کے صدر پرمجیت سنگھ پما کی قیادت میں صدر بازار کے تاجروں نے یو پی آئی لین دین پر فیس کے نفاذ کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ احتجاج کے دوران تاجروں نے حکومت سے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو اضافی فیس سے مبری رکھنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگائے۔ احتجاج کے دوران تاجروں نے مطالبہ کیا کہ یو پی آئی کو مکمل طور پر فیس سے استثنا دیا جائے اور تاجروں پر کوئی نیا مالی بوجھ نہ ڈالا جائے۔ احتجاج میں تاجروں نے متحد ہو کر نعرے لگائے جیسے کہ ہم تاجروں پر یہ نیا بوجھ برداشت نہیں کریں گے، ہم برداشت نہیں کریں گے، یو پی آئی ہمارا حق ہے، فیسیں عائد کرنا بند کرو اور ڈیجیٹل ادائیگیوں پر فیسیں عائد کرنا بند کرو۔ پرمجیت سنگھ پمانے کہا کہ مجوزہ نظام کے تحت اہل شخص سے تاجر (P2M) یو پی آئی لین دین Rs 2,000 سے زیادہ پر 0.4 فی صد ایم ڈی آر وصول کیا جائے گا، جس کی زیادہ سے زیادہ حد Rs300 فی ٹرانزیکشن ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ یہ فیس براہ راست گاہک سے وصول نہیں کی جائے گی تاہم مالی بوجھ تاجر برداشت کرے گا۔ انھوں نے ایک مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی صارف UPI کے ذریعے کسی مرچنٹ کو Rs5,000 کی ادائیگی کرتا ہے تو ایم ڈی آر 0.4 فی صد کے قریب Rs20، Rs10,000 کے لئے Rs40، Rs20,000 کے لئے Rs80، اور Rs50,0000 کے لئے Rs200 ہو سکتا ہے۔ بڑی ٹرانزیکشنز کے لیے، یہ فیس زیادہ سے زیادہ Rs300 فی ٹرانزیکشن تک جا سکتی ہے۔ پامانے کہا کہ اس اضافی فیس کے نتیجے میں متوسط طبقے کے تاجروں پر تقریباً Rs2,000 سے Rs5,000 ماہانہ کا اضافی مالی بوجھ پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے تاجروں کے لیے جو روزانہ UPI کے ذریعے بڑی تعداد میں لین دین پر کارروائی کرتے ہیں، یہاں تک کہ تھوڑا سا فی صد بھی مہینے کے آخر تک ایک اہم لاگت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

حیدرآباد: فرضی فارم-7 معاملے میں بی جے پی کے بوتھ ایجنٹ پر مقدمہ درج

30 ووٹروں کے نام حذف کرنے کی کوشش

حیدرآباد (ایجنسی) تلنگانہ میں ووٹر لسٹ سے نام حذف کرنے کے لیے فرضی فارم-7 کے استعمال کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ حیدرآباد پولیس نے بی جے پی کے ایک بوتھ لیول ایجنٹ (بی ایل اے) کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ملزم کا نام ایس. بالاچندر ہے، جو مشیرآباد اسمبلی حلقے میں بی جے پی کا بی ایل اے ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے 30 پری پرنٹڈ فارم-7 جمع کرا کے ووٹر لسٹ سے نام حذف کرنے کی کوشش کی۔ چکڑپلی پولیس اسٹیشن میں اس کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 217 اور 318(2) اور عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 31 کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی مشیرآباد کے الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر (ای آر او) ٹی. پروین کمار کی شکایت کے بعد کی گئی۔ شکایت کے مطابق بالاچندر 28 ستمبر کو پولنگ اسٹیشن نمبر 210 پر 30 ڈیجیٹل پری پرنٹڈ فارم-7 لے کر پہنچا تھا۔ ان فارموں میں 30 ووٹروں کے نام حذف کرنے کی درخواست کی گئی تھی، جن میں کانگریس کے ایک بی ایل اے اور اس کے اہل خانہ کے افراد بھی شامل تھے۔ بالاچندر نے خود ان فارموں پر دستخط کیے تھے اور انہیں بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) کو دینے کی کوشش کی۔ بی ایل او نے ایک ساتھ اتنے فارم لینے سے انکار کر دیا اور کوئی رسید بھی نہیں دی، جس کے بعد وہ فارم وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ بعد میں کی گئی جانچ میں پتہ چلا کہ جن 30 افراد کے نام حذف کرنے کی درخواست کی گئی تھی، وہ سب اپنے درج شدہ پتے پر ہی رہ رہے ہیں۔ یعنی فارم میں دی گئی معلومات غلط تھیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) سی. سدھرشن ریڈی نے 5 اکتوبر کو حکم دیا تھا کہ فارم 6، 6 اے، 7 اور 8 میں قصداً جھوٹا بیان دینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ سی ای او نے تمام ڈی ای او سے کہا تھا کہ ووٹر رجسٹریشن رولز 1960 کے رول 20 کے تحت جانچ کرنے کے بعد کارروائی کی جائے۔ اس حکم کے بعد تلنگانہ میں یہ پہلا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

افریقہ کے ساتھ ہمارا رشتہ نسلوں پر محیط ہے: وزیر خارجہ ایس جے شنکر

گھانا (ایجنسی) وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے گھانا کے فارن سروس انسٹی ٹیوٹ میں ایک خصوصی اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان افریقہ کو اپنے دل میں بسائے ہوئے ہے اور وہ ایسی شراکت داری قائم کرے گا، جو نہ صرف آج کے لیے، بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہوگی۔ یہاں 'افریقہ اور گلوبل ساؤتھ' کے موضوع پر ایک مذاکرے کا انعقاد کیا گیا تھا۔ بدلتے ہوئے عالمی ماحول پر بات کرتے ہوئے وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا کہ آج کے ہنگامہ خیز دور میں سفارت کاری کے سامنے چیلنج یہ ہے کہ مسابقت کو تصادم میں بدلے بغیر اسے کیسے سنبھالا جائے اور مفادات کے مختلف ہونے کے باوجود تعاون کو کیسے فروغ دیا جائے۔ جے شنکر نے ہندوستان کی امیدوں، کام کرنے کے طریقۂ کار اور خود اعتمادی کی کہانی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ معیشت، بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل، مینوفیکچرنگ، کاروبار اور لوگوں کی امیدوں میں ہونے والی تبدیلیاں ملک کو عالمی ترقی کا ایک اہم انجن بنا رہی ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ قومی سلامتی کا تعلق سپلائی چین کی مضبوطی، تکنیکی صلاحیتوں اور ضروری اشیا تیار کرنے کی صلاحیت سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کئی شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ اہم شعبوں میں خود کفالت کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ وزیر خارجہ نے ہندوستان اور افریقہ کے لیے اپنی نوجوان آبادی کو پیداواری، ہنرمند اور بااختیار شہریوں میں تبدیل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے کہا کہ ہماری سائنسی اور تکنیکی طاقت مسلسل بڑھ رہی ہے، جو ہمارے وژن، عزم اور کم لاگت میں بہتر کام کرنے کی صلاحیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ٹیکنالوجی کا فائدہ سب تک پہنچنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی ایندھن، خوراک، کھاد اور فنانس جیسی سپلائی چین کو مضبوط کرنا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گلوبل ساؤتھ کو صنعتی ترقی کا پورا حق حاصل ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا نقطۂ نظر اسٹریٹجک خود مختاری پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ماننا ہے کہ شراکت داریوں سے ہمارے اختیارات بڑھنے چاہئیں، نہ کہ محدود ہونے چاہئیں۔

گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ ہندوستان کی صدارت کے دوران جی 20 میں افریقی یونین کو شامل کیے جانے سے ظاہر ہوا تھا۔ انہوں نے ایک بہتر عالمی نظام کے ہندوستانی وژن پر روشنی ڈالی، جو افریقہ اور گلوبل ساؤتھ کی ترقی، پیش رفت اور خوشحالی کی حمایت کرے۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے افریقہ کے ساتھ ہندوستان کی مضبوط شراکت داری کو اجاگر کیا، جس میں تجارت، بنیادی ڈھانچہ، صلاحیت سازی، انسانی امداد اور ڈیزاسٹر ریلیف (ایچ اے ڈی آر)، زراعت، صحت اور صاف توانائی جیسے شعبے شامل ہیں۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ بہتر صلاحیتوں والا ہندوستان زیادہ سنجیدہ اور مؤثر شراکت دار ہے۔ ہم افریقہ کو اپنے دل میں بسائے ہوئے ہیں اور ہم ایسی شراکت داری قائم کریں گے، جو نہ صرف آج کے لیے، بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہوگی۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے گھانا میں ہندوستانی برادری اور ہندوستان کے دوستوں سے بھی بات چیت کی اور دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے ان کی کوششوں کی تعریف کی۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے گھانا کے وزیر خارجہ سیموئل اوکودجیٹو ابلاکوا اور وزیر تعلیم ہارونا اڈریسو کے ساتھ مل کر فرنجی پانی (پلمیریا) کا پودا لگایا۔ یہ ہندوستان کی 'ایک پیڑ ماں کے نام' اور گھانا کی 'ٹری فار لائف' مہم کے جذبے کی عکاسی کرتا ہے۔

پیوش گوئل نے نیویارک میں امریکہ کی بڑی کمپنیوں کے ساتھ میٹنگیں کیں

نئی دہلی، (یو این آئی) تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے اس ہفتے نیویارک میں امریکہ کی بڑی کمپنیوں کے کئی اعلیٰ افسران کے ساتھ میٹنگیں کیں۔ ان میٹنگوں کا مقصد ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارت کو مضبوط بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کرنا اور امریکہ کی بڑی کمپنیوں کو ہندوستان میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے کے لیے مدعو کرنا تھا۔ تجارت اور صنعت کی وزارت کی جانب سے بدھ کو یہاں جاری بیان کے مطابق مسٹر گوئل نے بلیک اسٹون کے صدر اور چیف آپریٹنگ افسر جوناتھن گرے اور بلیک اسٹون کے بین الاقوامی نجی سرمایہ کاری کاروبار کے چیئرمین پرکاش میلوانی سے ملاقات کی۔ بات چیت بنیادی طور پر ہندوستان کے اہم شعبوں میں بلیک اسٹون کی سرمایہ کاری اور شراکت داری بڑھانے پر مرکوز رہی۔ وزیر نے نیوبرگر برمن کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو افسر جارج واکر اور ان کی قیادت کرنے والی ٹیم کے اعلیٰ ارکان سے بھی ملاقات کی۔ بات چیت میں سرمایہ کاری کے تعلقات کو مزید گہرا کرنے اور مالیاتی و اثاثہ انتظامی خدمات میں تعاون مضبوط کرنے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

پونے سے ممبئی کا رخ کرسکتا ہے ایم پی ایس سی کے خلاف طلبہ کا احتجاج

پونے، (یو این آئی) مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کے امتحانات کی تیاری کر رہے امیدواروں کا پونے میں جاری احتجاج جلد ہی ممبئی پہنچ سکتا ہے۔ احتجاج کو کمیشن کے صدر دفتر تک لے جانے کے سلسلے میں ابتدائی سطح پر بات چیت جاری ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی-ایس پی) کے شرد پوار گروپ کے رکن اسمبلی روہت پوار کی قیادت میں گزشتہ 6 دنوں سے پونے میں احتجاج کر رہے طلبہ آئندہ دنوں میں اپنی تحریک تیز کرتے ہوئے ممبئی کا رخ کر سکتے ہیں۔ مسٹر پوار نے مجوزہ احتجاج کو ممبئی لے جانے کے سلسلے میں مظاہرہ کر رہے طلبہ کے ساتھ بات چیت کی۔ احتجاج کے چھٹے دن میں داخل ہونے کے باوجود حکومت کی جانب سے اب تک کوئی ٹھوس فیصلہ نہ لیے جانے کے درمیان پوار نے مبینہ طور پر احتجاج کو براہ راست ممبئی میں واقع ایم پی ایس سی کے صدر دفتر تک لے جانے کے امکان پر طلبہ سے بات چیت کی ہے۔ پونے کے نوِی پیٹھ میں پترکار بھون کے قریب گاروئیر کالج اور ایس ایم جوشی پل کے علاقے میں 2 اکتوبر سے مرکزی احتجاج جاری ہے۔

پوروانچل ایکسپریس وے پر پیش آیا خوفناک سڑک حادثہ

سلطان پور: 7اکتوبر(پی این ایس)پوروانچل ایکسپریس وے پر بدھ کی صبح ایک دردناک سڑک حادثے میں 3 نوجوان ٹینس کھلاڑیوں کی موت ہوگئی، جبکہ 3 دیگر افراد شدید زخمی ہیں۔ حادثہ ایکسپریس وے کے مائل اسٹون 97.500 کے قریب صبح تقریباً پانچ بجے پیش آیا۔ اطلاع کے مطابق ارٹیگا کار میں 6افراد سوار تھے۔سبھی لوگ لکھنؤ میں ٹینس ٹورنامنٹ کھیلنے کے بعد دیوریا واپس لوٹ رہے تھے۔اسی دوران تیز رفتار کار آگے چل رہے ایک ٹرک کے پیچھے جا گھسی۔ٹکراتنی زوردار تھی کہ کار بری طرح تباہ ہوگئی۔حادثے میں دیوریا کے لار تھانہ علاقے کے لکھورا کے رہنے والے نتیا پرجاپتی (22)، عرفان انصاری (20)اور انکیت (24) کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ بتایا گیا ہے کہ تینوں پیشہ ور ٹینس کھلاڑی تھے اور لکھنؤ میں منعقدہ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے بعد اپنے گھر واپس لوٹ رہے تھے۔ زخمی جینتو شرما کے مطابق سفر کے دوران سبھی لوگ سو رہے تھے۔ اسی وجہ سے اچانک ہوئی ٹکر کے بارے میں کسی کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔حادثے کے بعد موقع پر چیخ وپکار مچ گئی۔

ورنداون کے گروکلم میں پانی کی ٹنکی صاف کرنے اترے 4 طلباء کی موت
زہریلی گیس کے سبب پیش آیا حادثہ

متھرا: 7اکتوبر(پی این ایس)اتر پردیش کے متھرا میں ایک دردناک حادثہ پیش آیا، جس کے نتیجے میں 4 طلباء کی موت ہوگئی۔ یہ معاملہ ورنداون کے چیتنیہ وہار سیکٹر-2 میں واقع پانی سنسکرت گروکلم کا ہے۔ واضح رہے کہ 6 اکتوبر کی رات تقریباً 10 بجے پانی ٹنکی کی صفائی کے دوران زہریلی گیس اور ڈوبنے کی وجہ سے 4 طلباء کی موت ہوئی۔ وہیں ایک دیگر طالب علم کو بچا لیا گیا، اور وہ اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اطلاع کے مطابق ہلاک ہونے والے طلباء کی عمر 17 سے 20 برس کے درمیان بتائی گئی ہے۔ حادثے کے بعد انتظامیہ اور پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور تفتیش شروع کردی۔

ضلع مجسٹریٹ چندر پرکاش سنگھ کے مطابق گروکلم احاطے میں واقع زیر زمین پانی کی ٹنکی سے بدبو آرہی تھی۔ اس کے بعد طلباء نے ٹنکی کی صفائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ٹنکی تقریباً 12 سے 14 فٹ گہری تھی۔ سب سے پہلے موٹر کی مدد سے ٹنکی سے پانی باہر نکالا گیا۔ جب کچھ پانی باقی رہ گیا تو طلباء اندر اتر کر صفائی کرنے لگے۔ چندر پرکاش سنگھ نے مزید بتایا کہ پورے معاملے کی مجسٹریٹ جانچ کرائی جائے گی۔ تفتیش میں یہ معلوم کیا جائے گا کہ حادثہ کن حالات میں پیش آیا، گروکلم کو ضروری منظوری حاصل تھی یا نہیں اور طلباء کو پانی ٹنکی صاف کرنے کے لیے کن حالات میں اندر بھیجا گیا۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں چلنے والے دیگر گروکلموں کا بھی دوبارہ معائنہ اور آڈٹ کرایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں کی عمارتوں اور حفاظتی انتظامات کی بھی جانچ کی جائے گی، تاکہ مستقبل میں اس طرح کے حادثات کو روکا جا سکے۔

سب سے پہلے ایک طالب علم ٹنکی کے اندر گیا، لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ بے ہوش ہوگیا۔ خدشہ ہے کہ ٹنکی کے اندر موجود زہریلی گیس کی وجہ سے طالب علم کی طبیعت بگڑی۔ اسے بچانے کے لیے 4 دیگر طلباء بھی ایک ایک کر کے ٹنکی کے اندر چلے گئے۔ اس کے بعد پانچوں طلبہ بے ہوش ہو گئے۔ حادثے کے بعد موقع پر موجود لوگوں نے پانچوں طلباء کو باہر نکالا اور فوری طور پر ضلع اسپتال میں داخل کرایا، لیکن سبھی بچوں کو بہتر علاج کے لیے ریفر کر دیا گیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شلوک کمار نے بتایا کہ سبھی لاشوں کو ضلع اسپتال مردہ خانے میں رکھوایا گیا ہے۔ پولیس اہلکار اہل خانہ سے رابطہ کر کے حادثے کی اطلاع دے رہے ہیں۔ وہیں زخمی طالب علم رودر ہوش میں ہے اور بات کر رہا ہے۔ پولیس نے طلباء کو ٹنکی سے باہر نکال کر اسپتال پہنچایا، لیکن ڈاکٹروں نے منو کٹارے (20 سال)، دیوانش (17 سال)، ویشو (18 سال) اور آرین (18 سال) کو مردہ قرار دے دیا۔ رودراکش (18) کی حالت فی الحال ٹھیک ہے۔ منو اور دیوانش مدھیہ پردیش کے جبل پور اور ودیشا کے رہنے والے تھے، جبکہ آرین کوشامبی اور ویشو میرٹھ کا رہنے والا تھا۔ ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو بھی واقعے کی اطلاع دی گئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ نے فوری طور پر حادثے کا نوٹس لیتے ہوئے راحت رسانی کا کام یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ زخمی طالب علم کو بہتر علاج فراہم کرانے کی ہدایت دی ہے۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی بھی جانچ شروع کردی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ متوفی طلباء کے اہل خانہ کی جانب سے موصول ہونے والی شکایت کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس حادثے نے گروکلم طلباء کی حفاظت اور پانی ٹنکیوں کی صفائی جیسی سرگرمیوں میں برتی جانے والی احتیاط تدابیر پر بھی سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تفتیش کے بعد ذمہ داری طے کی جائے گی اور حفاظتی معیار میں لاپروائی ثابت ہونے پر کارروائی کی جائے گی۔

اے ایم یو: پروفیسر حسین نصر اور خواجہ بندہ نواز سوسائٹی کو سر سید ایوارڈ

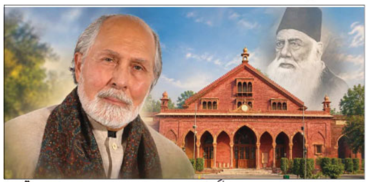

علی گڑھ: 7اکتوبر(پی این ایس)علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے سال 2026 کے سرسید ایکسیلنس ایوارڈز کا اعلان کردیا ہے۔ یہ اعزازات اے ایم یو کے بانی سرسید احمد خاں کے یوم پیدائش کے موقع پر 17 اکتوبر کو منعقد ہونے والی یوم سرسید تقریب میں پیش کیے جائیں گے۔ سرسید اکیڈمی کے ڈائریکٹر اور ایوارڈ جیوری کے کنوینر پروفیسر شافع قدوائی نے بتایا کہ بین الاقوامی سرسید ایکسیلنس ایوارڈ معروف اسلامی فلسفی اور اسکالر پروفیسر حسین نصر کو دیا جائے گا۔ پروفیسر حسین نصر جارج واشنگٹن یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں اور عالمی سطح پر اسلامی فلسفہ اور مذہب کے ممتاز مفکرین میں شمار ہوتے ہیں۔ پروفیسر حسین نصر نے ایم آئی ٹی اور ہارورڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے فزکس میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد ہارورڈ یونیورسٹی سے جیولوجی اور جیوفزکس میں ایم اے اور سائنس کی تاریخ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ پروفیسر نصر نے اسلامی فلسفہ اور مذہب کے موضوعات پر متعدد اہم کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان کی معروف کتابوں میں 'سائنس اینڈ سویلائزیشن ان اسلام' 1968۔ 'ریلیجن اینڈ دی آرڈر آف نیچر' 1996۔ 'دی ہارٹ آف اسلام' 2002 اور 'اسلام۔ ریلیجن۔ ہسٹری اینڈ سویلائزیشن' 2003 شامل ہیں۔ انہوں نے برطانیہ میں معروف جفورڈ لیکچرز بھی دیے جنہیں بعد میں 'نالج اینڈ دی سیکرڈ' کے عنوان سے 1981 میں شائع کیا گیا۔ قومی سرسید ایکسیلنس ایوارڈ خواجہ بندہ نواز ایجوکیشنل سوسائٹی گلبرگہ کرناٹک کو دیا جائے گا۔ یہ ایک معروف اقلیتی تعلیمی ادارہ ہے جو گلبرگہ کے مشہور صوفی بزرگ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی درگاہ کے زیر انتظام چلایا جاتا ہے۔

1958 میں قائم ہونے والی خواجہ بندہ نواز ایجوکیشنل سوسائٹی اس وقت 15 سے زائد تعلیمی ادارے چلا رہی ہے۔ ان میں 2018 میں قائم کی گئی خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ سوسائٹی کے زیر انتظام تقریباً 20 کالج ہیں۔ اس کے علاوہ خواجہ بندہ نواز انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز۔ بندہ نواز کالج آف انجینئرنگ۔ بندہ نواز اسکول آف نرسنگ اور متعدد اسکول بھی اس کے تعلیمی نیٹ ورک کا حصہ ہیں۔ سرسید ایکسیلنس ایوارڈ کے تحت بین الاقوامی زمرے کے فاتح کو دو لاکھ روپے جبکہ قومی زمرے کے فاتح کو ایک لاکھ روپے کی رقم دی جاتی ہے۔ یہ اعزازات سرسید مطالعات۔ جنوبی ایشیائی مطالعات۔ اردو ادب۔ قرون وسطیٰ کی تاریخ۔ سماجی اصلاح۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی۔ صحافت۔ بین المذاہب مکالمے اور دیگر متعلقہ شعبوں میں غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں دیے جاتے ہیں۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں کا انتخاب ایک جیوری نے کیا جس کی توثیق اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے کی۔ جیوری کے اجلاس کی صدارت پروفیسر آذرمی دخت صفوی نے کی۔ جیوری کے ارکان میں جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کی فیکلٹی آف آرٹس کے سابق ڈین پروفیسر انیس الرحمن۔ خلیق احمد نظامی مرکز برائے مطالعات قرآن اے ایم یو کے اعزازی ڈائریکٹر پروفیسر اے آر قدوائی۔

خواتین کی حفاظت، انھیں با اختیار بنانا بلند شہر پولیس کی پہلی ترجیح
سکندر آباد تھانے میں مشن شکتی سینٹر کے افتتاح کے موقع پر ایس ایس پی کا اظہار خیال

بلند شہر 7/ اکتوبر (پریس ریلیز) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلند شہر دنیش کمار سنگھ نے تھانہ سکندر آباد میں مشن شکتی سینٹر کی تزئین و آرائش کے کام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ مشن شکتی سینٹر کو مشن شکتی سے متعلق جدید ٹیکنالوجی اور پولیس ہیڈ کوارٹر کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ احکامات و ہدایات کے مطابق جدید سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے، جس سے خواتین اور بچیوں کی حفاظت، عزت و احترام اور با اختیار بنانے سے متعلق امور کو مزید مؤثر اور منظم انداز میں انجام دینے میں مدد ملے گی۔

مشن شکتی سینٹر کے ذریعہ خواتین اور بچیوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شکایات کا فوری ازالہ، پولیس مدد کی آسان دستیابی اور ان کے حقوق سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کا کام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے چلائی جانے والی مختلف اسکیموں کے بارے میں بھی خواتین اور بچیوں کو معلومات فراہم کی جائیں گی۔

اس موقع پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ابھیشیک پرتاپ اجے، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دیہی انترکش جین، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کرائم نریش کمار اور سرکل آفیسر (سی او) سکندر آباد پرکھر پانڈے اور تھانہ انچارج شیلیندر پرتاپ سنگھ سمیت دیگر پولیس افسران اور اہلکار موجود رہے۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے مشن شکتی سینٹر کے مختلف انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے خواتین کی سلامتی سے متعلق امور کو پوری حساسیت اور ترجیح کے ساتھ انجام دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ خواتین اور بچیوں کی حفاظت، عزت و احترام اور با اختیار بنانا بلند شہر پولیس کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ مشن شکتی مہم کے ذریعہ خواتین کی سلامتی کے تئیں بیداری پیدا کرنے اور انہیں ضرورت کے وقت فوری پولیس مدد فراہم کرنے کے لیے مسلسل مؤثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ پروگرام کے اختتام کے بعد تھانہ سکندر آباد کے احاطہ میں "بڑا کھانا" کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں سینئر پولیس افسران کے علاوہ دیگر پولیس اہلکاروں نے شرکت کی۔

ڈی ایم نے لیا عزم، کوئی بھی ووٹر حقِ رائے دہی سے محروم نہیں رہے گا
"کوئی ووٹر نہ چھوٹے" کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اہل شہریوں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کیے جائیں گے

بہرائچ: انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی 2026 کے بعد خصوصی مہم کے سلسلے میں کلکٹریٹ کے میٹنگ ہال میں سیاسی جماعتوں کے عہدیداران کے ساتھ منعقدہ اجلاس میں ضلع الیکشن افسر راجیش کمار پانڈے نے بتایا کہ ووٹر رجسٹریشن ایک مسلسل عمل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خصوصی گہری نظرثانی 2026 کے تحت گنتی کے مرحلے میں ہر بوتھ لیول افسر کی جانب سے غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور دوہرے اندراج والے، یعنی اے ایس ڈی ڈی ووٹروں کی فہرستیں تیار کی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ایسے ووٹروں کے نام فہرست میں شامل نہ ہونے کی ممکنہ وجوہات بھی درج کی گئی تھیں۔ یہ فہرستیں متعلقہ پنچایت بھونوں، شہری بلدیاتی اداروں، بلاک ڈیولپمنٹ افسران اور پنچایت افسران کے دفاتر وغیرہ کے نوٹس بورڈز کے علاوہ چیف الیکشن آفیسر کی ویب سائٹ پر بھی آویزاں کی گئیں۔ ساتھ ہی انہیں تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے بوتھ لیول ایجنٹوں کے ساتھ بھی شیئر کیا گیا۔ بعد ازاں 6 جنوری 2026 کو مسودہ انتخابی فہرست شائع کی گئی۔ انتخابی رجسٹریشن افسران نے مسودہ فہرست سیاسی جماعتوں کے ساتھ شیئر کرنے کے ساتھ اسے چیف الیکشن آفیسر کی ویب سائٹ پر بھی اپ لوڈ کیا۔ دعوؤں اور اعتراضات پر فیصلے کے بعد 10 اکتوبر 2026 کو انتخابی فہرست کی حتمی اشاعت کی گئی۔ حتمی فہرست میں گنتی کے دوران حذف کیے گئے ناموں کے علاوہ مسودہ فہرست کی اشاعت کے بعد شامل اور حذف کیے گئے نام بھی شامل ہیں۔ ضلع الیکشن افسر نے بتایا کہ ووٹر رجسٹریشن ایک مسلسل عمل ہے۔ اسی لیے یکم اکتوبر 2026 سے جاری خصوصی مہم کا مقصد ایسے ووٹروں کی نشاندہی کرنا اور انہیں سہولت فراہم کرنا ہے، جن کے نام ابھی تک انتخابی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے یا کسی وجہ سے حذف ہو گئے ہیں۔ ایسے شہری کسی بھی وقت ووٹر رجسٹریشن کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بوتھ لیول افسران موجودہ انتخابی فہرست، جو 10 اپریل 2026 کو شائع ہوئی تھی، کا خصوصی گہری نظرثانی سے قبل کی انتخابی فہرست سے موازنہ کریں گے۔ اس کے تحت یکم جنوری 2025 کی اہلیت کی تاریخ کی بنیاد پر 7 جنوری 2025 کو حتمی طور پر شائع کی گئی انتخابی فہرست اور ضمنی فہرستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے ووٹروں کی نشاندہی کی جائے گی، جن کے نام خصوصی گہری نظرثانی سے قبل کی فہرست میں موجود تھے لیکن موجودہ شائع شدہ فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ بوتھ لیول افسران ایسے نشان زدہ ووٹروں کے گھروں پر جا کر ان کی موجودہ صورتِ حال معلوم کریں گے۔ گھر گھر مہم کے دوران انتخابی فہرست میں چھوٹے ہوئے، پہلی بار ووٹ دینے کے اہل اور نوجوان ووٹروں سے فارم-6 پُر کرایا جائے گا۔ ہر بوتھ لیول افسر ایک ہفتے میں کم از کم 20 سے 25 ووٹروں سے رابطہ کرے گا، تاکہ یہ کام تقریباً ایک ماہ میں مکمل کیا جا سکے۔ بوتھ لیول افسر اس فہرست کو انتخابی رجسٹریشن افسر کے ساتھ شیئر کرے گا اور پُر کیے گئے فارم-6 کے ساتھ فزیکل ویری فکیشن رپورٹ بھی انتخابی رجسٹریشن افسر کو فراہم کی جائے گی۔ انتخابی رجسٹریشن افسر کو عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 اور انتخابی رجسٹریشن رولز 1960 کی دفعات کے مطابق ان معاملات میں مناسب کارروائی کا اختیار حاصل ہے۔ اس عمل کے اختتام پر بوتھ وار تیار کی گئی فہرست انتخابی رجسٹریشن افسر کی جانب سے تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ بھی شیئر کی جائے گی۔

گھر خالی کرانے پر جھگڑا

دیوبند، 7/اکتوبر(ڈاکٹر فیروز خان)دیوبند تھانہ علاقہ کے رسول پور کھیڑی گاؤں کے رہنے والے ایک شخص نے مکان خالی کرانے پر ہونے والے جھگڑے کی شکایت پولیس سے کی ہے۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں نیٹو ولد راجا رام نے بتایا ہے کہ اس نے تقریباً تین بسا زمین پر بنایا ہوا مکان اسی گاؤں کے رہنے والے بابو رام کے بیٹے سونو سے تقریباً 50.5 لاکھ روپے میں خریدا تھا۔ ان کے بقول گھر کی نوٹری بھی کرائی گئی تھی اور اس مکان میں ایک دکان بھی ہے۔ الزام ہے کہ سونو نے چند دنوں میں دوسرا گھر بنانے کے بعد مکان خالی کرنے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اب دوسرا گھر بنانے کے بعد بھی اس کا مکان خالی نہیں کر رہا ہے۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ جب گھر خالی کرنے کو کہا گیا تو سونو نے اس سے جھگڑا کیا، اس کے ساتھ بدسلوکی کی اور اسے جھوٹے مقدمے میں جیل بھجوانے کی دھمکی بھی دی۔ شکایت میں متاثرہ نے مستقبل میں اپنی جان و مال کو خطرے کا خدشہ ظاہر کیا اور پولیس سے کارروائی اور تحفظ دلوائے جانے کی درخواست کی ہے۔

مردم شماری ۲۰۲۷ کے لیے ضلع سطح کے فیلڈ ٹرینرز کی تربیت کا آغاز

امروہہ (اسٹاف رپورٹر)۔ ضلع مردم شماری افسر/ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ گریما سنگھ نے بدھ کے روز مردم شماری ۲۰۲۷ کے لیے ضلع سطح کے فیلڈ ٹرینرز کی تربیت کا افتتاح کیا۔ یہ تربیت ۷ اکتوبر سے ۹ اکتوبر ۲۰۲۶ تک پینیشیا فیشن انسٹی ٹیوٹ، جویا روڈ امروہہ میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اس موقع پر ڈپٹی ڈائریکٹر اور ضلع انچارج گورو پانڈے اور مردم شماری آپریشن ڈائریکٹوریٹ لکھنؤ کے ویاس نندن موجود تھے۔ پہلے بیچ میں کل ۳۴ فیلڈ ٹرینرز کو تربیت دی جا رہی ہے۔ دوسرا بیچ ۱۳ اکتوبر کو ٹریننگ شروع کرے گا اور ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۶ تک جاری رہے گا۔ ٹریننگ روزانہ صبح ساڑھے نو بجے سے شام ساڑھے پانچ بجے تک دی جائے گی۔ ضلع مردم شماری افسر گریما سنگھ نے کہا کہ یہ تربیت بہت اہم ہے کیونکہ یہاں سے تربیت یافتہ ملازمین شمار کنندگان اور نگرانوں کو تربیت دیں گے، جو میدان میں مردم شماری کا کام انجام دیں گے۔ ہندوستان کی مردم شماری-۲۰۲۷ کے تحت آبادی کی مردم شماری کا کام یکم دسمبر ۲۰۲۶ سے شروع ہوگا اور ٤ جنوری ۲۰۲۷ تک جاری رہے گا۔ اس کا نظرثانی کا دور ٥ جنوری سے ۹ جنوری ۲۰۲۷ تک ہوگا۔ ساتھ ہی، خود شماری ۱۵ نومبر سے ۳۰ نومبر تک کی جا سکتی ہے، ہر شخص اپنی ذاتی معلومات کے ذریعے ۲۰۲۶ کو پورٹل پر خود بھر سکتا ہے

کرائم کنٹرول میں ناکامی پر احمد گڑھ تھانہ انچارج ورون کمار لائن حاضر
گزشتہ کچھ دنوں سے جرائم پر قابو پانے کی صورتحال زیادہ تشویشناک بنی ہوئی تھی

بلند شہر 7/ اکتوبر (پریس ریلیز) بلند شہر کے احمد گڑھ تھانہ علاقے میں مسلسل سامنے آ رہے سنگین جرائم اور امن و قانون کی صورتحال کو قابو کرنے میں مبینہ ناکامی کے پیش نظر ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے سخت کارروائی کرتے ہوئے احمد گڑھ تھانہ انچارج ورون کمار شرما کو فوری طور سے لائن حاضر کر دیا ہے۔ ان کی جگہ چھتاری تھانے کے انچارج انسپکٹر نریندر سنگھ کو احمد گڑھ تھانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق احمد گڑھ علاقے میں گزشتہ کچھ دنوں سے جرائم پر قابو پانے کی صورتحال تشویشناک بنی ہوئی تھی۔ حال ہی میں مار پیٹ کے دوران شدید زخمی ہونے والے 27 سالہ نوجوان سونو کی علاج کے دوران موت ہوگئی تھی، جس کے بعد مقامی لوگوں میں شدید ناراضگی تھی۔ اس واقعہ کے بعد پولیس کی کارروائی پر بھی سوالات اٹھائے جا رہے تھے۔ یہ معاملہ ابھی ٹھنڈا بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک اور سنسنی خیز واقعہ سامنے آ گیا۔ علاقے میں ایک بزرگ میاں بیوی اور ان کے بیٹوں کو گھر کے اندر یرغمال بنا کر بے رحمی سے مار پیٹ کرنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئی۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد پولیس کی کارکردگی اور علاقے کی سکیورٹی انتظامات پر بھی سوالات اٹھنے لگے۔ مذکورہ دونوں واقعات کا نوٹس لیتے ہوئے ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے تحقیقات کے احکامات دیے۔ تھانہ سطح پر لاپرواہی سامنے آنے کے بعد ورون کمار شرما کے خلاف یہ تادیبی کارروائی کی گئی۔ ایس ایس پی نے واضح کیا کہ جرائم پر قابو پانے اور عام لوگوں کی حفاظت میں کسی بھی طرح کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ احمد گڑھ تھانے کی کمان سنبھالنے والے نئے تھانہ انچارج نریندر سنگھ کے سامنے علاقے میں امن و قانون کی صورتحال کو بہتر بنانا، جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی کرنا اور عوام کا پولیس پر اعتماد بحال کرنا ایک بڑا چیلنج ہوگا۔

امروہہ: ٹریفک خلاف ورزیوں پر 521 گاڑیوں کے چالان، 9.98 لاکھ روپے جرمانہ

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) ضلع پولیس کی ٹریفک خلاف ورزیوں کے خلاف سخت کارروائی کا سلسلہ جاری ہے گزشتہ دیر رات تک پانچ سو اکیس گاڑیوں کے چالان کاٹے گئے جن سے تقریباً دس لاکھ روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا- حادثات کو روکنے اور ضلع میں ٹریفک کے محفوظ نظام کو برقرار رکھنے کے لیے امروہہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس لکھن سنگھ یادو کی ہدایت پر ضلع پولیس اور ٹریفک پولیس ٹریفک قوانین کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل چیکنگ اور انفورسمنٹ کارروائیاں کر رہی ہے۔ اس مہم کے تحت ضلع کے بڑے چوراہوں، اہم سڑکوں اور دیگر اہم مقامات پر گاڑیوں کی سخت چیکنگ کی گئی۔ دوران چیکنگ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر ۵۲۱ گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور بغیر ہیلمٹ کے موٹر سائیکل چلانے والوں کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی گئی۔ مجموعی طور پر نو لاکھ اٹھانوے ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ نو ہیلمٹ نو فیول" مہم کے تحت خصوصی مانیٹرنگ کی گئی اور بغیر ہیلمٹ گاڑی چلانے والے دو پہیہ گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ڈرائیوروں کو باقاعدگی سے ہیلمٹ استعمال کرنے اور ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی ضرورت سے بھی آگاہ کیا گیا۔ چیکنگ مہم کے دوران ڈرائیوروں کو ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے لازمی استعمال، مقررہ حد رفتار میں گاڑی چلانے، ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کا استعمال نہ کرنے اور ٹریفک سگنلز اور قوانین پر عمل کرنے سے متعلق آگاہ کیا گیا۔ سڑک پر تھوڑی سی احتیاط سنگین حادثات سے بچ سکتی ہے۔ محفوظ رہیں اور دوسروں کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔ ڈرائیونگ کے دوران ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کا استعمال کریں اور ٹریفک قوانین پر عمل کریں۔

اقدام قتل کا مطلوب ملزم گرفتار

دیوبند، 7/اکتوبر(ڈاکٹر فیروز خان)دیوبند پولیس نے کوقاسم پورہ کے رہنے والے سوربھ کو قتل کی کوشش کے معاملے میں گرفتار کرلیا۔ کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ ملزم کو گرین سٹی کالونی سے گرفتار کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ گزشتہ 2 جولائی کو کھیڑی آسا گاؤں کے رہنے والے وشال نے کوتوالی دیوبند میں شکایت درج کرائی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ سوربھ نے ذاتی رنجش کی وجہ سے اس پر گولی چلائی، لیکن خوش قسمتی سے وہ بچ نکلا۔ ملزم تب سے مفرور چلا آ تھا۔ مخبر کی اطلاع پر اس کو گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔

آر کے پبلک اسکول دیوبند میں اعزازی پروگرام کا انعقاد

دیوبند، 7/اکتوبر(ڈاکٹر فیروز خان) آر کے پبلک اسکول دیوبند میں ایک اعزازی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں انٹر ڈسٹرکٹ کراٹے چیمپئن مقابلہ میں بہترین کھیل کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں کو اعزازی اسناد اور تحائف سے نوازا گیا۔ منعقدہ پروگرام میں ادارہ کے درجہ دس کے طالبعلم واسو جائسوال اور درجہ گیارہ کے ونش لامبا کو اعزازی اسناد اور تحائف سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اسکول کے چیئرمین راجیش چوہان اور ڈاکٹر کلدیپ رانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کھیل کود سے جسم چاق و چوبند رہتا ہے، ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں اور وزن قابو میں رہتا ہے۔ ساتھ ہی کھیل انسان کو ذہنی سکون اور تازگی عطا کرتے ہیں۔ کراٹے جیسے کھیل جسم کو مضبوط بناتے ہیں۔ اسکول کی پرنسپل مونیکا کپور نے دونوں کھلاڑیوں کے بہتر مستقبل کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ کھیلوں سے انسان میں نظم و ضبط، حوصلہ، خود اعتمادی جیسے ٹیم ورک کی روح پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی کھیل مل جل کر جینا اور آپس میں اتحاد و یکجہتی کا درس دیتے ہیں۔ اس دوران جملہ اساتذہ و طلبہ موجود تھے۔

'اگر آج ہم خاموش رہے تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی
الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج پر عمران مسعود کا ردعمل

سہارنپور: 7اکتوبر(پی این ایس)چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کے دوران اپوزیشن لیڈران کو حراست میں لیے جانے اور بعد میں رہا کیے جانے کے معاملے پر کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت پر جمہوریت کو کمزور کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اگر آج خاموشی اختیار کرلی گئی تو آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات چیت میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کہا کہ "رات میں میری بھی طبیعت خراب ہوگئی تھی، ہم بھی رات 10 بجے واپس لوٹے ہیں۔ جمہوریت میں گرفتاری اور احتجاج جیسی چیزوں کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی، یہ سب چلتا رہتا ہے۔ لیکن جمہوریت کو ختم کرنے کے لیے جو کچھ کیا جا رہا ہے، وہ ناقابل برداشت ہے۔ اگر آج ہم خاموش رہے تو کل آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی، کیونکہ انہوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔" عمران مسعود نے سی ای سی گیانیش کمار سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پورے ادارے کو تباہ کر دیا ہے۔ الیکشن کمیشن پر عوام کا جو بھروسہ اور اعتماد تھا، اسے توڑ دیا گیا ہے۔ انہیں عہدے پر برقرار رہنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ 'ووٹ چوری' اور گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن کے احتجاج کے حوالے سے عمران مسعود نے کہا کہ "راہل گاندھی نے جو بیداری پیدا کی ہے، وہ اب طوفان اور آندھی بن چکی ہے۔ اس آندھی میں سب پتوں کی طرح اڑ جائیں گے۔ یہ ہنگامہ گلی گلی میں ہوگا، پورے ملک میں لوگ اس کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے نظر آئیں گے۔" بی جے پی کے اس دعوے پر کہ 13 کروڑ نام صرف ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں نشان زد کیے گئے تھے، انہیں ہٹایا نہیں گیا، پر جوابی حملہ کرتے ہوئے عمران مسعود نے الزام عائد کیا کہ حکومت نے کروڑوں لوگوں کو حق رائے دہی سے محروم کر دیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "آپ نے نام ہٹائے نہیں، بلکہ انہیں اس طرح فہرست میں درج کر دیا کہ وہ ووٹ نہیں ڈال سکتے۔ آپ نے انہیں حق رائے دہی سے محروم کر دیا۔ آپ اسی طرح جیت گئے۔ جتنے لوگوں کو آپ نے حق رائے دہی سے محروم کیا، اس سے بھی کم ووٹوں سے آپ نے حکومت بنالی۔ ایسی صورت میں آپ کی پوری حکومت ہی غیر قانونی ہے۔"

سناعت کاروں کی آواز کو ایوان میں مزید مضبوطی سے اٹھانا ترجیح: ڈاکٹر مان سنگھ یادو

فتح پور۔ الہ آباد، جھانسی کھنڈ سناعت کار حلقۂ انتخاب میں ایم ایل سی انتخابات کو لے کر سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے موجودہ ایم ایل سی ڈاکٹر مان سنگھ یادو کو دوبارہ امیدوار بنایا ہے۔ نامزدگی کے بعد انہوں نے کہا کہ سناعت کار نوجوانوں اور تعلیم یافتہ بے روزگاروں کے مسائل کو قانون ساز کونسل میں مضبوطی سے اٹھانا ان کی اولین ترجیح رہے گی۔ ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران ڈاکٹر مان سنگھ یادو نے کہا کہ گزشتہ مدتِ کار میں تعلیم، روزگار، نوجوانوں کے مسائل اور علاقائی ترقی سے متعلق امور کو ایوان میں اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے مسلسل رابطہ برقرار رکھنا بھی ان کی ترجیحات میں شامل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نوجوان روزگار اور معیاری تعلیم کا خواہاں ہے۔ تعلیم یافتہ بے روزگاری کے ساتھ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے مسائل اور مسابقتی امتحانات میں شفافیت بھی اہم موضوعات ہیں۔ دوبارہ موقع ملنے پر ان مسائل کو ایوان میں مزید مضبوطی سے اٹھانے اور حکومت کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ ڈاکٹر یادو نے کہا کہ انتخابی حلقہ وسیع ہونے کے باوجود عوام سے مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ کارکنوں اور حامیوں کے تعاون سے مختلف اضلاع میں رابطہ مہم چلائی جائے گی۔ انہوں نے سناعت کار ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ اپنے حقِ رائے دہی کا لازماً استعمال کریں اور امیدواروں کی کارکردگی، نظریات اور مسائل کو سمجھنے کے بعد اپنے ووٹ سے فیصلہ کریں۔

وزیر اعظم مودی کی 25 سالہ عوامی خدمت، ملک ترقی کی راہ پر

کیشو پرساد موریہ نے خدمت، سوشاسن کو ترقی کا اہم ذریعہ بتایا

لکھنؤ: 7 اکتوبر۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے عوامی خدمت کے کامیاب سفر کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے پریاگ راج میں وکست بھارت سنکلپ سبھا کے تحت منعقد 'سیوا جیوتی یاترا' پروگرام میں شرکت کی اور وزیر اعظم کے خطاب کو عملی طور پر سنا۔ اس کے بعد، اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی 25 سالہ عوامی خدمات کو قومی مفاد، عوامی بہبود، اچھی حکمرانی اور خدمت کے تئیں لگاتار لگن کا ایک متاثر کن سفر بتایا۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ اپنی 25 سالہ عوامی زندگی کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے ہم وطنوں کے دلوں میں جگہ بنائی ہے۔ وہ ہر شخص کے دلوں میں رہتے ہیں اور انہوں نے اپنے کام کی اخلاقیات، حساسیت اور عوامی خدمت کے عزم کے ذریعے لاکھوں ہم وطنوں کا اعتماد حاصل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے آج اپنے اجمالی خطاب میں جس سمت اور ہدف کا تعین کیا ہے اس کے بعد زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آج کے پروگرام کی سب سے اہم قرارداد یہ ہے کہ ہم سب مل کر قومی مفاد میں وزیر اعظم نے جس چیز کا مطالبہ کیا ہے اس پر عمل کریں گے اور آگے بڑھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے گزشتہ برسوں میں ترقی اور عوامی بہبود میں بے مثال تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ اجولا یوجنا کے ذریعے غریبوں کو مکان، بیت الخلا، گیس کنکشن، ہر گھر میں نل کے پانی کی فراہمی، بجلی، بینک کھاتوں، اور مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے فوائد براہ راست اہل مستحقین تک پہنچ رہے ہیں۔ ملک غریبوں، کسانوں، خواتین، نوجوانوں اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کو ترقی کے دھارے سے جوڑنے کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ وزیر اعظم کی 25 سالہ عوامی زندگی محض سیاسی سفر نہیں ہے بلکہ قومی اور عوامی خدمت کا ایک باب ہے جس نے ملک کی ترقی کے سفر کو ایک نئی سمت دی ہے۔ ان کی قیادت میں ہندوستان اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کی طرف تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس، اور سب کا پریاس' کے منتر کو حقیقت میں بدلنے کا کام کیا ہے۔ موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم نے قوم کے سامنے خود کفیل ہندوستان کا وعدہ کیا ہے۔ آج ہندوستان دنیا میں اپنی ایک نئی شناخت بنا رہا ہے۔ ملک کی معیشت مضبوط ہو رہی ہے، نوجوانوں کے لیے روزگار اور خود روزگار کے نئے مواقع وضع ہو رہے ہیں، اور خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے متعدد اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں۔ حکومت گاؤں، غریبوں اور کسانوں کو ترقی کا مرکز بنا کر آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں بھی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ڈبل انجن والی حکومت وزیر اعظم کے وعدوں کو نافذ کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ ریاست نے امن و امان، انفراسٹرکچر، سرمایہ کاری، روزگار، خواتین کو بااختیار بنانے، دیہی ترقی اور غریبوں کی فلاح و بہبود میں وسیع تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ آج، اتر پردیش ملک کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور، ایک ترقی یافتہ اتر پردیش کے ذریعے، ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے وہاں موجود کارکنوں اور عوامی نمائندوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی 25 سالہ عوامی خدمات سے تحریک حاصل کرتے ہوئے ہمیں خدمت، گڈ گورننس اور قوم کی تعمیر کے لیے اپنے عزم کو مزید مضبوط کرنا چاہیے۔ وزیر اعظم کے اہداف نہ صرف حکومت بلکہ ہر شہری کا ہدف بننا چاہیے۔ انہوں نے ہر ایک پر زور دیا کہ وہ حکومت کی اسکیموں اور کامیابیوں کو عوام تک پہنچائیں اور اس بات کو یقینی بنانے میں فعال کردار ادا کریں کہ اہل افراد اسکیموں سے مستفید ہوں۔ اس دوران پریاگ راج، معزز ایم پی پروین پٹیل، سابق وزیر اور معزز ایم ایل اے سدھارتھ ناتھ سنگھ، ایم ایل اے گرو پرساد موریہ، دیپک پٹیل، راجمنی کول، قانون ساز کونسل کے رکن سریندر چودھری کے ساتھ، راکیش ترویدی، سنجے گپتا، راجیش شکلا اور ایس ایم۔ نرملا پاسوان، دیگر عوامی نمائندے اور معززین موجود تھے۔

ودیوت سکھیوں نے 3650 کروڑ بجلی بل وصولے

خواتین کی خود انحصاری سے دیہی معیشت کو تقویت

لکھنؤ: 7 اکتوبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت بنائے گئے خود امدادی گروپوں کی دیدیاں نہ صرف روزی روٹی کی مختلف سرگرمیوں کے ذریعے اپنی آمدنی میں اضافہ کر رہی ہیں بلکہ دیہی معیشت کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ خواتین کو بااختیار بنانے اور خود انحصاری کے لیے نائب وزیر اعلیٰ موریہ کی متحرک قیادت کے مثبت نتائج اب واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔ بجلی کے بل جمع کرنے میں دیدیوں کی فعال شرکت اور ان کی آمدنی میں مسلسل اضافہ کو ترقی یافتہ اور خود انحصار ہندوستان کے وزیر اعظم کے ویژن کو پورا کرنے کی سمت ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ یہ پروگرام نہ صرف خواتین کی آمدنی میں اضافہ کر رہا ہے بلکہ سماج میں ان کی عزت اور وقار میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ودیوت سکھی پروگرام، اتر پردیش پاور کارپوریشن اور ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے درمیان اتحاد کے نتیجے میں، دیہی خواتین کی قیادت میں تبدیلی کی ایک کامیاب اور متاثر کن باب بن گیا ہے۔ یہ اقدام بجلی کے بل جمع کرنے کے نظام کو مضبوط کر رہا ہے اور دوسری طرف، خود انحصاری اور ہزاروں خواتین کے لیے باعزت آمدنی کا ایک طاقتور ذریعہ بن گیا ہے۔ مشن ڈائریکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن، ارون کمار نے بتایا کہ پروگرام کے آغاز سے، ودیوت سکھیاں نے 3650 کروڑ سے زیادہ کے بجلی کے بل جمع کیے ہیں اور 46.98 کروڑ سے زیادہ کا کمیشن حاصل کیا ہے۔ ریاست میں میدان میں 16144 فعال ودیوت سکھیاں کام کر رہی ہیں، جو دیہی صارفین کو خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ ضلعی سطح پر بھی بہترین کارکردگی دیکھنے میں آئی ہے۔ سہارنپور، سلطان پور، میرٹھ اور امیٹھی جیسے اضلاع نے قابل ذکر نتائج حاصل کیے ہیں۔ ریاست میں ستر ودیوت سکھیاں نے او ٹی ایس اسکیم کے تحت فی ودیوت سکھی کل 1 کروڑ روپے سے زیادہ کے بل جمع کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے (70 ودیوت سکھیاں نے 70 کروڑ روپے سے زیادہ جمع کیے)۔ ان میں سونی دویدی (امیٹھی) (کے 3.1 کروڑ، مہر جہاں (رامپور) (کے 2.7 کروڑ اور راج شری شکلا (بارہ بنکی) (کے 2.3 کروڑ کے بل کی وصولی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ربیع فصلوں کی پیداوار کا ہدف 51 ملین میٹرک ٹن مقرر

کسانوں کو بیج، کھاد اور زرعی آلات پر بڑی سبسڈی

لکھنؤ: 7 اکتوبر۔ بدھ کو لکھنؤ میں اندرا گاندھی پرتشٹھان کے جوپیٹر آڈیٹوریم میں "ریاستی سطح کا ربیع پیداواری سیمینار" منعقد ہوا۔ سیمینار کا باضابطہ افتتاح سوریہ پرتاپ شاہی، وزیر زراعت، زرعی تعلیم اور تحقیق، جے پی ایس راٹھور، کوآپریٹو کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، بلدیو سنگھ اولکھ، وزیر مملکت برائے زراعت، اور شیام گپتا، اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ کے چیئرمین کی موجودگی میں ہوا۔ ترغیب کے طور پر، مختلف اضلاع کے ترقی پسند کسانوں کو بہتر بیجوں کی منی کٹس، زرعی آلات کے لیے منظوری نامہ، اور کاشتکاری فروغ کے لیے فیرومون ٹریپس کی علامتی کٹس تقسیم کی گئی۔ سیمینار میں موجود زراعت، کوآپریٹو، مویشی، باغبانی، ماہی پروری اور آبپاشی کے محکموں کے سینئر افسران، سائنسدانوں اور کسانوں نے ربیع کی آئندہ مہم کے لیے پیداواری اہداف، تکنیکی اختراعات، آب و ہوا کے موافق کاشتکاری، اور کسانوں کی بہبود کی اسکیموں پر غور کیا۔ جئے جوان، جئے کسان، جئے وگیان اور جئے انوسندھان" کے نعرے کے ساتھ کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے اناج، دودھ، گنے، چینی اور سبزیوں کی پیداوار میں اتر پردیش کو ملک میں سب سے اوپر پیداوار کرنے والا ملک بنانے پر کسانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاست کی زرعی ترقی کی شرح 8 فیصد سے بڑھ کر 18 فیصد ہوگئی ہے اور گزشتہ حکومتوں کے 10 سال کے مشترکہ بجٹ (تقریباً 22483 کروڑ روپے) کے مقابلے موجودہ حکومت نے کسانوں کے فائدہ کے لیے 69163 کروڑ روپے کا تاریخی بجٹ خرچ کیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اس سال ربیع کے غذائی اجناس کی پیداوار کا ہدف 51 ملین میٹرک ٹن مقرر کیا گیا ہے، جو کہ گزشتہ سال کے 48 ملین میٹرک ٹن کے مقابلے میں 3 ملین میٹرک ٹن زیادہ ہے۔ دالوں اور تیل کے بیجوں میں خود کفالت حاصل کرنے کے لیے ریاست میں 50 لاکھ مفت منی کٹس تقسیم کی جا رہی ہیں، اور بیجوں پر 600 کروڑ روپے اور زرعی آلات پر تقریباً 350 کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ وزیر زراعت نے سبسڈی والے بیجوں اور کھادوں کی بین ریاستی اسمگلنگ کو مکمل طور پر روکنے اور محکمانہ پورٹل کے سرور کو مزید قابل رسائی بنانے کے لیے سخت ہدایات جاری کیں۔

کوآپریٹو کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جے پی ایس راٹھور نے کہا کہ کوآپریٹو تحریک کسانوں کو معاشی تحفظ اور مدد فراہم کر رہی ہے۔ پچاس ضلع کوآپریٹو بینک، جو کہ بند ہونے کے دہانے پر تھے، کو بحال کیا گیا ہے، جس میں 54 لاکھ نئے کسانوں کو شامل کیا گیا ہے۔ وہ اب صرف 3 فیصد شرح سود پر KCC سے 3 لاکھ روپے تک کے قرضے حاصل کر رہے ہیں، اور خواتین کسانوں کو کم سے کم شرح سود پر جانور پالنے کے لیے 2 لاکھ تک کے قرضے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اتر پردیش کوآپریٹو گرام وکاس بینک ٹریکٹر، زرعی آلات، اور زراعت پر مبنی چھوٹی صنعتوں کے لیے محض 6 فیصد شرح سود پر 6 لاکھ روپے تک کا قرض فراہم کر رہا ہے۔ مزید برآں، PACS کے لیے کیش کریڈٹ کی حد 10 لاکھ سے بڑھا کر 15 لاکھ (بغیر سود) کر دی گئی ہے۔ کھاد کی نقل و حمل میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے ٹرکوں پر جی پی ایس سسٹم نصب کیے جا رہے ہیں اور اعلیٰ معیار کے زرعی آلات فراہم کیے جا رہے ہیں۔

اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ کے چیئرمین شیام گپتا نے "ایک دیسی گائے، پانچ ایکڑ کھیتی" کا مطالبہ کیا اور ریاست کی 59000 گرام پنچایتوں میں کثیر پرت والے زرعی ماڈل اور مربوط ماڈل فارموں کی ترقی پر زور دیا۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری، باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ، بی ایل۔ مینا نے کہا کہ باغبانی فصلوں کی پیداوار میں ریاست عالمی سطح پر دوسرے نمبر پر ہے، اسکیموں کو مکمل طور پر ٹارگٹ فری بنایا گیا ہے، اور یہ کہ ریاست 31000 میٹرک ٹن شہد کی پیداوار کے ساتھ ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری، اینمل ہسبنڈری، مکیش میشرام نے چیف منسٹر کی شراکتی اسکیم کے تحت 72000 کی سالانہ DBT امداد کے بارے میں معلومات فراہم کیں تاکہ بے سہارا مویشیوں کی پناہ گاہوں سے چار مویشیوں کو گود لیا جا سکے، اور "آپ کی دہلیز پر جانوروں کی دیکھ بھال" پہل کے تحت چلنے والی موبائل ویٹرنری یونٹوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔

پروفیسر اجے تنیجا کو 'اودھ رتن سمان' سے نوازا گیا

لکھنؤ، 7 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کو تعلیم کے میدان میں ان کی نمایاں خدمات اور مؤثر تعلیمی قیادت کے لیے باوقار 'اودھ رتن سمان' سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز آل انڈیا کیفی اعظمی اکیڈمی میں سنگم فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک پروقار تقریب میں پیش کیا گیا۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ یہ اعزاز ان کے لیے محض ذاتی کامیابی نہیں بلکہ لینگویج یونیورسٹی کے تمام اساتذہ، افسران، ملازمین اور طلبہ کی اجتماعی کاوشوں کا اعتراف ہے۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی تعلیم، تحقیق، اختراع، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، اسٹارٹ اپ اور ہنرمندی کے فروغ کے شعبوں میں مسلسل نئی پہل کر رہی ہے۔ انھوں نے اعزاز کے لیے سنگم فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعزاز انہیں مزید بہتر اور مؤثر کام کرنے کے لیے حوصلہ فراہم کرے گا۔ واضح رہے کہ پروفیسر اجے تنیجا کی قیادت میں لینگویج یونیورسٹی تعلیم کے ساتھ ساتھ تحقیق، اختراع، ہنرمندی کے فروغ، اسٹارٹ اَپ، تکنیکی تعلیم اور طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے مسلسل نئی پہل کر رہی ہے۔ یونیورسٹی میں طلبہ کو بدلتی ہوئی عالمی ضروریات کے مطابق تیار کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستانی زبانوں، ثقافت اور جدید ٹیکنالوجی کے امتزاج پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ یونیورسٹی کی تعلیمی سرگرمیوں کو وسعت دینے، تحقیق و اختراع کو فروغ دینے اور طلبہ کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے کی سمت میں مختلف تعلیمی اور ادارہ جاتی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہنرمندی پر مبنی تربیت، اسٹارٹ اَپ اور اختراع، اے آئی پر مبنی اقدامات اور صنعتوں و تعلیمی اداروں کے ساتھ اشتراک کو بھی ترجیح دی جا رہی ہے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی حکومت اتر پردیش کے وزیرِ مملکت برائے اقلیتی بہبود دانش آزاد انصاری نے کہا کہ ریاستی حکومت معاشرے کے ہر طبقے کے مفادات اور ان کے مسائل کے حل کے لیے پوری وابستگی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو اعزاز سے نوازنا معاشرے میں مثبت اور تعمیری کاموں کی حوصلہ افزائی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ تقریب کی صدارت سابق قائم مقام وزیرِ اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے کی۔ تقریب میں پروفیسر اجے تنیجا کے علاوہ پروفیسر شاہد اختر، پروفیسر محمد قمر الہدیٰ فریدی، سید حسین افسر اور ڈاکٹر واصی احمد اعظم انصاری کو بھی 'اودھ رتن سمان' سے نوازا گیا۔ ہندی ادب کے میدان میں نمایاں خدمات کے لیے پروفیسر جتیندر کمار شریواستو کو بھی اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ تقریب میں تعلیم، ادب، سماجی شعبے اور دیگر میدانوں سے وابستہ معزز شخصیات، ماہرینِ تعلیم اور متعدد خصوصی مہمانوں نے شرکت کی۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا سعید الرحمن اعظمی کا انتقال

علمی و دینی دنیا ایک صاحبِ علم، مربی اور مخلص رہنما سے محروم ہوگئی

مفتی اشفاق قاضی نے کیا گہرے رنج و غم اور دلی تعزیت کا اظہار

لکھنؤ/ممبئی: دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم، حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر مفتی اشفاق قاضی، مفتی جامع مسجد بمبئی و بانی وسی ای او فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر نے گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے اسے علمی و دینی حلقوں کے لیے ایک عظیم سانحہ اور ناقابلِ تلافی خسارہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ حضرت مولانا نے اپنی عمرِ عزیز کا بڑا حصہ علمِ دین کی خدمت، علماء و طلبہ کی تربیت، دینی اداروں کی سرپرستی اور امت کی علمی و فکری رہنمائی میں صرف فرمایا۔ ان کی علمی خدمات، وقار، اخلاص اور دینی جدوجہد مدتوں یاد رکھی جائے گی۔ مفتی اشفاق قاضی نے کہا کہ ایسے اصحابِ علم کا دنیا سے رخصت ہونا محض ایک فرد کا انتقال نہیں بلکہ علم و حکمت کے ایک روشن چراغ کا بجھ جانا ہے، اور ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا اہلِ علم و اہلِ دین مدتوں محسوس کرتے رہیں گے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرمائے، ان کی دینی، علمی اور ملی خدمات کو شرفِ قبول عطا فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کے علم و فیض کے سلسلے کو صدقۂ جاریہ بنائے۔ انہوں نے اہلِ خانہ، متعلقین، تلامذہ، رفقاء، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اساتذہ و طلبہ اور تمام محبین کے ساتھ دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم کی دعا کی۔

مولانا واصف حسن واعظی نے کیا رنج و غم کا اظہار

لکھنؤ، 7 اکتوبر (پریس ریلیز): ندوۃ العلماء کی طویل اور تابندہ علمی روایت کے بزرگ امین و ترجمان کے انتقال پر سید شاہ واصف حسن واعظی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے تقریباً 70 برس تک تعلیم، تدریس، تحقیق و تصنیف اور بالخصوص البعث الاسلامی کے ذریعے عربی صحافت و ادب کی گراں قدر خدمت انجام دی اور اپنے پیچھے ایک قیمتی علمی ورثہ چھوڑا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم سے ان کا خصوصی عقیدت کا تعلق تھا، کیونکہ ان کے والد مرحوم مولانا سید فضل الرحمٰن واعظی کی نمازِ جنازہ بھی انہی نے پڑھائی تھی۔ ان کے انتقال سے ندوۃ العلماء ہی نہیں بلکہ پوری علمی دنیا ایک نمایاں علمی شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے مرحوم کے لیے مغفرت، بلندیٔ درجات اور شرفِ قبولیت کی دعا کی۔

وسیم حیدر نے پیش کی تعزیت

لکھنؤ۔ اردو تحفظ و ترقی بورڈ کے چیئرمین اور رالود کے سینئر لیڈر وسیم حیدر نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں معروف عالم دین ندوۃ العلماء کے موجودہ پرنسپل اور انٹیگرل یونیورسٹی کے سابق چانسلر مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان آعظمی ندوی کے انتقال پر نہایت افسوس کا اظہار کیا ہے، وسیم حیدر نے کہا کہ مولانا کی علمی صلاحیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے وہ اپنی بہترین عربی کی وجہ سے ہندوستان کے ساتھ ساتھ عرب ممالک میں بھی بہت مقبول تھے، حضرت مولانا سید علی میاں ندوی رحمہ سے ان کا گہرا تعلق تھا اور وہ بہت چاہتے تھے، مولانا کے ہزاروں شاگرد آج پوری دُنیا میں اپنے علم کی روشنی سے لوگوں کو براہ راست فائدہ پہونچا رہے ہیں، انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر آعظمی علم کے خزانہ تھے اس کا اندازہ ہم جیسے لوگوں کو لگانا گویا کہ سورج کو چراغ دکھانے کے مانند ہے ان کے انتقال سے ندوۃ العلماء کے ساتھ ساتھ پورے ملک کا علمی اعتبار سے بہت بڑا نقصان ہوا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

لکھنؤ 7 اکتوبر مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ، مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے انتقال پر مولانا آزاد میموریل اکادمی کے صدر شارق علوی اور جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے اہلِ خانہ اور متعلقین سے تعزیت کی ہے۔ اپنے تعزیتی بیان میں انہوں نے کہا کہ مولانا اعظمی ندویؒ سے والہانہ اور دیرینہ تعلق تھا۔ ان کی علمی، دینی، ادبی اور انتظامی صلاحیتیں غیر معمولی تھیں۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کی انتظامی و علمی خدمات کے ساتھ عربی مجلہ "البعث الاسلامی" کی ادارت کے ذریعے انہوں نے عرب دنیا میں بھی اپنی ایک نمایاں علمی شناخت قائم کی۔ ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے بتایا کہ 2014ء میں مولانا آزاد میموریل اکادمی نے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ 5 کالی داس مارگ پر ایک وقار تقریب کی موقع پر ان کی تعلیمی، ادبی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں اس وقت کے موجودہ وزیر اعلیٰ اتر پردیش جناب اکھلیش یادو نے "مولانا آزاد ایوارڈ" سے انہیں نوازا تھا۔ اکادمی کے عہدیداران نے کہا کہ مولانا اعظمی ندویؒ کا انتقال علمی و دینی دنیا کا بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی کا مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

لکھنؤ 7 ستمبر۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی رح کے انتقال پر ندویز گروپ کے کوارڈینیٹر ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مولانا ہمارے استاد تھے، ان سے مجھے پڑھنے کا شرف رہا ہے، ان کے انتقال سے ذاتی طور پر مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے، مجھے بہت قاعدے سے یاد ہیکہ حضرت مولانا ہمارے ایک سیمنار کے تعلیمی پروگرام میں لکھنؤ یونیورسٹی تشریف لائے تھے، اور بہت قیمتی کلمات سے سیمنار میں شرکاء کو نوازا تھا، وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ کے بھی شان تھے، ان کے انتقال سے ایک خلا واقع ہوگیا ہے جس کو پر کر پانا ناممکن تو نہیں مشکل ضرور ہے۔

10 اکتوبر تک گنا کمیٹیوں کی نئی رکنیت کا موقع

پیداوار میں اضافے کے لیے کسان درخواستیں جمع کریں

لکھنؤ: 7 اکتوبر۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی کی گڈ گورننس پالیسی اور مؤثر قیادت کے تحت، وہ کسان جو ابھی تک ریاست کی گنا کمیٹیوں کے رکن نہیں بنے ہیں، شوگر انڈسٹری اور گنے کی ترقی کے محکمے کے ذریعے 10 اکتوبر 2026 تک نئی رکنیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس مقررہ مدت کے اندر اندراج کرنے والے نئے اراکین کو آنے والے کرشنگ سیزن میں شوگر ملوں کو گنے کی فراہمی کی سہولت دی جائے گی۔ جن کاشتکاروں کے گنے کی پیداوار ضلع کی اوسط پیداوار سے زیادہ ہے، وہ 10 اکتوبر 2026 تک کسان کی پیداوار میں اضافے کے لیے اپنا درخواست فارم جمع کرا سکیں گے اور صرف ان کاشتکاروں کو ہی پیداوار میں اضافے کا فائدہ فراہم کیا جائے گا۔ محکمہ نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ باقی تین دنوں کے اندر متعلقہ کمیٹی کا دورہ کریں اور ضروری رکنیت کے طریقہ کار کو مکمل کریں۔ گنا کاشتکار جن کی پیداوار ضلعی اوسط سے زیادہ ہے، وہ 10 اکتوبر 2026 تک پیداوار میں اضافے کے لیے اپنی درخواست کمیٹی کے پاس جمع کرا سکتے ہیں۔ مقررہ تاریخ تک درخواست دینے والے صرف اہل کسانوں کو پیداوار میں اضافے کا فائدہ فراہم کیا جائے گا۔ ریاست کے گنے کے کاشتکاروں کی خدمت کے لیے وقف گنا ترقیات محکمے نے کسانوں کے مسائل کے فوری اور 24x7 حل کے لیے ہیڈ کوارٹر کی سطح پر ایک ٹول فری فارمر کال سنٹر 18001213203 قائم کیا ہے۔ کسی بھی پریشانی کی صورت میں کسانوں کو اس پر ضرور کال کرنا چاہیے۔

ووٹ چوری کے الزامات پر کانگریس کا الیکشن کمیشن سے سوال

ارادھنا مشرا نے ایس آئی آر پر اٹھائے سنگین سوالات

لکھنؤ، 7 اکتوبر۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر محترمہ ارادھنا مشرا 'مونا' نے آج جاری بیان میں کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اتر پردیش میں لوک سبھا انتخابات کے دوران آئین تبدیل کرنے کے لیے 400 پار کا نعرہ دیا تھا، لیکن آئین کے محافظ شہریوں نے اتر پردیش میں بی جے پی کو آدھا کر دیا اور بی جے پی کی حکومت کو بیساکھیوں پر لا دیا۔ اس کے بعد بی جے پی نے آئین پر حملے کا دوسرا راستہ نکالا اور SIR کے نام پر ملک کے کروڑوں لوگوں کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کرنے کی سازش رچی گئی۔ صوبائی کانگریس صدر نے کہا کہ سماجی انصاف کے علمبردار اور آئین کے محافظ جناب راہل گاندھی گزشتہ ایک سال سے زیادہ عرصے سے اس غیر آئینی عمل کے خلاف مسلسل آواز اٹھا رہے ہیں۔ آج ہم ملک اور صوبے کے سامنے چار پختہ ثبوت رکھ رہے ہیں، جو یہ سوال کھڑا کرتے ہیں کہ ووٹ چوری کی دال میں کچھ کالا نہیں، بلکہ پوری دال ہی کالی ہے۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق الیکشن کمیشن کے دونوں کمشنروں سندھو اور جوشی نے کہا کہ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے Form 6 میں تبدیلی کی گئی اور انہیں اندھیرے میں رکھ کر فیصلے کیے جا رہے تھے۔ اگر انتخابات جیسے حساس آئینی عمل میں ہی کمیشن کے کمشنروں کو معلومات سے باہر رکھا گیا، تو عوام الیکشن کمیشن کے کام کرنے کے طریقہ کار پر سوال کیوں نہ اٹھائیں؟ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے واضح طور پر کہا کہ انہوں نے Form 6 میں تبدیلی کی کوئی اجازت نہیں دی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر سپریم کورٹ کی اجازت نہیں تھی تو Form 6 میں تبدیلی کس کے حکم پر اور کس اختیار کے تحت کی گئی؟ سپریم کورٹ کے موجودہ جج جسٹس بھوئیاں نے انگریز حکومت کے دور کی مثال دیتے ہوئے یاد دلایا کہ اس وقت ہندوستان میں صرف بااثر لوگوں کو ہی ووٹ دینے کا حق تھا اور آبادی کے محض 14 فیصد لوگ ووٹ دے پاتے تھے۔ یہ تبصرہ جمہوریت میں عالمگیر حق رائے دہی کی اہمیت اور ووٹر لسٹ سے لوگوں کو باہر کیے جانے کی سنگینی کو اجاگر کرتا ہے۔ سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس روہنٹن نریمن نے مغربی بنگال میں تقریباً 90 لاکھ ووٹ کاٹے جانے کے معاملے کا ذکر کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ اتنی بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام ہٹائے جانے کے باوجود عدالت کو SIR کے عمل پر روک لگانے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں ہوئی۔ ان تمام واقعات کے درمیان آئینی ادارے اور سپریم کورٹ کے ممتاز معززین کے تبصرے الیکشن کمیشن اور اس کے سربراہ گیانیش کمار کی جانب سے مودی حکومت کے لیے کیے جا رہے مبینہ غیر قانونی کاموں پر سنگین سوال کھڑے کرتے ہیں اور راہل گاندھی کی جانب سے اٹھائے جا رہے مستند سوالات کو مضبوطی فراہم کرتے ہیں۔ جس اتر پردیش نے بی جے پی کو سبق سکھایا، اسی اتر پردیش کے ووٹروں کو سب سے زیادہ ہٹایا گیا۔ آج ہم اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ اور وارانسی سے رکن پارلیمنٹ وزیر اعظم نریندر مودی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب ووٹر لسٹ میں سب سے زیادہ نام اتر پردیش سے ہی کاٹے گئے تو آپ نے اعتراض کرنا تو دور، ووٹروں سے چھینے گئے حقوق کو ہی درست ٹھہرانے کا کام کیوں کیا۔

لاؤڈ اسپیکر پر اذان سے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم

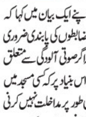

لکھنؤ: راشٹریہ لوک دل، اتر پردیش کے سینئر لیڈر اور نائب صدر وسیم حیدر نے لاؤڈ اسپیکر پر اذان سے متعلق الہ آباد ہائی کورٹ کے اہم فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے معزز عدلیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی سب سے اہم ہے اور عدالتوں کی جانب سے دیے جانے والے ہر فیصلے کا احترام کیا جانا چاہیے۔ وسیم حیدر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اذان ایک مذہبی عمل ہے اور اس معاملے میں قانون اور مقررہ ضابطوں کی پابندی ضروری ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے اہم فیصلے میں واضح کیا ہے کہ اگر صوتی آلودگی سے متعلق مقررہ ضابطوں اور قانونی حدود کی پابندی کی جاتی ہے تو محض اس بنیاد پر کہ کسی مسجد میں پانچوں وقت اذان دی جا رہی ہے، ضلع انتظامیہ کو غیر ضروری طور پر مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کا یہ فیصلہ مذہبی آزادی اور قانونی ضابطوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی سمت میں اہم قدم ہے۔ تمام مذہبی مقامات کو صوتی آلودگی سے متعلق مقررہ قوانین کی پابندی کرنی چاہیے، تاکہ کسی بھی شخص کو پریشانی نہ ہو اور معاشرے میں امن و سکون اور باہمی بھائی چارہ برقرار رہے۔ وسیم حیدر نے کہا کہ ہندوستان کی خوبصورتی اس کی گنگا جمنی تہذیب، باہمی احترام اور مذہبی رواداری میں ہے۔